B.O. 3 March 09 Tue.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
چوں بہ صاحب دل رسی گوہر شوی

کلام
حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ

موسوم بہ

معہ ترجمہ اردو

جس میں سوال و جواب اور کلام صدرہ دید (والدہ ماجدہ شیخ العالم رح) سو خاتون
(اہلیہ محترمہ حضرت شیخ رح) حضرت بابا بام الدین رح (خلیفہ اول) حضرت بابا نصر الدین رح شام
خاتون (خواتین خلیفہ) حضرت میر محمد ہمدانی رح اور کلام للہ دید بھی شامل ہیں

ترتیب و ترجمہ

ابو نعیم

ناشر
شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب
● - مدینہ چوک گاؤکدل سرینگر = ۲۴۷۲۰۸۱
● - ریذیڈنسی روڈ سرینگر = ۲۴۷۷۲۸۷

- نام کتاب .... کلام شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ موسوم بہ (نور نامہ)
- مرتبہ و ترجمہ .... ابو نعیم
- زیر اہتمام .... شیخ اعجاز
- سال اشاعت جدید ۲۰۰۶ء
- قیمت .... ۱۰۰/ روپیہ (ایک سو پیہ)

ناشر

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب

- مدینہ چوک گاؤکدل سرینگر = ۲۴۷۳۰۸۱
- ریذیڈنسی روڈ سرینگر = ۲۴۷۷۳۸۷

مطبع: بھارت آفسٹ، دہلی-۶

عرض ناشر

زیر نظر کتاب کلام شیخ العالمؒ (نورنامہ) ہدیہ قارئین کرتے ہوئے آج ہمارے احساسات فخر و عجز کی کشمکش میں ہیں یہ یقیناً فخر کی بات ہے کہ ہمیں ایک بار پھر تحریک ریشیان کشمیر کے سرخیل قاید حضرت شیخ العالمؒ جیسی عظیم شخصیت کے کلام مبارک (شیخہ شرُوک) کو طبع کر کے مشتہر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

''کلام شیخ العالمؒ کے زیر نظر نسخے کا مرتب و ترجمہ کار جرار شریف کا ''ابونعیم'' ہے مولف کی پہلی دو چھوٹی چھوٹی کتابیں موسوم بہ ''گلدستہ کرامات شیخ العالمؒ'' اور ''گلدستہ سوانح عمری حضرت شیخ العالمؒ'' ہم نے جب اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیئے تو انہیں عقیدتمندوں نے بے حد سراہا اور پسند فرمایا۔ حالانکہ لکھو پریس میں چھپنے والے چند پانفلیٹوں کے بغیر نثری میدان میں مولف کی طرف سے یہ پہلی باقاعدہ قلم آزمائی تھی!

بہر حال تب سے اب تک مذکور کی درجنوں چھوٹی بڑی مختلف تصنیفیں منظر عام پر چھائی رہیں خیر زیر نظر کتاب کے مطلق امید ہے کہ انشاء اللہ اہالیاں کشمیر کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ نیک اُمیدوں کے ساتھ۔

شیخ محمد عثمان گاؤکدل سرینگر کشمیر

۱۲۔فروری ۱۹۹۸ء

علمدار

علی احسن چرارشریف کشمیر

کیا کرامات دِکھا گئے ہیں علمدارؒ
کشمیر کے اُفق پہ نمایاں ہیں علمدارؒ
خضر خجستہ گام ہیں کہ اویس ثانی
کیسے طلب گار حق ظاہر ہیں علمدارؒ
ہر دور میں اِک معیار ہیں ہر فکر کے مالک
سادہ بھی ہیں پُر مغز بھی اِک دفتر ہیں علمدارؒ
ریشی بھی ہیں سالار بھی عظمت تیری بالا صحی
خلوت نشین، جلوہ نُما اِک پاسبان ہیں علمدارؒ
صدیاں گزر گیئں مگر تاثیر رہی نئی
اِک راز ہیں کہ مردِ حق مردِ مومن ہیں علمدارؒ
شیخ کامل کہوں، مرد واصل کہوں
کشمیر کی تاریخ میں تابندہ ہیں علمدارؒ

کشمیر کے محبوب بہت، کشمیر کی عزت
مانو کہ اک قوم کی علامت ہیں علمدارؒ
بگڑی جو یہ قوم ہے حالات بھی بدتر
پھر سے سبھی لوگ پکارے ہیں علمدارؒ
احسن بھی شرمندہ ہے بھولا جو آج تک
اک عہد سے اسباق پڑھائے ہیں علمدارؒ

☆☆☆☆☆☆☆

علمدار کلچرل فورم چرارشریف

ابونعیم چھُ کشمیر ہندین تمن نوجوان قلمکارن منز گنزرنہ یوان یمن لوکچہ وانسہ منزے کتاب تصنیف کرنک موقعہ میول یہ کلام شیخ العالمؒ تہ تتھی امیُک ترجمہ کرُن چھُ اکھ ممکن لایق کارنامہ۔ 335 شعرن کمن ترتیب دتھ کینہہ تواریخی پس منظر حل تھاوتھ یمن ہنز وضاحت کرنی چھُ کار دراز۔ علمدار کلچرل فورم چھے امس نوجوان تمائس حوصلہ افزائی خاطرٕ یہ سند عطا کران تہ مبارکباد دوان۔

اخلاص مند
عنایت گل
علمدار کلچرل فورم چرارشریف

"اَلااِنَّ اولیاءَ اللّٰہ لَا خَوفٌ عَلَیھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡن"

ترجمہ:- خبردار۔ تحقیق کہ خدا کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں ہوتا

(القران)

اولیا را ھست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گر داند زراہ
آنکہ او بخشد اگر بکشد روا
تائب است دوست او دوست خدا
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیا

(کلام مولٰنا رومی)

ترجمہ:- اولیاء کرام کو جو طاقت (قدرت) ہے وہ منجانب اللہ ہے وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتا ہے۔ جس ایک کو اللہ نے بخشش کرنے کی طاقت دی ہو، اگر وہ تادیب بھی کرے جائز ہے ولی کامل خدا کا خلیفہ ہے اور اس کا دست کرم اللہ کا ہاتھ ہے۔

"یدُاللّٰہ فَوۡقَ اَیۡدِیھِم"

جو شخص اللہ کے ساتھ ہمنشین بننا چاہتا ہے اُسے
چاہیے کہ وہ دوست خدا کے ساتھ اُٹھے بیٹھے

یاران بشرف اسلام مشرف شدند بعضی بکوہ و جبال بعضی
براہ کعبہ بیرفتند از آن اقوام نشانی نماند
نقلست برہمنان کشمیر از مسلمان شدن تولی رینہ و بوم سادی
در ورطۂ اضطراب افتادند تخم عداوت بسینۂ کینہ
کاشتند تا بوقتیکہ سلطان سکندر بت شکن
بمرضی ہولناک گرفتار شد حکیمان در اخراج مرض کوشیدند
نتوانستند سلطان رجوع باختر شناسان آورد بر
وقت غنیمت شمردند اشکال باطل رقم زدہ بسلطان وگفتند
کہ این مرض علت سحریست نہ آفت دیو و پریست
باعث آن اسیئ عدالت و دادگستریست سلطان گفت
در غور اسیئ تعبد و سعت کوشیدم منجمان گفتند
کہ خداوند گیتی پناہ حل این عقدہ نمائیم اگر در خاطر

عکسی ریشی نامہ (نور نامہ) تالیف ۱۲۴۶ھ

اِنتساب

عارف حق، عامل شریعت، رہبر طریقت

مجاہد ملت آقائی ومُرشدی

حضرت الحاج میر عبدالغفار علیہ الرحمہ والرضوان

کے نام

جن کی نگاہ عنایت اور روحانی توجہ کی بدولت میں نے تصنیف وتالیف کی منزل میں قدم رکھا۔ اور ناچیز کو قلمی خدمات کا شرف نصیب ہوا۔ خدائی جل وجلالہ۔ حضرت کے فیوض وبرکات سے نیازمند اور وفاکیش کو بہرہ اندوز فرمائے۔

آمین!

نوذ سن ہشتصد گری یاری نقلست چون آن مروج سخن
سید المرسلین صلعم بیر دو ساله رسیده اوصاف
پسندیده برگزیدہ آن دو کس نہ پرورشستی گشته گیدر
کہ حقیقت در قصص اول گذشت است بابا سالار الدین
و صدر دو صاحبہ ایشان نام فرزندی گذاشتہ دره
اجرای خانه داری مشغول گشته در آمضای کار کمر بستند روزی
بگوش والده رسانیدند که این پسر نور البصر بحد بلوغ رسیده
حکمت گمخدائی دیده و عصیم والده قبول کرده شد
کار عقد زوجیت او بشغل کاروبار می آید از موضع ساکام
پرگنہ بنگ دختری دوشیزہ زمی دو نام سجالہ شیخ
بستند بحکم آیت قرآن مجید فانکحوا
ما طاب لکم پسندیده بطرز ای حدیث شریف

عکسی ریشی نامہ باباکمال قلمی

تقریظ

تقریباً ۵۵ سال قبل کلام شیخ العالم شیخ نورالدین نورانیؒ علمدار ملک کشمیر کو سری نگر کے معروف ناشران نے منظر عام لایا۔ اس طرح عقیدتمند لوگ شیخ کاملؒ کے روحانی کلام سے واقف ہو گئے اور وعظ و تبلیغ کی محفلوں میں اس کلام کو حدیث مبارک یا کلام ربانی کے ساتھ بطور حوالہ پیش کیا گیا۔ غالباً اس کی تالیف مولوی صدرالدین نے کی تھی۔ طباعت فارسی رسم الخط میں اور الفاظ مانوس لگتے تھے۔ مگر شیخ کاملؒ کے وقت کی زبان کے الفاظ صاف طور عیاں نہ تھے۔ اس کے بعد کئی دیگر اصحاب نے بھی کلام شیخؒ کو طبع کروایا مگر ہر نسخہ میں جو بات نظر آگئی وہ یہ تھی کہ کلام میں زمانہ شیخ العالمؒ کی اصلی کشمیری الفاظ کم دکھائی دیتے تھے جس نے جیسے چاہا کلام کی طباعت کی۔

اب جو کلام حضرت شیخ العالمؒ آپ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ اس کی تالیف اصلی ریشی نامہ کے متن سے ماخوذ ہے۔ مولف نے اس بارے میں کافی محنت شاقہ اٹھایا۔ اور ناشران کی فراخدلی سے حضرت شیخؒ کا کلام معہ ترجمہ قارئین کے سامنے آگیا۔ کلام پڑھ کر علمدار کشمیر کی روحانی کیفیت۔ زندگی کے دیگر تجربات کا اندازہ بآسانی ہو سکے گا۔ شیخ نورالدینؒ ولی مادر زاد ہیں انہوں نے کسی استاد سے کوئی ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ وہ اُمی تھے۔ اُن کا کلام وہبی ہے کسبی نہیں۔ کسبی کلام آوردن ہے اور وہبی آمدن۔ سورہ الشعراء میں ارشاد ربانی کسی شعراء کے بارے میں یوں ہے وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ لَا تَفْعَلُوْنَ "اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔" اُن کا کلام ابہام، خیالی تصورات اور نادیدہ واقعات پر مبنی ہے۔ عام طور پر شاعر اسی زمرے کے ہوتے ہیں۔ مگر وہبی شاعروں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا"۔ حضرت شیخؒ اور دیگر اولیائے کرام جنہوں نے شعر میں طبع آزمائی کی ہے اسی زمرے میں آتے ہیں۔ وہ روحانی کیفیت وغیرہ شعر کے ذریعہ عام تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسلئے شیخ العالمؒ پہلے ولی کامل مقرب خدا ہیں۔ انہیں شاعر کہنا سوء ادب ہے۔ اُن کے کلام کو اہل علم "کشمیری قرآن" کہتے ہیں۔

مولف نے اس سلسلے میں اپنے مُربی فقیر مرحوم الحاج میر عبدالغفار صاحب (بندوق کھار محلے والے) سے کئی برس اُن کی قید حیات ہی میں گذارش کی تھی کہ وہ کلام شیخ العالمؒ اصلی ریشی نامہ سے جو کہ انہوں نے سخت محنت کر کے جمع کیا ہے، اسے قارئین کے سامنے پیش کرے۔ اُن کی دعا سے نیک سے مولف کی یہ حسن کوشش تکمیل پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معہ ناشر کتاب و عقیدتمندان حضرت شیخؒ کے توسل اجر عظیم و ذخیر الدارین عطا کرے۔ آمین۔

فقط احقر الحاج جی۔ ایم شاہ ندیم
سجادہ نشین مکتبہ غفاریہ
محلہ غوثیہ عمر کالونی لعل بازار۔ سرینگر۔

پہلی بات

کشمیر میں ریشیت کی ابتداء کب شروع ہوئی یا کشمیر میں سب سے پہلے ریشی کون تھے بتانا مشکل ہے۔ البتہ کھلے ذہن سے تواریخ کا مطالعہ کرنے سے اس بات کی نشاندہی ضرور ہوتی ہے کہ کشمیر میں ریشیت کا سلسلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ ہندو اور بودھ ادوار میں ریشی مسلک کے افراد کسی نہ کسی صورت میں موجود تھے یہاں تک کہ سنہ ۱۳۲۳-۲۵ء میں جب کشمیر پر اسلام کا پرتو پڑا تو رفتہ رفتہ ریشیت بھی اسلام سے متاثر ہوئی اور اسلام کے اصولوں کے مطابق اسکی تجدید ہوئی۔ لیکن بعد میں ذوالقدر خان کے غدر میں تمام ریشی، مسلمان اور پنڈت مارے گئے تو ریشیوں میں سے کچھ آدمی جو غاروں اور پہاڑوں پر تھے۔ باقی رہے جن کا حال صاحب وقائع کشمیر نے لکھاہے، لیکن بودھوں کی کثرت اور غلبہ کے

موجب ریشیوں کی جگہوں اور مقبروں کا نام و نشان باقی نہ رہا البتہ حضرت شیخ الشیوخ شیخ نورالدین نورانیؒ صرف چار[۱] ریشیوں کے نام اپنے کلام میں فرماتے ہیں:[۱] حاشیہ صا تذکرہ اولیائے کشمیر

ع۱ کشمیر کی اولین دستیاب تواریخ راج ترنگنی جس کا مورخ کلہن پنڈت ہے۔ اپنی اس کتاب میں اگرچہ ریشیت یا ریشیوں کے متعلق کچھ نہیں لکھتے ہیں لیکن پھر بھی اس کتاب میں اس بات کا سُراغ موجود ہے کہ کشمیر میں ریشیوں کی نفس کشی غاروں اور گپھاؤں میں اُن کی ریاضت و عبادتِ شاقہ اور روحانیت سے عام لوگ ہی نہیں بلکہ بادشاہ بھی متاثر تھے۔

ع۲ حضرت بابا داؤد خاکیؒ جنکا وصال ۹۹۴ھ میں ہوا ہے۔ اپنی تصنیف[۲] ریشی نامہ میں ریشیوں اور ریشیات کے متعلق سب کچھ تفصیل سے لکھتے ہیں۔

ع۳: بابا نصیب الدین غازیؒ خلیفہ بابا داؤد خاکی جنکا وصال ۱۰۴۶ھ میں ہوا، اپنی تصنیف نورنامہ میں ریشیت اور ریشیانِ کشمیر سے متعلق مفصل تواریخ پیش کرتے ہیں۔

ع۴: بابا نصیب الدین غازی کے خلیفہ بابا داؤد مشکواتیؒ

حاشیہ صہ[۲] تحریر ۹۸۸ھ

اپنی تصنیف جو کہ اُنہوں نے ۱۰۶۳ھ میں تالیف کی ہے، میں ریشیوں اور ریشیانِ کشمیر کے اقسام، اُن کا طریقۂ عبادت اور ریشی کی وجہ تسمیہ وغیرہ پر تفصیلاً روشنی ڈالتے ہیں، اس کے علاوہ واقعات کشمیر از خواجہ اعظم دیدمری ۱۱۴۸ھ، فتحات کبرویہ از شیخ عبدالوہاب نوری ۱۱۶۳ھ، ریشی نامہ از بہاؤ الدین متو، روح افزا، ۱۲۲۳ھ، تزکِ جہانگیری از محمد نورالدین جہانگیر بادشاہِ ہندوستان، مجموعہ التواریخ از پنڈت بیربل کاچرو،[۱] ریشی نامہ "عنبرِ شمامہ" از بابا کمال الدین چرار شریف ۱۲۴۶ھ نورنامہ از بابا کمال چرار شریف ۱۲۴۷-۴۹ھ، ریشی نامہ "روضتہ الریاض" از بابا خلیل چرارِ شریف، تاریخ باغ سلیمانی، تاریخ بدشاہی از محمد الدین فوق اور تذکرہ اولیائے کشمیر از غلام حسن گامرو وغیرہ وغیرہ میں مذکورہ مصنفین ریشیت اور ریشیانِ کشمیر کے متعلق جو کچھ بھی لکھتے ہیں اس سے یہی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریشیانِ کشمیر رضائے الہیٰ کی خاطر غاروں، گپھاؤں اور جنگلی درختوں کی کھوہوں میں اکیلے اور تنہا بیٹھ کر خداوند کریم کی بندگی کرتے تھے اور وہ تمام

[۱] حاشیہ صا بحوالہ ریشیاں کی ۱۰. جموں کشمیر

مزے دار خوش ذائقہ چیزوں، نفسانی، جسمانی اور روحانی شہوتوں سے پرہیز کر کے جنگلی کاسنی (ہُند)، جنگلی ساگ "وہ پَل ہاکھ"، کڑوے میوے اور نہ کھائے جانے والے اناج سے جان توڑ تپ (ریاضت) میں مشغول ہوتے تھے۔ سخت تپسیا اور نفس کشی سے جو روحانی طاقت اُن میں پیدا ہوتی تھی۔ وہ اِس درجہ کی ہوتی تھی کہ جو کچھ اُن کی زبان سے اچھا یا بُرا کسی کے حق میں نکلتا اُسی وقت وہی عمل میں آجاتا تھا اِس طرح وہ عبادتِ شاقہ سے ان جنگلوں اور بیابانوں میں زاہدوں اور عابدوں جیسی زندگیاں بسر کرتے تھے، لوگ ان کو ریشی کہتے تھے جو کہ اصل میں ایک سنسکرت لفظ ہے۔[۱] لیکن بعد میں جب حضرت شیخ العالمؒ نے یہاں کے ریشی مسلک کو اسلامی طریقہ پر رائج کیا تو اس سے یہاں کی ریشیت میں رہبانیت کا خاتمہ ہونے لگا چنانچہ "لا رہبانیۃ فی الاسلام" (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضرتِ شیخ العالمؒ ازدواجی زندگی سے بھی منسلک رہے۔ اور لذاتِ حلال کے بھی شریک رہے۔ اگر تاریخ کا عمیق مطالعہ

حاشیہ ۱؎ صدا بحوالہ وقایع کشیر و تاریخ حسن

کیا جائے تو ریشیانِ کرام کی اسلامی ریشیت کے بانی شیخ الشیوخ حضرتِ علمدارِ کشمیر کو ہی پایا جاتا ہے۔ یہاں اِس بات کا ذکر کرنا بر وقت ہوگا کہ حضرت شیخ العالم کے دور میں موجود تذکرہ نگار اور اُس وقت کے بادشاہ یا تو براہ راست حقیقتاً حضرت شیخ العالمؒ اور اِس کے مِشن کو سمجھ ہی نہ سکے ہونگے یا یہ کہ اُس وقت کا مؤرخ شاہی دستر خوان پر بیٹھ کر صرف بادشاہوں کے ہی حرکات وسکنات پر نظر رکھ کر اِنہیں درج کرتا رہا۔ یا یہ کہ وقت کے قلم کار کو حضرت شیخ العالمؒ اور آپ کے عظیم مِشن پر کچھ لکھنے کی آزادی نہ تھی۔

لیکن وجہ چاہے کیا ہوسکتی ہے مگر جس طرح حضرتِ شیخ العالمؒ کے زمانے کے مؤرخوں نے آپؒ کے اہم کارناموں، زندگی سے پیدا شدہ حالاتوں، اور قابلِ دید واقعاتوں کو توڑ موڑ کر پیش کیا ہے وہ قابلِ افسوس ہی ہے۔ اگرچہ حضرت شیخ العالمؒ کی زندگی میں ہی اس کے ایک خاص دبیر کتِ پنڈت (بابا قطب الدینؒ) نے شیخ العالمؒ کے شعر (کلام) کو بوج پتروں پر ضبط تحریر میں لایا تھا،

لیکن اس کے بعد سُلطان زین العابدینؒ کے دربار کا ایک اہم وزیر جب حضرت شیخ العالم کا مُرید بنا تو اُس نے اِس کلام کو فارسی رسم الخط میں ڈال کر نورنامے کے نام سے موسوم اُن کا مجموعہ کلام ترتیب دیا۔ اِس وقت ہمارے پاس جتنا بھی "شیخ شرُک (شیخِ شلوک) کلامِ حضرتِ شیخ العالمؒ دستیاب ہے وہ صرف کِت پنڈت کی محنت اور کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے۔

حضرت شیخ العالمؒ کے ریشی پن کا بہترین اِظہار ان کا کلام ہے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم اُن کے رتبہ کا کسی حد تک حقیقت پسندانہ معیار قائم کر سکتے ہیں۔ ان کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض گُنج نشینی کے مائل نہ تھے بلکہ وہ عملی زندگی میں لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ آپ اپنے تبلیغی سفر میں کشمیر کے تقریباً ہر قریہ اور گاؤں میں پہنچ جاتے۔ اِس دوران آپ نہ صرف لوگوں کو پاکبازی کی ہدایت کرتے بلکہ حکمرانوں اور حاکموں کو بھی لوگوں کو ظلم و جبر روا رکھنے پر ٹوکتے اور اِس بارے میں کسی مصلحت کا شکار نہ ہوتے تھے۔ وہ بوقت ضرورت بادشاہوں کی شدت پسندی

کے خلاف صف آرا ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف بادشاہوں نے اُن کی سرگرمیوں کو مخصوص نظر سے دیکھا؟ "بقول جون راج سُلطان سکندر نے شیخ العالمؒ کو اِسی بات پر جیل بھی بھجوادیا۔" یہ ایک اہم سوال ہے، آخر مورخوں نے ان کے نام کو بلیک آوٹ کیوں کیا؟

جبکہ شیخ العالمؒ ایسے مردِ کامل کی شخصیت ہے جنہوں نے کشمیری تہذیب اور تمدن پر ایسے گہرے نقوش چھوڑ دئے جو تاقیامت سرسبز و شاداب رہیں گے۔ قصہ مختصر حضرت شیخ العالمؒ نے اِبتدائی ایام میں سابقہ روایات کے مطابق ایک سال غار نشینی اختیار کی۔ لیکن اُنہوں نے اِسی غار کو تبلیغی سنٹر میں منتقل کیا تھا یہ ٹھیک ہے کہ حضرت شیخؒ کو سرکاری و غیر سرکاری سختی و جارحیت کی دشواریوں سے گذرنا پڑا لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا۔ چاہے اِس کے لئے اُنہیں بڑی سے بڑی قربانی ہی دینی کیوں نہ پڑی ہو؟

قصہ مختصر حضرت بابا نصیب الدین غازیؒ نے حضرت شیخؒ کے وصال کے کم و بیش ایک سو سال بعد جو ریشی نامہ مرتب فرمایا اور سُنی سُنائی باتوں سے زیادہ چشم دید حقائق ہی بیان کئے ہیں جن سے حضرت شیخؒ کی عظیم زندگی کے حالات اور کشف و کرامات کے بار۔ ر

میں بہت کچھ مواد حاصل ہوتا ہے۔ بہرحال وادیِ کشمیر کے ایک خوش نصیب و دلفریب علاقہ قصبہِ چرارِ شریف میں آسودہ یہ عظیم ہستی اپنے کلام اور زندہ جاوید کردار سے راہِ حق کی سمت رہبری کرتی ہے بلکہ اِس قوم کو آیندہ بھی کرتی رہے گی۔ (ان شاءاللہ)۔ خداوندِ کریم ہمیں صالحین و اولیاء کاملین کی اتباع کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

پانَس موٗل یُس کرِ نہٕ ہارِ بٔے
سِتی بیٚنِس کرِ نہٕ مانُن مانُن
پَرَ تہٕ پان یُس صُدرٕ تٕس تارِ بٔے
سُی دِپ زٕ بٔے مُسلمان

خاکِ رحمت قصبۂ چرارِ شریف

- حضرت شیخ العالمؒ نے اِس جگہ پہنچ کر اسے اِسقدر پسند فرمایا کہ اپنے وجود سے کہا:- ٹھہر جاؤ مقامِ عشق آیا
- ڈونگل نار اور شیت واری (تالاب کلان) کے مابین زاردن کے باغ سنگرام ڈار میں درخت گلاب (ھی) کی چھاؤں میں تابوت شریف سپردِ خاک ہوا۔
- میں قوم کو حضرت شیخؒ کا یہ مژدہ سُناتا ہوں کہ حضرت شیخ نورالدینؒ کو علمدارِ کشمیر مقرر کیا گیا۔ (بابا نصرالدینؒ)
- زاردن (موجودہ چرار شریف) جسے شیخ العالمؒ نے پسند فرمایا ہے۔ تعمیر کرنا ہم بادشاہوں کا اولین فرض بنتا ہے۔ (زین العابدین بڈشاہ)
- کتنی عظیم مٹی ہے کہ یہاں چرارِ شریف آکر یہیں ٹھہرے۔ (حضرت بابا داؤد خاکیؒ)
- زاردن (چرار شریف) ہدایت، شفاعت و عنایت کا مرکز ہے (بابا قاسم صاحبؒ کھریوشار)
- چرارِ شریف کریوؤں اور پہاڑیوں کا قصبہ عزلت اور سکون کا مصرِ دل ہے۔ اس کی بولتی ہوئی تنہائیاں، اس کی مدھوماتی فضائیں اور اس کا دِلنواز نغمہ بار ماحول، سیدھی سادی باتوں کو نغموں کا اُتار چڑھاؤ بخش دیتا ہے۔ (ڈاکٹر رشید نازکی)
- چرار شریف جسے عالموں، دانشوروں اور مفسروں نے مردم خیز قرار دیا ہے
- چرارِ شریف اس کے روحانی محل وقوع پر صادق آتا ہے مرحوم مجاز لکھنوی کا یہ شعر ؎

جو طاق حرم میں روشن ہے وہ شمع یہاں بھی جلتی ہے
اس دشت کے گوشے گوشے سے اک جوئے حیات اُبلتی ہے

•

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ خاکسار

رُبِّ کائنات کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ناچیز کو اُس نے اپنے نیک اور عزیز بندے حضرتِ شیخ العالمؒ کے کلامِ مبارک کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ اگرچہ ناچیز کو عرصہ دراز سے حضرتِ شیخ العالمؒ کے کلامِ مبارک کو جمع کرکے کتابی صورت میں شائع کرنے کی دِلی آرزو تھی۔ لیکن حقیقتاً عملی طور پر اسمیں اسوقت ہی پیش رفت ہوئی جب فروری ۱۹۹۴ء میں ایک اہم ملاقات کے دوران ناچیز کو اپنے رہبر و مُرشِد الحاج میر عبدالغفار (بندوق کھار والے محلہ برنگر) کی طرف سے باضابطہ تحریر کرنے کی اجازت ملی۔ ناچیز نے پھر پہلی فرصت میں ہی کھی جوگی پورہ اسلام آباد کے حاجی غلام نبی شاہ صاحب دریگام (بڈگام) کے علی شاہ صاحب اور عاقد کیموہ کے محترم مولوی نور صاحب سے رجوع کرکے تین الگ ریشی نامے حاصل کئے۔

لیکن مجھے اِس کلام کے لئے جو ذخیرہ نایاب ضرورت تھا وہ میرے تواریخی قصبہ چرارِ شریف میں ہی کچھ بزرگوں کے پاس تبرکاً موجود تھا۔

سہ بیتہِ ژارن ییتو ژھارن ییتوہ۔ ہارن نارن پان گارن
ییتو ژھارن ژارن ییتوہ

اسی ضرورت کے پیشِ نظر ناچیز کو یہاں چند صاحبان نے چار ماہ تک روزانہ اپنی بیٹھکوں کا طواف کرایا مگر نتیجہ لاحاصل۔ لیکن بعد میں ۱۹۹۵ء کے سانحہ چرارِ شریف کے دوران ان میں سے کچھ لوگوں کے پاس بند پڑا یہ نایاب و نادر سرمایہ آگ کے بھینٹ چڑھ گیا۔ جس پر ناچیز کو سخت افسوس ہوا۔ کیونکہ بے شک اِس تاریخی قصبے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ابھی بھی یہاں کے ریشیوں (مجاوروں) اور دوسرے طبقے سے وابستہ کچھ شہریوں کے پاس اصلی اور صدیوں پرانا نایاب و بیش بہا قلمی سرمایہ موجود ہے۔ جن میں کچھ تاولوں کا ناچیز کو بھی مطالعہ اور مشاہدہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اگرچہ ناچیز کو یہاں سب سے پہلے اِس کام کے لئے محترم غلام محمد بابا (کوکر) صاحب نے ریشی نامہ اور نورنامہ پیش کیا۔ مگر عبدالسلام بابا (تنازی)، محترم امیرالدین بابا (معشوق) اور پیر غلام رسول ڈار صاحب نے بھی بعد میں بابا خلیل اور بابا کمال کے تحریر شدہ تین الگ الگ قلمی ریشی نامے مطالعہ کے لئے پیش کئے۔ جس کے لئے میں اِن صاحبان کا شکر گذار ہوں۔

ان قلمی نسخوں اور نقلوں کا دیگر تواریخی دستاویزات کے ساتھ مشاہدہ کرکے اور جستجوی کثیر کے بعد ہی ناچیز کو کامیابی ملی۔ پھر میں نے قلمی ریشی ناموں پر ہی درج کلام حضرت شیخ العالمؒ تحریر کرنے کو ترجیح دی۔ اِس کے بعد حضرت شیخ العالم کے اشلوکوں، غزلوں اور قطعوں کو ترتیب دیکر ترجمے کا کام در دست لیا۔ (جو کہ بہت ہی مُشکل کام تھا) اگرچہ ناچیز نے عام اِنسان کے سمجھنے کے لئے اس کو آسان اُردو میں ترجمہ کرنے کی حقیر کوشش کی۔

لیکن اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ میں نے صحیح اُردو ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا۔ بلکہ میری اِس کوشش کو صرف راستے کا اشارہ سمجھا جائے نہ کہ منزل تک لے جانے کا (کیونکہ ترجمہ کے دوران کچھ الفاظ ایسے رہتے ہیں جن کا گہرا معنی ہوتا ہے) البتہ صدیوں پرانے قلمی نسخوں سے حقیقی کلام شیخ العالم نقل کرکے قارئین تک پہنچانے کی سعادت ضرور نصیب ہوئی۔

کیونکہ تاریخ گواہ ہے کلام شیخ العالم کے اولین ترتیب کار حضرت بابا قطب الدینؒ نے اسوقت اسی کلام کو بُرج پتروں پر ضبطِ تحریر کیا تھا جو اس کے سمجھ میں آچکا تھا۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ کلامِ شیخ العالمؒ صرف کشمیری

رسم الخط میں ہی نہیں ہے بلکہ اِس عظیم کلام کا متن (الفاظ) کشمیری، فارسی، عربی اور سنسکرت کے علاوہ دیگر پرانی لغت بھی شامل ہے۔ پھر کلام حضرت شیخ العالمؒ اور اسکا اُردو ترجمہ کرنے کے بعد ناچیز نے کلام کی پروف ریڈنگ کے لئے محترم حاجی غلام نورالدین قانخوان خادمِ درگاہِ چرار شریف اور ماسٹر غلام محی الدین خرقہ صاحب خادم درگاہ چرارِ شریف سے رابطہ قائم کرکے اُنکی رہنمائی حاصل کی۔

اِس کے علاوہ بعض ہمدردوں اور بزرگواروں کے تعاون سے اِس نیک کام کو پایہ تکمیل تک لے جانے کے لئے نُسخے۔ قلمی وغیرہ مدد حاصل کی گئی اُن میں محترم میر واعظ غلام نبی واعظ صاحب، جی۔ ایم شاہ ندیمؔ لال بازار، محمد رمضان میر صاحب شادؔ، ندیمؔ محی الدین (قانخوان)۔ محمد یاسین مدہوشؔ، قاضی آفتاب احمدؔ، محمد امین بٹ اور غلام محمد گاش صاحب قابلِ ذکر ہیں۔ ناچیز اِن سب حضرات کا فرداً فرداً شُکر گذار ہے کیونکہ اِن صاحبان نے اپنی تمام مصروفیات یکسر نظرانداز کرکے ناچیز کی وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کی۔

آخر میں ناچیز ادارہ گُلشن پبلیشرز مدینہ چوک سرینگر کے

الکان کا مشکور و ممنون ہے جنہوں نے میری اس عرق ریزی
رتب شدہ کتاب "کلامِ شیخ العالم" کو زرِ کثیر سے آفیسٹ پر
چھپوا کر قارئینِ کرام کی خدمت میں جلد از جلد پیش کرنے کا
بیڑا اُٹھایا۔ ناچیز دربارِ خداوندی میں دست بدُعا ہے کہ انہیں
اس نیک کام کا اجرِ عظیم دے۔

اَللّٰھُمَّ اجعَلْ تَوْفِیْقَ رَفِیْقَنَا۔ وَصِرَاطِ
الْمُسْتَقِیْم طَرِیْقَنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْنَا
اِلٰی مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ
تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۔ اٰمین ؛

والسّلام

تحریر ۳ شوال ۱۴۱۸ھ
بمطابق ۲ فروری ۱۹۹۸ء خاکسار۔ ابونعیم۔ علمدار بستی سٹلائیٹ ٹاون
فیز اول۔ ۱۸ چرارِ شریف۔ کشمیر۔

نورنامہ

یعنی

کلامِ شیخ العالمؒ

"سنہ ۷۷۹ھ تا ۸۴۲ھ"

معہ ترجمہ بزبان اردو

زیرِ سرپرستی

جناب امیر الدین ماشوق متولی زیارت حضرت شیخ العالمؒ چرار شریف کشمیر

زیرِ نگرانی

حاجی غلام نور الدین فاتحہ خوان صاحب و جناب غلام محمد بابا کوکہ صاحب متولین
زیارت حضرت شیخ نور الدین نورانیؒ چرار شریف

ترتیب و مترجم ۔ ابونعیم خادمِ درگاہِ چرار شریف

لا الٰہ الا اللہ صحی کوٗرُم
وحی کوٗرُم پنُنہٕ نوی پان
وجوٗد ترٛاوِتھ موجوٗد سوٗرُم
ہرموکھ ڈیٖو شُھم پنُنہٕ نفٔے پان

ترجمہ:۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے لا الٰہ یعنے اللہ کے سوا کچھ نہیں پایا۔ بجز حضرت اللہ کے کچھ نہیں ہے۔ میں نے حضرت اللہ کو اپنے دل و دماغ میں بسایا۔ اور دونوں کو اُسی کا پابند بنایا۔ اور پھر جو کچھ بھی مخلوق ہے اُسکو نظر انداز کر کے خالق کی طرف لگایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر جگہ وہی اور صرف وہی نظر آیا۔

(القرآن ۔ الحدیث)

خدا تعالیٰ اوس تہٕ آسی
سُہ ییتہٕ اُرُت کانٛہہ نو
نکس دُنیہس رُوزی آسی
اُسی تَس ژینتس سُہ اَسہٕ نو

(نوٗرنامہ)

ترجمہ:۔ خداوندِ کریم خوش و خرّم قایم ہے۔ اُس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ جس کو جتنا روزی لکھا ہو، اُتنا اُسکو پہنچادیتا ہے۔ اُس کو ہماری فکر ہے۔ لیکن ہمیں اُس کی فکر نہیں ہے۔

اُلف گو اللہ کنُوی چھُوتے

اولہٕ پیٹھہٕ آخر زوال نہٕ تس

ب گو محمدؐ رسُول اللہ تے

قیامژ شفاعت کرِ اُمتس

(نور نامہ)

ترجمہ: الف اللہ ہے اور وہ واحد ہے۔ شروع سے آخر تک ہمیشہ قائم رہے گا۔ (ب) کی تشریح اور نسبت محمدؐ رسول اللہ سے ہے اور وہ شافع قیامت ہے۔

(القرآن) (الحدیث)

اول ریشی احمد ریشی

دوٚیِم حضرت اویس قرنی آو

ترٛیِیم ریشی زلقا ریشی

ژوٗریُم ریشی پلاس آو

پوٗنژیُم ریشی رُمہ ریشی

شیٛیِم ریشی میران آو

سَتِمِس کرٕ ہم دشنا ہشی

بہٕ کُس ریشی تہٕ مےٚ کیاہ ناو

(ترجمہ کے لئے ص۳۶ دیکھیں)

ترجمہ:۔ پہلا ریشی حضرت محمد مُصطفٰےؐ اور دوسرا خواجہ اویسؒ قرنی تھا۔ تیسرا ریشی زلکا ریشیؒ اور چوتھا حضرت پلاسؒ ریشی تھا۔ پانچواں ریشی رُمہ ریشیؒ اور چھٹا ریشی حضرت میران تھا۔ جبکہ اپنی ندامت مدِ نظر رکھ کر فرماتا ہے، میں کون ہوں، میرا نام کیا ہے اور ساتواں ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں ہوں۔

تیسرا ریشی زلکا ریشی ڈنڈک وَن (موجودہ رنبیر آباد) میں رہتا تھا۔ اُنہوں نے جنگل میں رہ کر صرف جنگلی بوٹیاں اور جنگلی پھل کھا کر گذارہ کیا ہے۔ ڈنڈک وَن علاقہ حل کشمیر میں ایک جنگل کا نام تھا۔ جبکہ اُترپردیش میں ایودھیاں کے علاقے میں بھی ڈنڈک وَن کا جنگل تھا جہاں رامچندر جی بن باس کے دوران رہتے تھے[1] مگر حضرت شیخؒ کے کلام میں زلکا ریشی کے ڈنڈک ون کا ہی ذِکر ہے۔ صفاپور کے قریب ایک پہاڑی پر جنگل تھا جسکو ریشی ون کہتے تھے، میران ریشیؒ اُسی جنگل میں ۴۰ برس تک ریاضت کرتے رہے ہیں[2]۔ رُمہ ریشیؒ اپنی لمبی عمر کی وجہ سے آج تک زبان زدِ عام ہے۔ اُنکی زیارت گاہ علاقہ پلوامہ کے رہموہ گاؤں سے جانی جاتی ہے۔ تاریخ حسن کے مطابق میران ریشی بھی کشمیری ہی تھے اور محمود غزنوی اور میران ریشی کی ملاقات بھی تو سہ میدان ہی ہو چکی ہے اور اس کا نکاح بھی ہوا ہے۔ اسکے دو بیٹے خلاص منؒ اور یاسمن ریشیؒ گذرے ہیں۔

ع۱ حاشیہ تاریخ حسن جلد سوم ص ۔ ۱۰۷ ع۲:۔ حاشیہ تذکرہ اولیائے کشمیر حسن ص ۱۰۹

صاحبہٕ ژٕ یہٕ بوٚڈ بُلند کاشہٕ نَے
نَنگہٕ ہمَے کرٕ ہے ژٕ یِہ اطاعت
بہٕ یوٚد زانہٕ ہا دُنیا چُھ کینہٕ نَے
ناحقہٕ دُنیٛچ بَرہا نہٕ براشت[2]

ع۱ بندگی ع۲ اُمید

ترجمہ:۔ اے اللہ آپ سے کوئی بڑا اور عظیم نہیں ہے۔ اگر مجھ سے ہو سکے تو میں آپ کی ہی بندگی کرتا۔ اگر میں اِس بات کو سمجھ سکوں۔ دنیا کچھ بھی نہیں ہے۔ خوامخواہ اِس فانی چیز کو کیوں آس لگاتا۔

پاری پاری اُگی زِہ تس پیغمبرسؐ
یَس ہندِس دورس رحمت چھ جاری
کالِ یِیلہِ ہَٹ لگہِ روزِ محشرس
تس کُن اُمید وار آسن ساری

✡ ب۔ک ع۱۴/۵۲، ب۔ ح ع۲۰، ر۔ن ع۱۶، ن۔ن ع۱۰، ک یش ع۶

⑥ ۱؎ پوچھ گچھ ۲؎ قیامت کے دن ۳؎ شفاعت کے مُنتظر۔ سایہ رحمت کے طلبگار ۴؎ سب کے سب، تمام لوگ۔

پیغمبر آخر زمان حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کی رحمتہ للعالمین کے متعلق "عاشق راہِ محمدیؐ" یعنی حضرت شیخ العالم روح اللہ روح الکریم اپنے کلام سے میں یوں تاکید

فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ اے مسلمانو۔ قربان ہو جاؤ۔ پیغمبر حضرت محمدؐ رسول اللہؐ پر جس کا دور رحمت ہے۔ اِس دور کی رحمت ابھی جاری ہے اور جاری رہیگی یعنی رحمتہ للعالمین۔ آخرکار جب وہ وقت آئے گا اور ہر ایک سے اپنی عمل کا حساب لیا جائے گا اُسوقت سب کی نظریں اُنکی طرف ہونگی سب ہادیٔ برحق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، عنایت اور رحمت کے طلبگار ہوں گے یعنی اُس روز سب آپؐ کی سایہ رحمت کے مُنتظر ہونگے!۔

سُمِتھ عرض کرِن جبارس
دوستَس پننِس غصہٕ ونہِ ساری
وُچھتہٕ کیٚژہ نعمژ دِژم سمسارس
کانسہِ نہٕ کَرِم شُکر گزاری

✡ ب۔ک ع۱۴ الف، ب۔خ ع۲۰، ر۔ن ع۱۶، ن۔ن ع۱۰،
ک ریش ع۶، م۔ح ع۱۸، د۔ص ع۲۵۶،

⊙ ع۱ جمع ہوکر۔یکجاہوکر ع۲ دُنیا کو، کائنات کو، شُکرانہ، شُکریہ!

حضرت شیخ العالم عطراللہ مرقدہٗ مناجات کے دوسرے شرُکھ میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ دیکھو اُس روز جب سارے لوگ جمع ہوجائیں گے تو خدا سے عرض کرنے لگیں گے۔ پھر خداوندِ کریم جل جلالہ اپنے دوست حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غصّے جتلائیگا کہ دیکھو کتنی نعمتیں میں نے انسان کیلئے اس دُنیا میں مہیا رکھیں؛ لیکن کسی نے میری شُکرگُذاری نہ کی (یعنی طرح طرح آرام وآسائش بہتر رکھنے کے باوجود بھی اُنہوں نے میری محبت نہ رکھی)۔

تِی بوزِ فاطمہؓ نش خُندہ کارس
دَپہِ ربّنا بابس غم کاس سارٕی
تورِ اِدِ بَر مُژرَن رحمتہِ کس گرٕس
بارٕس ییہٕ نس ستی دِیہِ سارٕی

✡ ب۔ک ع۱۴، ب، ب۔خ ع۲۰، ن۔ن ع۱، ر۔ن ع۷، ک ش ع۳۰

⊙ خاتون جنّت حضرت فاطمۃ الزّہراؓ جو نبی آخر زمان احمد مجتبیٰ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی تھی۔

معلّم علم لدُنی، حضرت شیخ العالمؒ روح اللہ روح الکریم اپنے اِس شرُکھ میں عام مسلمانوں کو یہ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

ترجمہ:۔ جب حضرت فاطمۃ الزہراؓ وہی بات سُنے گی تو خدا کے حضور جاکر عرض کرے گی۔ اے میرے پروردگارِ العالمین، میرے بابا (والد محترم) کے سارے غم دور کرو۔

یاد رکھو اے مسلمانو۔ اُسکی سفارش سے رحمت کے گھر کا
دروازہ کھُل جائے گا اور اللہ جل جلالہ اپنے رفیق دوست
یعنی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سارے اُمتیوں
کے ساتھ اندر جانے کی اجازت دے گا۔!

مُحمّدؐ تہٕ ژور یارؓ[1] برحق گٔنزرٔرکھ
تِمَن نِش اَندٕہ نے دُنی یِہکی نٔبا ے
جان تہٕ پان یوٚد تِمَن پیٹھ[2] ہُشنزرٔرکھ
سوے چھے تور کرِژ بُڈ[3] رِہکاے

اُنِس اَتھہِ وول پائے کیتھہ سیٚنزرٔرکھ
یا مَتھ نہٕ وِزہ رٔکھ پیٚیر[1] ہشنز جائے

✡ ب۔ خ ص۲۱، ب۔ک ص۱۴۳ ب، ن۔ ن ص۱۵، ر۔ ن ص۶۷ ک بش ص۳۰

⑤ لے چار یارِ باصفا رضوان اللہ علیہ ٹہ فدا ہونا، قربان ہونا ٹہ زرخیز، زراعت ہٹہ چھوڑی۔ سہارا۔

قاید تحریک ریشیانِ کشمیر، جناب حضرت شیخ
نورالدّین نورانی عطراللہ مرقدہٗ اپنے اِس کلام میں ہمیں
یہ تاکید فرماتے ہیں:

ترجمہ: تمام مُسلمانوں کو چاہیئے کہ حضرت محمد صلعم اور
اُنکے چار یارِ باصفاؓ کی سچّائی تسلیم کریں، انہیں برحق
سمجھ کر اُن پر بھروسہ رکھیں بلکہ دین کے معاملے میں
ان کے قریب آئیں یعنی اُن کی طرزِ زندگی کا مشاہدہ
کریں جس سے کہ تمہارے دُنیا کے معاملات حل ہو جائینگے
۔۔ پھر جب تم اپنی جان اور جسم اُن پر فدا کروگے

تو اِس سے بڑھکر آخرت کے لئے اور کوئی سرمایہ نہیں ہوسکتا ہے، جان لو کہ وہی آخرت کے لئے ثواب کا سب سے بڑا ذخیرہ جمع رہے گا ؟۔

دیکھو پیر و رہبر حاصل کئے بغیر تم اِس معاملے میں کیا ہر معاملے میں اندھے ہو ! یعنی اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اِسے راستہ دکھانا تب تک ممکن نہیں کہ جب تک نہ تم خود اِس معاملے میں جانکاری (رہبری) حاصل کر سکو گے

(القرآن / الحدیث)

:- انسان تب تک نامکمل ہے جب تک کہ وہ کسی کی رہبری (پیری) حاصل کریں ۔ ؟ (ولیم واٹسن)

حضرت صدیقؓ تس درٕ دانس ¹
یُس اول صاحبن ہیوٗت پانس ستی
عمرِ خطابس رضؓ تس پہلوانس ²
یُمی جنگ کوٗر شیطانس ستی

✿ ب۔ک ۱۴۔الف ، ن۔ن ۱۱ ، ر۔ن ۱۲ ، ک۔ش ۳۶ ، ب۔خ ۲۴

⑤ ¹ قیمتی جواہر، لعل ² بہادر، پہلوان، نڈر

قدوۃ الواصلین، زبدۃ السالکین یعنی حضرت شیخ العالم قدس سرہٗ اپنے اِس کلام میں یہ تعلیم فرماتے ہیں:

ترجمہ :- یاد رکھو اے مسلمانو! حضرت صدیقؓ ایمان لانے والی پہلی شخصیت تھی گو کہ قیمتی جواہر کے مانند یاروں کی مالا کا پہلا دانہ یہی صاحب بنے۔

جبکہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ نے دُنیا میں عدل و انصاف کا وہ معیار قائم کیا جو دُنیا کے سیاسی عمل کے لئے تا روزِ محشر مشعلِ راہ بنا ہے۔ عمرِ بن خطابؓ ایسے پہلوان تھے کہ اُنہوں نے شیطان کے ساتھ بھی جنگ کی۔ !

حاشیہ¹ :- خلافت راشدہ کے سب سے پہلے خلیفہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے جانشین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ تھے۔ آپ کا اصلی نام عبداللہ ہے مگر سب لوگ عزت اور محبت سے آپ کو ابوبکر کہتے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت عثمانؓ تھا جو کہ

ہجرت کے آٹھویں سال فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے تھے۔ آپؓ
بہت بڑے مالدار اور عزت والے خاندان کے فرد تھے، خود بڑی تجارت
کے مالک تھے۔ جب حضورؐ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی تو آپؐ نے سب سے
حضرت ابوبکرِ صدیقؓ ہی کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا تو آپ فوراً حضورؐ
کی رسالت پر ایمان لے آئے اور مسلمان ہو گئے۔ اِس بات پر آنحضرتؐ
نے آپ کو صدیق کا لقب عطا کیا۔

حاشیہ ۲: ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دنیاوی مہلت یعنی
وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ خلیفہ بنائے گئے۔ آپ کا نام
عمرؓ تھا اور فاروق آپ کا لقب تھا۔ آپ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ کا
خاندان بھی عرب میں بہت بڑا اور عیزت والا خاندان تھا۔ آٹھویں پشت
پہ آپ کا نسب نامہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت عمر
فاروقؓ بہادر اور طاقت ور انسان تھے۔ آپ کے رعب کی دور دور
تک شہرت تھی آپ کو تجارت کرنے کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے
بہت سے ملکوں کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ اسی لئے آپ کا تجربہ بھی بہت
بڑا ہوا تھا۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ برس چھوٹے تھے۔

حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ میاں سے دعا فرمایا کرتے تھے، کہ
اے اللہ میاں دو آدمیوں میں سے ایک کو مسلمان کر دے یا تو عمر بن الخطاب
کو یا عمر بن ہشام کو۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت عمر بن خطابؓ کو دینِ
اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔ آپ اسلامی تاریخ کے سب سے بہادر،
جانباز، اور عظیم الشان خلیفہ گذرے ہیں اسی لئے رہتی دنیا تک آپ کا
نام دُنیا میں چمکتا رہے گا۔ آپ ایک خاص بہادری، اخلاص اور جان نثاری
کے ساتھ اپنے سرکار شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت قدم
بہ قدم شریک رہے۔

حضرتِ عثمانسؓ ابنِ عفانسؑ
ہِمی کنتھہ کرِ فرقانسؑ ستی
حضرتِ شاہسؑ کرم اللہ شیرِ یزدانس
ہُمی ژروٹ کھیبہِ مِیہانس ستی

☆ ب۔ ک ۱۴ الف، ب۔ خ ۲۴، ن۔ ن ۲، ر۔ ن ۲۰، ک۔ ش ۳۶

© لہ حضرت عثمانؓ کے والد محترم کا نام سے قرآنِ مجید

محقق حق الیقین، عاملِ شریعتِ محمدیؐ، حضرت شیخ نورالدین نورانی ولی الریشی رحمتہ اللہ علیہ اِس شرُوکھ کے ذریعے مسلمانانِ عالم کو یہ آگاہی دیتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ حضرت عثمانؓ جو عفان کا بیٹا تھا جس نے قرآنِ حکیم پر خوب محنت کی (یعنی کہ جس نے قرآنِ مجید کے ساتھ کلام کیا)۔ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ جو خُدا کا شیر کہلاتا ہے مہمان نوازی میں حد درجہ راحت محسوس کرتے تھے اُنہوں نے مہمان کے ساتھ روٹی کھائی۔

حاشیہ ۱:۔ حضرت عثمان کے والد محترم کا نام عفان تھا۔ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان عرب میں "بنو ہاشم" کے نام سے مشہور تھا اِسی طرح حضرت عثمان غنیؓ کا خاندان "بنو اُمیہ" کے نام سے مشہور تھا، واضح رہے کہ "بنو ہاشم" کی طرح یہ اسلام سے پہلے یعنی ایامِ جاہلیت ہی سے سارے عرب میں بہت معزز اور مشہور خاندان تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام اَرْدٰی تھا اور وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حقیقی پھوپھی تھی۔ بچپن میں ہی آپ نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور جب جوان ہوئے تو تجارت میں مشغول ہو گئے۔ اپنی محنت، دیانتداری اور سچائی کی وجہ سے بہت کامیابی حاصل کی اور بہت مالدار ہو گئے۔ آپ کا دِل پہلے ہی سے اِس قدر پاکیزہ اور صاف تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے اسلام کی خوبیاں سُنتے ہی آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اِسلام سے مشرف ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اتنے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تشریف لے آئے، پھر کیا تھا آپ فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد دوشنبہ کے دن محرم کی چوتھی تاریخ کو ۲۴ھ میں حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔

حاشیہ ۲: حضرت شیرِ خدا، اسد الغالب سیّدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہمارے سرکارِ دوعالم کے حقیقی چچازاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہؓ تھا اور وہ مسلمان ہو گئی تھیں۔ ابو طالب کی مالی حالت کمزور تھی اور حضورِ پُرنورؐ کو اپنے اس بھائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بہت مُحبت تھی اسلئے اُن کو آپؐ نے

اپنی پرورش میں لے لیا تھا اور وہ بچپن ہی سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ تربیت رہے۔ کم عمر لڑکوں میں آپؓ سب سے پہلے دس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور بچپن سے لے کر اسلام لانے کے وقت تک کبھی نہ کسی بُت کی پُوجا کی نہ شرک کیا نہ کُفر کیا، یہی وجہ ہے کہ سارے صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مگر آپ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ اسلام لانے کے بعد تیرہ ۱۳ سال تک آپ مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے اور دن رات حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں لگے رہے۔

ان کی تلوار ذوالفقار تھی اور آپ کا وار قہرِ خداوندی تھا۔ حضورؐ کے مدینہ تشریف لے جانے کے تین روز بعد آپ بھی مدینہ پہنچ گئے اور وہاں مسجدِ نبوی کی تعمیر میں حصہ لیا اور گارا مٹی اپنے ہاتھوں سے ڈھوئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ حضورؐ کی وفات کے بعد آپ ہی نے حضورِ اکرمؐ کو

غُسل دیا اور تجہیز و تکفین کی۔ تینوں خلفاء حکومت کے معاملات میں برابر آپ سے مشورہ لیتے تھے۔"

رسول خدائیؐ شاہ سُلطانَس
یُس اُمت پننی ہیٚیہ پانَس عہ ستی
نُندہٕ ریوٚش عرض کوٚر شاہِ ہمدانَس
جنتہٕ منزٕ ہیٚیہ زہم پانَس عہ ستی ✲

✡ ب۔ک ع۱۵۔الف، ن۔ن ع۱۱، ب، خ ۲۵، ر۔ن ع۲۰، ک۔ریش ع۳۶

قدوۃ الکبار، محسنِ انسانیت حضرت شیخ العالم روح اللہ روح الکریم اپنی اِس مناجات کے آخری دو شعروں میں ہمیں یہ جانکاری دیتے ہیں کہ:۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں کا بادشاہ، ہادیٔ اعظم فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو اُمت کیلئے شافی ہے

اور فکر مند ہے، یقین رکھو کہ آپ ص اپنی ساری اُمت کو جنت
میں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رح سلسلہ کبرویہ سے وابستہ
تھے اور آپ کی وفات کے بعد جب آپ کی وصیت کے
مطابق سنہ ۷۹۶ ھ کے دوران آپ کے فرزندِ ارجمند
حضرت میر محمد ہمدانی قدس سرہ، نے وادیٔ کشمیر کو اپنی تشریف آوری
سے نوازا تو اپنی دینی خدمات، بہت سے خانقاہوں کی تعمیر و تجدید،
اور دوسری بے شمار اوصاف کے بدولت یہاں کے لوگوں کے
دِل جیتا یہاں تک کہ علمی خدمات اور عوامی مقبولیت کے
پیشِ نظر ہی انہیں کشمیری قوم نے "شاہِ ہمدان" کا لقب بخشا
اور یوں اپنے والدِ محترم کے بعد آپ رح شاہِ ہمدان کے لقب سے یہاں
مشہور ہوئے۔ تذکروں میں لکھا ہے کہ نُندہ ریشی رح نے حضرت
میر محمد ہمدانی رح کے ساتھ گفتگو کرتے وقت یہ دِلی آرزو ظاہر
کی "انہیں یعنی شیخ نورالدین ولی رح کو جنت میں داخل ہونے
کے بعد وہاں اپنی ہی رہبری میں رکھیں۔"

حاشیہ:۔ زالوسہ چرار شریف والی ملاقات گاہ پر نصب
شُدہ بورڈ پر بھی یہی نام (شاہمدان رح) درج تھا۔

فٹ نوٹ:۔

جدید تحقیق کے مطابق حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رح
جنہوں نے سنہ ۷۸۴ھ کے دوران کشمیر کی مکمل سیاحت کی اور
اُن کے فرزند حضرت میر محمد ہمدانی رح جنہوں نے ۷۹۶ھ سے کافی عرصے
تک کشمیر کا دورہ کیا ان دونوں ناموں کے ساتھ ۹۴۵ ہجری تک
کے طویل عرصے تک لکھی تصنیفوں میں کسی جگہ شاہ ہمدان درج
نہیں ہے بلکہ اِس تاریخ کے بعد کی تصنیفوں سے ہیں ایسا دیکھنے کو
ملتا ہے جس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ آخری دو مصرعے اِس
مناجات کے ساتھ بعد میں جوڑ دئے گئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)



روضۃ الریاض کے مذکورہ نسخے میں
آخری شعر نظر نہیں آیا ——— (مترجم)

وِزِہ وِزِہ مۆ ڈُھم سَر نو
یا اللہ چھُس شرمندہ چون
چانہِ قوٗدرژ زانِم قدر نو
یا اللہ چھُس شرمندہ چون

ترجمہ:- حضرت شیخ نورالدینؒ دربارِ خداوندی میں مناجات کرتے ہیں کہ اے خدا جوانی کے دنوں میں مجھ سے غفلت ہوئی کہ میں تیری قدرت کی قدر کر نہ سکا۔ اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے؛

ہیکہ نتہٕ بار آم بۄرہ نو
وہۍ یاد کۄرُم قبرس نو
تتہٕ ژھوٹہٕ تہٕ گٹہٕ زُر نو
یا اللہ چھُس شرمندہ چون
کُنُدِ پوٗرس روٗدُم دیان نو
گوم پکان دوہ منزِ نو
ژُیوٗ کُم دونی لیہِ اکھ ہار نو
یا اللہ چھُس شرمندہ چون

ترجمہ:- اے خدا میرے گناہوں کا بوجھ اتنا بڑھ چکا ہے کہ اب اُٹھا نہ سکوں۔ کبھی میں نے قبر کی یاد نہ کی، اب ڈر ہے کہ وہاں قبر کی تنگی و تاریکی برداشت کرنا پڑیگی۔ اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے؛

اے خدا میں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ میں نے غفلت میں حق کا خیال نہ رکھا۔ اس طرح اپنی زندگی میں آنے والے دنوں کو دُنیا پروری میں ضائع کرتا رہا۔ لیکن جب ہوش سنبھالا تو محسوس ہوا کہ دُنیا فانی شے ہے۔ اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے۔

چھُس امتّی حضرت سندُوی
کوٚہ ڈیشِتھ لوٚگُم اوٚنوی
زِ ہتھ ہٕتی کرِم کارنو
یا اللہ چھُس شرمندٕہ چون
اَنتھے ذات نیرٕہم زانو
چھُم شب روز بَیہ مَرُننو
نَتہ اوٚبچ راتھ کٕہی برنو
یا اللہ چھُس شرمندٕہ چون

ترجمہ :- اے خُدا اگرچہ میں پیارے رسولؐ کا اُمّتی ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ سب کچھ جان کر بھی میں انجان بن کر راستے سے بھٹک گیا ہوں۔ اور میں نے دُنیا میں پیدا ہو کر کوئی نیک کام نہ کیا۔ اے خُدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے؛

اے خُدا کاش میں سانس رُکنے سے پہلے ہی آپ کی بندگی کرتا رہتا۔ اب کیا پتہ ہے کہ رات کے بعد آنے والے دن کو زندہ رہوں یا نہیں۔ ڈر ہے کہ وہاں قبر میں پھر میری پہلی رات کیسی ہوگی۔ اے خُدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے۔

•

اِحسانٕس زانٕم قدٕر نو
ہیوٚتُم دوٚد ترآیِتھ پوٚنِ مَندٕہ نو
ژیوٚنُم ہوٚہ دوٚتی آکھ ہارنو
یا اللہ چھُس شرمندٕہ چون
پاد ہیر تراوُم پھَہر نو
رٕژِرٕہ وَتہِ لوگُم پان نو
اِبلیس ہیوٚتُم سَر نو
یا اللہ چھُس شرمندٕہ چون

ترجمہ :- اے خُدا میں نے تیرے احسانوں کی قدر نہ جانی بلکہ پیدا ہونے کے بعد دودھ کو پانی کے ساتھ ملا کر اس سے تیری چیز پیدا کرنے کی خواہش کی۔ لیکن جب ہوش آیا۔ تو دیکھتا ہوں کہ میں خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے؛

اے خُدا کبھی نیکی کی طرف میرے قدم نہ بڑھے نہ ہی میں نے دین کی آبیاری کے لئے خود کو کبھی وقف کیا۔ برعکس اسکے میں نے شیطان کی محبت کی؛ اے خُدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے

•

فرِشتہٕ وٕ سنٛم اَر نو
دَپٕسنم بَندٕ چھُکھ کوٚ ہُندو
جواب بس روزم تھٔرِ نو
یا اللہ چھُس شرمندٕ چون

پُلہِ صراطس تارٕ سیٹھِ ترِ نو
نوندٕ ریشؒ گژھِ تارٕ نی
تَتہِ تُر نس چھُم آدر نو
یا اللہ چھُس شرمندٕ چون

ترجمہ:۔ اے خدا جب وہاں فرشتے آکر مجھ کو سوال کرینگے کہ تو کس کا بندہ ہے۔ (القرآن) افسوس کہ میں جواب دینے کے قابل نہ ہوگا، جواب دوں تو کیسے۔ اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے۔ اے خدا جب پُل صراط پر سے لوگوں کو چلنے کا حکم ہوگا۔ (القرآن) تو اے خدا کیا نندہ ریشی پُل صراط کو پار کر سکے گا؟ اِسکو پار لگانے میں تو ہی مدد کرنا کیونکہ وہاں تیرے بغیر اور کوئی سہارا نہیں (القرآن) اے خدا میں شرمندہ ہوں تیرے آگے۔

ہا بندو بوزِتھ کنہٕ وان
آمر شُنی خبر ہوشہٕ وان چھےٚ
کٲلی ہُنڈس زَن نہِ نَے پٔنٛچ وان
یہِ گاسہٕ کٲنی دُنی یہِ ہیچ برمہٕ وان چھے

ترجمہ:۔ اے بندے پانچ وقت کی اذان سُنی۔ وہ جو کھُلا حکم ہے جو ہوش لاتی ہے۔ آخرکار جیسے قصائی کے دکان پر دُنبے مارنے کے لئے لے جاتے ہیں تمہیں لے جایا جائے گا۔ یہ دُنیا کی گھاس تمہیں غفلت میں ڈالی ہوئی ہے۔

کینژن قبر چھے پوش زَن شیرے
کینژن قبر چھے سِیاہ چاہ
کینہہ گئیہ صاحبو چانے ویرے
کینہہ گئیہ زیرے اَکہِ گُمراہ

ترجمہ:۔ کچھ لوگوں کے لئے قبر ایسی ہے جیسے کہ گُلدستہ سر پر ہو۔ کچھ لوگوں کے لئے قبر ایک اندھیری کھائی ہے۔ اے اللہ تیرے کچھ بندے ایسے ہیں جو تمہاری طرف دھیان لگائے ہوئے ہیں اور کچھ ایسے ہوئے کہ ذراسی گُمرہی سے گُمراہ ہو گئے۔

دُنیہِ ہِکس تَنِس مَتِس نارَس
ڈیشِتھ امارس گَرُیم گَتھ
شیطانَن ٹُشی لاٰجِم پیٹرِہ اَنبارَس
داٰوِم تارَس ژوٗرَس وَتھ
ناحقہِ برٛہم بوٗرم سمسارَس
زِہتھ سُمسارس گیٚم لَتھ

(ریشی نامہ اصلی)

ترجمہ:۔ دُنیا کی ہوَس نے مجھے اتنا گھیر لیا کہ میں دنیا کا ہی ہوتا گیا۔ دشمنِ ازلی یعنی شیطان نے میری ضمیری قدروں کو اِس طرح پامال کیا کہ روشنی ہوتے ہوئے بھی میں اندھا ہوا یہاں تک کہ میں راستہ سے بھٹک گیا۔ ہائے افسوس اِس فانی دُنیا کو میں نے اپنا سمجھ کر اپنے جینے کو مروادیا۔

تتہِ کیشاہ کرَکھ روزِ محشرس
ییتہِ خاصَن تہٕ عامن آسہِ تلواس[1]
مول پلہٕ زِ ہنہٕ گوٗبرس تَمہِ گَٹہٕ کارے
صبر روزِ نہٕ صابرَن تَمہِ تہِ کھین ترٛاس[2]

ع۱ دل دہل جانا۔ گھبراہٹ
ع۲ بوکھلا جانا۔ خوفزدہ ہو جانا۔

ترجمہ:۔ وہاں کیا کروگے؟ یعنے محشر کے دن۔ جہاں خواص اور عوام پر گھبراہٹ ہوگی۔ باپ اپنے بیٹے کو نہیں پہچانے گا۔ ایسی مشکل ہوگی۔ صبر کرنے والے بھی اپنا صبر کھو جائیں گے اور وہ بھی بوکھلا جائیں گے۔

زُوہٕ میانی گُلِ انارے
چھِ شوٗبہٕ وٕنی گُلی تہٕ رَنبہٕ وٕنہٕ مَژھے
یمہٕ ییلہِ دَزٕنے دوزخہٕ نارے
اَدٕ کیاہ کرِ تہٕ اَدٕ کوٗت گژھے

ترجمہ:۔ میرے بدن انار کے پھول کی طرح۔ تمہارے صحت مند گال اور صحت مند بازو۔ جب یہ جہنم کی آگ میں جل جائیں گے۔ پھر اسوقت میں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔

پژ تینس بدنس ملُن داغ گوم

زاغ گوم نیرِتھ باغہٕ اَندرہ

ہار نہٕ گرمی پوہ تہٕ ماگھ گوم

ماہ گوم نیرِتھ ہر بندرہ

۱؎ روح

۲؎ جسم

ترجمہ:۔ میرے خوبصورت بدن پر میل لگ گئی اور میری روح بدن سے نکل گئی۔

میرا گرمی کا موسم خزان میں بدل گیا مجھے کچھ بھی حاصل نہ ہوا جب تک میری موت آ گئی۔

•

کیاہ کرٔ کیاہ کرہ ہنہٕ ہنہٕ دٔہ گوم

گوناہ گیُم ژٔری تہ کتہٕ ووٚبرہ

میٹھ تہٕ ٹُدرہ دِل سِیاہ گوم

دٔہ گوم پانس رٔہ کٔس گرٔہ

۱؎ نقصان ۲؎ کنارے پر آجانا

ترجمہ:۔ افسوس کیا کروں آہستہ آہستہ میرا ہر طرف سے نقصان ہوگیا میں گناہوں کے نیچے دب گیا اب اُبھر نہیں سکتا ہوں۔ میٹھا اور مزہ دار کھاتے میرا دِل سیاہ اور سخت ہوگیا، میرا اپنا ہی نقصان ہوگیا میں کس کو ذمہ دار ٹھہرا سکوں۔

رَز تہٕ گرٕ ہیتھ بُٹلہِ ہینَم
اَ پُزٕ کران ژُیوٗنُم مو
پَتو مَنز سَرٕہَبؔ رَز ژھینَم
زٕہیتھ دُنیاہَس کیٚشہٕ زیوٗنُم مو

۱۔ قبر۔ زمین ۲۔ رسّی

ترجمہ:۔ آخرکار موت آئیگی اور مجھے قبر میں دفنایا جائیگا۔ میں نے دُنیا میں جھوٹ اور گُناہکاری کرتے ہوئے اِس کا کوئی خیال نہ کیا۔ سمندر کے بھنور میں اگر میرا پتوار ٹوٹ جائے گا پھر دنیا میں نہ ادھر کا رہونگا نہ ادھر کا، افسوس دنیا میں آکر میں نے کیا حاصِل کیا۔

(القرآن۔ الحدیث)

اَنٛدٕہ کم وُچھَن بَنٛدٕہ کمٕ آسَن
قیامژٕ احوال ہا ے کیٛاہ آسے
تارٕ کمٕ تَرَن نارٕ کمٕ ووٗبرَن
رُحمتہٕ بُری تِمَن ہیمتھاہ آسے
دوزخیَن بتیہٕ خاصَن تہٕ عامَن
قیامژٕ تامَتھ بہٕ آہ آسے

ترجمہ:۔ آخر دنیا میں کِن لوگوں کا انجام اچھا ہوگا اور خدا کے پیارے کون لوگ ہونگے۔ قیامت کے دِن کیا ہوگا کون لوگ کِس حالت میں ہونگے۔ پُل صراط پر کون لوگ کامیابی سے چلنگے اور کون لوگ پھِسل کر جہنم میں گِر جائینگے۔ خدا کے نیک بندے ہمّت اور استقلال سے منزل کو پہنچ جائینگے۔ جہنمی لوگ اور خدا کے نیک بندے قیامت تک اپنے اپنے حال میں رہینگے۔

یاونہٕ بُمہٕ سِنہٕ دِگ ڈِرُم سَتہٕ کِی
گرِتھ شلِہ گوٗم زَڑہ فَلِی
جَوابَس وَسہٕ نَم کوٗتاہ مَند چِھی
گوٗناہ دِفہے وٗندِم دَچھِہ فَلِی

ترجمہ:۔

میری کمال جوانی میں مجھے شیطان نے بہکایا اور میرے حسین وجمیل صبح کو ٹکڑے ٹکڑے بنا دئے۔ جب مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے گا میں کتنا شرمندہ ہو جاوں گا کیونکہ میں نے ہمیشہ گنہگاری سے اپنے آپکو تسلی دی۔

ژِینتہٕ زُوٗر ژِنَنُن کوٗنہٕ چھُی
ہا آدِمیوٗ بِٹِیہٕ مَرُن کوٗنہٕ چھُی
ہا آدمیوٗ مَثر سَرَے لُجیو ناوٗ
ہا آدمیوٗ ہَاثر وایُن کوٗنہٕ چھُی
ہا آدمیوٗ ثَثر لوٗگیوٗ قبرِہ ہُند
ہا آدمیوٗ سَثرتہٕ سامانہٕ کوٗنہٕ چھُی

ترجمہ:۔

جان بوجھ کر اے میرے وجود تم کیوں نہیں دھیان دیتے ہو تم کو پھر اس دنیا سے چلے جانا ہے۔ تمہاری کشتی اس دنیا میں بھنور گرداب میں پھنس گئی ہے تمہیں اسکو نکالنے کیلیے ملاحوں کا سامان ہونا چاہیے اے انسان اب تمہارا بڑھاپا آگیا اب قبر کی فکر میں رہو قبر میں جاکر وہاں کیلیے زاد راہ ہونا چاہیے تاکہ نجات پا سکوگے۔

آنگنہٕ ناد چھُو کران ہوٗنی

بایو میٚہ کُن توٚہی شِنٛز تو

یَم ییِٚ وُڈو ثُمر تِی لوٚنی

ہوٗن چھُوہ دپان وُو وَو وَو

ترجمہ:- ہدایت حاصل ہونے سے پہلے چوری کے پیشے میں مصروف دو نوجوانوں شیشؔ اور گندرؔ کو راہِ حق کا سبق دیکھنے کے لئے حضرت شیخؒ اِن سے فرماتے ہیں:-
دیکھو مکان کے صحن میں موجود کُتا جو کہتا ہے وہ سمجھنے کی کوشش کروگے تو سمجھ آئے گا کہ دراصل یہ کتا ون ون ون نہیں بلکہ واون، واون، واون، کرکے آپ کو آگاہی دیتا ہے کہ جو بوئے گا وہی کل کاٹے گا کچھ بدل نہ ہوگا اِس میں کسی طرح سے۔

•

پاپ[1] تہٕ پُنٛ[2] سیلہٕ ہین تولہٕ نی

بایو تتہِ کُی پاپے کرٕی توَ

لوٚگ وَے ہیوٚر[3] کُن گرٛھو چھہٕ وُی

ہوٗن چھُو دپان وُو بَا وو

(عکسِ نورنامہ)

[1] گناہ۔ [2] ثواب [3] کم وزن

ترجمہ:- پھر جب وہاں گناہ اور ثواب ترازو میں ڈال دینگے۔ پس تم اسی بات کی یہاں پر فکر کرو۔ پر اگر عمل میں کوتاہی پائی گئی تو تم پہلے ہی عذاب کی ہیبت سے پسینہ پسینہ ہو جاو۔ کُتا کہتا ہے جو بوئے گا وہی کاٹے گا کچھ بدل نہ ہوگا اس میں۔ (نورنامہ + ریشی نامہ)

قبر وۄران یور کیٛنہہ میٛیہ آئی
تور کُنُھ کیٛنژھاہ آن یا وو
ہیٛتھ تۄسے میٛہ کرٛنژ ماز چھُنی
ہۄن چھُہ دٔپان وو با وو

ترجمہ :۔ دیکھو قبر آپ سے کہتی ہے کہ بغیر عمل کے یہاں مت آو۔ پہلے آخرت کے لئے کچھ عمل حاصل کرو۔ کیونکہ قبر میں بے عمل کے لئے جو سزا مُقرر ہوتی ہے وہ سُننے ہی سے اِنسان کا کلیجہ مُنہ کو آتا ہے کُتا کہتا ہے کہ جو بوئے گا وہی کاٹے گا کچھ بدل نہ ہوگا۔

(مثل نورنامہ)

نکیر تہٕ مُنکر ییٛلہِ ہیٛن پرٛژھوٚنۍ
خوداییٛس، رسولس[۳] لیٛ[۱] کرٛی تۄ
نیٚزو تہٕ گوٚرزو ریٛزہٕ[۲] کرُونۍ
ہۄن چھُہ دٔپان وو با وو

(مثلِ نورنامہ)

[۱] وسالت [۲] ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ :۔ قبر کے اندر جب نکیر و مُنکر پوچھتاچھ کرینگے تو بندہ خُدا و رسول کی وسالت چاہے گا۔ لیکن جو بے عمل ہوگا اس کو نیزوں اور خنجروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائینگے۔ کُتا کہتا ہے کہ جو بوئے گا وہی کاٹے گا، کچھ بدل نہ ہوگا اِس میں ؛

تَتہِ ییلہِ دفترس ہیٚن واتوٕنۍ
آسہِ ہے اَپزٕ ئون کَس کھٹو
شنتوٗ کُنہِ ہی چھُوہ پنتروُنۍ
ہوٗن چھُوہ ڈیان وو با وو
وا سکہ

ترجمہ :- محشر کے دن جب حساب و کتاب کا دفتر سجایا جائے گا۔ تو جھوٹا بندہ وہاں اپنے جھوٹ کو کس طرح چھپا سکے گا۔ سنو وہاں اپنے آپ ہی کھڑا ہو کر جواب دینا ہوگا۔ کُتا کہتا ہے کہ جو بوئے گا وہی کاٹے گا بدل نہ ہوگا اس میں۔

یہِ وَوکھ سوٚنتہٕ لونکھ ہَردے
وَندس گرٕہ ہَس عیش و تمتعاہ
پہلوانو ہاو پننی مَردی
دَمہِ دَمہِ پَرَ سہ اِسمِ اللہ

ترجمہ :- اگر آدمی بہار کے دنوں زمین میں بیج بوئے گا تو خزاں کے دنوں میں ضرور اسکی فصل کاٹے گا اور پھر سرما کے دوران اسی سرمایہ سے فایدہ اٹھائے گا۔ یعنی دنیا میں نیک عمل کرو اور عقبیٰ میں اس کا پھل کاٹو۔ پس اے نوجوانانِ اسلام تم بہادر ہو تو اپنی مردانگی کا ثبوت اِس طرح دو کہ تیری ہر سانس میں خدا ہی کا نام نکلے۔

(مولانا رومیؒ۔ علامہ اقبالؒ)

آدنۍ یہِ کٔرکھ تہٕ اۆدہ نہٕ ننگی
آدنۍ کٔرکھ تہٕ لٔگی سستی
یِم فَل وٕوٚکھ چھُتی یا ژٔگی
تِم اٰخرٕ تَس لونکھ کستی
کھینہٕ سیلہِ چھُتی دہٕ سیلہِ ڈُنگی
نۆندٔی تہٕ ڈیٹھ لگہٕ نے پانَس ستی

؏۱ داڑھی۔ ؏۲ جسمانی طاقت ؏۳ ختم ہونا ؏۴ ثواب ؏۵ گناہ۔

ترجمہ:۔ دنیائی زندگی میں جوانی کے دنوں جیسا اور جتنا بھی عمل حاصل کرسکوگے نیک ہی حاصل کرو کیونکہ جوانی کا عمل ہی ساتھ ہوگا، عمل چاہئیے کیسا بھی ہو (نیک یا بد عمل) آخرت کے دن اِس کا بدلا ضرور پاؤ گے۔ جب ایک انسان کی جسمانی طاقت اس کے داڑھی کی طرح ختم ہونے کو آئیگی تب اسکے ساتھ گناہ اور ثواب ہی ہونگے، لیکن پھر وہ کچھ نہ کرسکے گا۔

(القرآن / الحدیث / حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

غٔریبی چھے خاص الخاصاہ
خٔریدار چھُ خوداے تہٕ سوداگر
دُنیاہ دارِی بوٚکرُ ساساہ
طوالشٕر اندر ژٕہ کار موبرٕ

ترجمہ:۔ غریبی بھی ایک نعمت ہے۔ نادار کی عبادت کا گاہک خود خدا ہے۔ اِس کے برعکس دُنیا پروری کرنے والے کے چہرے پر ملامت کاری اور مکاری کی چھاپ پڑتی ہے۔ اور اسکے بدولت بھی وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، لیکن جب تم یادِ حق میں سُستی پیدا نہ کروگے تو تمہیں ٹھیک جزا ہی ملے گا۔

(حضرت داتا گنج بخشؒ)

تندرستی چھےَ نعمژ ساساہ
گاسہِ چھُ فرش تہٕ شُکر کرَ
کزٕ[1] تہٕ کارُن سخن اوّلی ساہ
نگہِ ہےَ رانٹھ دوہ خوداے سرَ

[1] عل

ترجمہ:۔ تندرستی ہزار نعمتوں سے اچھی ہے اور اگر تندرستی ہو تو گھاس کے فرش پر بھی لیٹ کر آدمی اسکو پاتا ہے۔ لہٰذا اگر تندرستی میں آسائش کے سامان مہیا نہ ہو۔ تو بھی خدا کا شکر بجالانا چاہیئے۔ یہ شکر اسی صورت میں ادا ہوگا جب آدمی رات دِن خدا طلبی میں صرف کرے۔ اور ریاضت کو ہی اپنا خورد ونوش اور اوڑھنا بچھونا بنائیے۔
(شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ)

ہاپانہٕ یَمہِ دوہ دوزخ[1] تاون
تَتہِ ہا ڈپہٕ ہم زاس کتھ کیٛتھ
گوٗناہ پننہِ تَتہِ پانے مارَن
تَتہِ ہا ڈَپہٕ ہَم زاٗس[2] کَتھ کتھی

(القرآن) (الحدیث)

[1] جہنم
[2] پیدائش

ارے میری جان و جسم جب دوزخ گرم کیا جائیگا تو کہوگے میں کیوں پیدا ہی ہوا۔ ہمیں اپنے گناہ خود ہی مار ڈالینگے اور تم کو اپنے پیدا ہونے پر افسوس ہوگا۔

تَمہِ نارٕ سوٗر گژھہِ کوٚہَن تہٕ بالَن

بَد کارَن دارٕ رُٹِتھ پکہٕ ناوَن توتِیُ

نافرمانَن افسوٗس کھیٚاوَن

تَتہِ ہا دَ پیہٕ ہَم زاس کِتھ کِتھُ

ترجمہ:۔ اِس آگ میں پہاڑ اور بیابان چورہ چورہ
ہو جائیں گے اور گناہ کاروں کو داڑھی سے
پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ خدا کی نافرمانی کرنیوالے
افسوس کھاتے رہیں گے اور تمہیں اپنے
پیدا ہونے پر افسوس ہوگا۔
(القرآن)

دوہ اَکِہ لمہٕ لمُ لَگہِ یتھ جانَس

أنٛدی أنٛدی یارِ بأے روزَنم ٕستی

سٔمِتھ بأی بأی والنَم سرٛا تَس

لُمی لُمی بارَو دِ نَم ٕکتی

کپراہ وَلنَم أدرِس پانَس

ثُدی ۱ تہٕ ڈینٛٹھ ۲ لگنَم پانَس ٕستی

۱ ثواب ۲ گناہ

ترجمہ:۔ ایک دن ایسا آئے گا جب سکرات قائم ہو جائے گی
(مرنا ہوگا) اردگرد کتنے بھائی کتنے دوست ہونگے۔ مل کے
پھر تجھے غسل دینے کے لئے لائینگے پھر سب روتے روتے
بین کرینگے۔ گیلے بدن پر کفن پہنائیں گے۔ پھر اپنے ساتھ
ثواب اور گناہ ساتھ لگینگے۔

نژاآوِتھ ییِنَم اَنٛد مآ دانَس

سِمتھ مۄنٛژ پیٛٹھ ژٔلِہ نَم کیٚتیِ¹

ڈیشِتھ کُل کوٚہ وہ مۄٹھی نا دانَس

ییٚھ شابہ وِرہ گئے یہ ژٔہتھ کیٚتیِ²

(ریشی نامہ)

ع¹ دبائیں گے ع² مبہوت ہونا

ترجمہ:۔ مجھے تنہا تنہا میدان میں چھوڑ آئیں گے
پھر اوپر منوں مٹی میں دبا کے چلے جائیں گے۔
یہ سب دیکھنے کے بعد بھی تمہیں آخرت کی فکر
کیوں نہیں۔ یہاں کچھ بہہ جاتے ہیں اور کچھ
اچھے رہتے ہیں۔

کنٛد پو چھکھ ہَرِنہٕ ژھالہِ نوان

چھےٚ نو ژٔہتَس سو مَرِنٕچ گٔرۍ

چھُیہ مۄنٛژِ تَل وَسُن کیاہ چھکھ چھوان¹

کتھ کرِژ لٔژتھ وو ہنٕز لٔرۍ

ع¹: غرور (تکبر کرنا)

ترجمہ:۔ کیوں تم ہرن کی طرح کلکاریاں بھرتا ہے۔
کیا تجھے مرنے کی گھڑی یاد نہیں۔
تمہیں مٹی کے نیچے رہنا ہے اور تم بے فکر بنتے ہو۔
کیوں تم نے اونچی اونچی عمارتیں بنائی۔

پَتہٕ بڑوشہٕ ہینہٕ حِساب ہوان
تَتہٕ جَواب کَرکھ کمہٕ بُتھِ[1]
دُنیہِ ہِچ دولتھ خوش چھےٚ یِوان
یہٕ پھیرِہ وُنی وۄپَنٕتھ[2] نہکَس فرِی

[1] مُنہ
[2] ناپایدار دولت۔

ترجمہ: اگلے پیچھے کا حِساب لیا جائے گا۔
کِس مُنہ سے وہاں جواب دوگے۔
دُنیا کی عارضی دولت خوب بھاتی ہے۔
جو عارضی کمائی صرف گننے کی ہے
رہنے کی نہیں۔

آتھہٕ زٕہ وٕٹتھ کھور زٕہ وَہرٲوِتھ
نِنہٕ دُنیہِ ہِچ لوٚلہٕ تڑٲوِتھ کَتھ
گرِےٚ نِنہٕ شُمتھ مُرہٕ نٲوِتھ
ہِنہٕ اَند مزار سٲوِتھ کَتھ
نُندبَن[1] عورہٕ تھوَن مولہٕ نٲوِتھ
ڈینٹھین[2] دوزخ تٲوِتھ کَتھ

[1] نیکوکار
[2] گُناہ گار

ترجمہ: ہاتھ بند کرا کے اور پیروں کو پھیلا کے لیجائیگی موت۔ دنیا چھینی جائے گی محض بات رہے گی۔ گھر سے غسل دینگے مِل کے سب اور قبر میں سُلا کے آئینگے بات رہ جائے گی۔ نیک لوگوں کو سارا غم حوریں دور کرینگی۔ بُرے لوگوں کا واسطہ آگ سے ہوگا۔ (ایک بات)

تَلہٕ چھُیہ زِیوٗس تہٕ پیٹھہٕ چھُکھ نژان
وَنتہٕ مالہٕ وڈٕندہٕ کیٚتھہٕ پژان چھُیہ
عذاب قَبرس کونہٕ چھُکھ کھوژان
وَنتہٕ مالہٕ اَنہٕ کیٚتھہٕ روٗژانٔ چھُیہ

۱ دِل ۲ رِزق ۳ گلے سے اُترنا

ترجمہ: نیچے گہری کھائی ہے اور اوپر تم ناچتے پھرتے ہو۔
یہ حقیقت جان کر بھی تم غافل ہو۔ تم کیسے بے فکرے ہو۔
قبر کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے ہو۔
پیارے تمہارے حلق سے کھانا کیسے اُترتا ہے۔

غافلو تیٚلہٕ گژھکھ حارانس
ییٚلہٕ پانَس تھٔکی دۄہ
کیا کرِ زُبلہٕ یِتھس شیطانس
یم ہیٚتھ سارہٕ جہانکی غم
گُژُھ نینہٕ ییٚلہٕ اَند مادٕ اتُس
اَرہٕ نس پانس پانٕے پرٕہ

۱ جسم، طاقت، جوانی ۲ داؤ پیچ ۳ ذمہ داری

ترجمہ: اے غافل تم اسوقت پریشان ہوجاؤ گے۔ جب
تمہارے اوپر بڑھاپا آجائے اور جوانی نکل جائے گی۔ (القرآن)
اِس نفس کو کیا کہئے جسے پوری دنیا کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔
جب اکیلا نہیں مزار پرے جائیں گے۔ اور خوبصورت بدن مٹی
میں مِل کے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے۔ (القرآن)۔

آدنہٕ کھوٗژکھ وُضوٗس نہٕ سرٛانَس
یام نادانَس دآر گیٔی چھٕژرِ
سوٚمبرِتھ دِتُھتھ دُسلس تہٕ چھانسن
چھُک لَدان آسمانَس مَنزرِ
ڈاے گز زٔمین یوٗن چھُی پانَس
لُزتھ ہےَ لُر تہٕ لُزتھ کَس رِکٕژرِ

ع۱ غسل ع۲ سفید ع۳ مکان

ترجمہ :۔ شروع سے ہی تم نے نہ نماز کی قدر جانی اور نہ غسل یعنے پاکی اور اب وقت آگیا تمہاری داڑھی سفید ہوگئی یعنے بڑھاپا اور جو کچھ کمایا وہ مکانات بنا کر بنانے والے کے حوالے کیا۔ اور بلا وجہ آسمان تک اونچی عمارات بناتا گیا (القرآن) جب کہ تمہاری قبر جہاں تمہیں جانا ہے صرف ڈھائی گز کی ہوگی اونچی عمارتیں بنائی تو بنائی کس لئے ؟ (الحدیث)

آدم یہِ بنٛدٕ مرِہ ہا نادانو
زنٛکتہٕ برِہ نےَ ٹوٗٹھ
مرِتھ نہِ نےَ ودانو
کینٛژن پتہٕ تہٕ کینٛژن بروٗنٹھ

ترجمہ :۔ اے نادان تم آدم کے اولاد سے ہو تم نے دنیا کو ناپائیدار جان کر دُنیا کو پیارا جانا۔ مرنے کے بعد تجھے رونے والے اُونچی آوازیں روئینگے تم کچھ سے پہلے مرجاؤگے اور کچھ کے بعد مرجاؤگے ۔

آدم وۄپدوُون مٮ۪ژِ ی

مٮ۪ژِ ہندی کرگٕنٛڈِتھ کٔنٛتھ

سارٮ۪ے نعمژٕ وۄپداوِن مٮ۪ژِ ی

رَنان مٮ۪ژِ وٲنِن بانَن کٔنٛتھ

زُو ژٕلِ نیرِتھ مۄر مۄژِ مٮ۪ژِ ی

مٮ۪ژِ ہے مٮ۪ژِ گژِھ میلِتھ کٔنٛتھ

ع۱ مٹی ع۲ پیدا کرنا ع۳ جسم

ترجمہ:- آدم یعنے انسان کو مٹی سے بنایا اور بنا کئے اِنسان نے ہاتھ جوڑ کر اقرار کیا اور سب نعمتیں اللہ نے مٹی سے پیدا کیں۔ اور نعمتوں کو مٹی کے برتنوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ اور جب جان نکل جائیگی اور مٹی کا بدن مٹی میں مل جائے گا۔ اور مٹی میں مٹی مل جائے گی اور مٹی مٹی کے ساتھ مِل جائیگی۔

آدنہٕ بندگی کرٕم نہٕ میٚہ تَس

دۄہ نٕ پیٚوم ژٕہتَس گژھکِہ وِزِہنون

لوکہٕ چار رووُم مَنٛز غفلتَس

تمتعہٕ تُلِہ سُی یمُہ سُلِہ ژیوٚن

ترجمہ:- وہ دن (جوانی کے) گُذر گئے غفلت میں مجھے، کہ جب وقت تھا خدا کی عبادت کرنے کا، اب مجھے مرتے وقت خُدا یاد آگیا۔ وہی اچھا ہے جس نے پہلے ہی اِس حق کو ادا کیا۔

•

بُڈِتھ شوٗب کیٛاہ عِبادتَس
ووٗنۍ پیٛوم ژٕہٕتَس گرٛیکہٕ وِزِہ نوٗ ن
بَیہ چھُم لَگہٕ ییٛلہِ قیامتَس
عَملہٕ وُچھِ وُچھِ گژھہٕ ممنوٗن

ترجمہ:۔ زندگی (جوانی کے دن) بغیر عمل کے
گذار کر بڑھاپے میں عبادت کرنے کا فائدہ ہی
کیا۔ مجھے تو مرتے مرتے خُدا یاد آگیا۔
ڈر ہے مجھے کہ جب روزِ محشر میں کھڑا ہو جاؤں تو
وہاں نیکو کاروں کی عبادت (عمل) دیکھ کر کہیں
شرمندہ نہ ہو جاؤں۔

•

نیکو کارَن رِن جنہٕ تَس
ووٗنۍ پیٛوم ژٕہٕتَس گرٛیکہٕ وِزِ نوٗن
کِرامَن کاتہٕ بین تھاو مالہِ ژٕہٕتَس
یَوْمِ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْن

ترجمہ:۔ جو نیک بخت لوگ ہونگے اُنکو
اُسی وقت جنّت میں لیا جائیگا۔ لیکن مجھے
تو مرتے وقت خُدا یاد آگیا۔ میرے دونوں
کندھوں پر مستعین (کرام الکاتبین) ہر وقت
میری ہر حرکات و سکنات دیکھ کر درج
کر رہے تھے (نامۂ اعمال پر)۔

گوناہ میانی لیکھنہٕ آئے خطسؔ[1]
وونی پیوٚم ژھٕتس گژھیکہٕ وِزِ نوٗن
عارِفو لتھ دِژ اَوَے راحتَس
شَب روز ہوٗرکھ اَشہِ کَرِنہٕ خوٗن
موٗدُر میوٕہ چھُی ندا مَتس
وونی پیوٚم ژھٕتس گژھیکہٕ وِزِ نوٗن

[1] اعمال

ترجمہ:۔ گناہ جو مجھ سے سرزد ہو گئے اُنہوں نے میرے نامۂ اعمال پر لکھ دئے۔ مجھے اب مرتے مرتے خدا یاد آگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لوگوں نے پہلے ہی دُنیا پروری اور اُسکے آرام کو لات مار کر ربِ کاینات کی خوشنودی کیلئے دن اور رات اپنی آنکھوں سے خون کے آنسوں رویا۔ بیشک اُنکی اِس ندامت کا پھل میٹھا ہوگا۔ وہی جنتی لوگ ہونگے پر مجھے اب مرتے مرتے خدا یاد آگیا۔

واوو گژھاوِ میشانہٕ رِتہٕ حضرتسؐ
عرضی میشانہٕ ہُشد مضموٗن
پاٗری پاٗری لگہٕ ہَس موہرہِ نبوتَس
وونی پیوٚم ژھٕتس گژھیکہٕ وِزِ نوٗن

ترجمہ:۔ اے بادِ صبا۔ لئے جانا میری فریاد۔ پیارے رسول علیہ الصلوات وسلام کی خدمتِ اقدس میں میری عرضی کا متن پیش کرنا۔ میں قربان ہو جاؤں آنحضرتؐ کے مہرِ نبوت پر۔
مجھے اب مرتے وقت خدا یاد آگیا۔

•

بَندِہ مو ماز دِہنن تہٕ دیارَن
خوے کرَ ژوٗن یارَن ستی
تَتہِ ہو ہمازِہ باپَتھ مارَن
یَتہِ دِھیشانہٕ بُتھ لگِہ ہیٚتی

ترجمہ:۔ اے بندے دنیا میں آکر یہ لطیف ’وازہ وان‘ کھا کھا کر اور مال و دولت جمع کرنے سے آپ کا کوئی کام نکل نہ سکتا ہے۔ دراصل آپ کو چاہیئے تھا کہ خدا کی عبادت کر کے حضرت محمدؐ کے چار یار باصفا کے تعلیم کی پیروی کرتے۔ ورنہ آپ کو عبادتِ خدا نہ کرنے کے جُرم میں سزا دی جائیگی۔ جو یہاں رہے گا وہ وہاں کی فکر میں نیک عمل ہی کرے گا۔ جو اس کو آخری گھڑی میں ساتھ آئے گی۔

(الحدیث القرآن۔)

کُٹہٕ رایَن مَر آسی پیٹھ سنگارَن
تِتھی ہیوٚی سُنگین رُوٚدی نہٕ ہیٚتی
سِکندرَن راج کوٚر دوٚن بوٚہ سرَن
تس تہٕ رٲنم وُژھ نہٕ ستی
ژھانڈا دِتو بانٛزِ ہیٚن مزارَن
یتھو ژَمن سارٕی تتی

١؎ براعظم ٢؎ دولت، بادشاہی ٣؎ پرانے قبرستان

ترجمہ:۔ وہ بادشاہ جن کے اونچے محلات تھے اور شان و شوکت والے تھے، اتنے طاقت ور بھی یہاں نہیں رہے (القرآن)۔ سکندر نے دونوں براعظموں پر جھنڈے گاڑ دئے۔ وہ دولت و ثروت اُسکے ساتھ نہ گئی بلکہ وہ خالی ہاتھ گیا۔ پرانے مرغزاروں کو دیکھو اور غور کرو اُن پر جو وہاں دفن ہیں آخر سب کو وہیں جانا ہے

داندَس وَندِہ پھَل گاسہٕ پال نَس
سونٛتہٕ رُٹِتھ گنڈ نَس مٹوٗ[1]
ہیٚرہٕ تھَرِہ بیٚھ گاسہٕ لوٗ زال نَس
ہوٚ کرِتھ ٹُکہٕ نَس مُرِہ نَس لٹوٗ[2]

۱ ہل ۲ دُم

ترجمہ:۔ بیل کی سردیوں میں دانا اور گھاس سے پرورش ہوتی ہے اور پھر بہار میں اسکو کندھے پر ہل پھسایا جاتا ہے۔ اگر وہ نہیں جُتے گا تو اس کے کاندھے پر ڈرانے کے لئے تھوڑی گھاس جلائی جاتی ہے۔ یا پھر اُس کی دم مروڑ کر یا ٹھوکے دیکر اُسے کام پر لگایا جاتا ہے۔

پکہِ نے اَدِہ ژکھِ وانہِ لاگنس
لال زِہ آورِتھ کرَنَس گٹو
تکہٕ شرٛاکہِ پتو پوست والنَس
بڑہم کنٛدِہ برَکھ سمارچھٕنو

ترجمہ: جب بیل ہل جوتنے میں کوتاہی برتتا ہے تو اس کو کولہو میں لگایا جاتا ہے۔ اِس طرح پہلے اُس کی آنکھیں بند کیجاتی ہیں، جب اِس کام کے لایق بھی نہیں رہتا تو اُسے ذبح کر دیا جاتا ہے، اُس کی کھال اُس کے جسم سے الگ کردی جاتی ہے۔ دھوکہ نہیں کھانا یہ دُنیا ناپائیدار ہے۔ (حکیم لقمان)

آدنہٕ کھۄژوس گرٕس تہٕ ویرٕس
مُرِتھ پیپرِس زیٖنیم بنگےٚ
ییتہِ کیشاہ کرٚوو لۄبہٕ وۄنس فیرِس
ییتہِ بُڈِتھ چھنہٕ روزان زَنگےٚ
زۄہ تیٖتھ رچھاٚکھ نیٚوٗر ییٚتھ برس
ہتو بُز نَم نارِہ کشگےٚ

ترجمہ :۔ میں اول سے ہی سامانِ حرب وضرب اور میدانِ کارزار میں آنے سے ڈرتا تھا، مگر میری قبر پر گھاس کے جھنڈ نمودار ہونگے۔ یہ نرم ونازک اور حسین وجمیل جسم پاکر کیا حاصل کیا۔ تمہاری عمر گزر جائیگی اور تمہارا چلنا پھرنا بند ہوجائیگا۔ اے میرے جسم میں نے اسی دنیا میں اس طرح تیری پرورش کی جیسے بھیڑ کو چراگاہ میں کیجاتی ہے۔ انجام کار مجھے جہنم میں جلایا جائیگا۔
(القرآن)

تتہِ کیشاہ کرٕہ وو ژھوٚٹہ تہٕ گٹےٚ
ییتہِ لولہٕ و آلنج فتہِ ہو
خبرِہ روٗس پانو قبر رٹی نالہٕ متہِ
مارَن تتہِ کوٗنہہ رٹہِ مو

ترجمہ :۔ وہاں قبر میں کیا کریں گے جہاں تنگی اور اندھیرا ہوگا۔ اُس اندھیرے سے دِل پھٹ جاتے ہیں۔ یعنے بے عمل بدن قبر تم سے گلے ملنے والی ہے۔ وہاں عذاب کرنیوالے جو عذاب کرینگے، بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

ہارَس نِندرِ ہیٚتھٕ یامت پوٚہ گوٚم
کارَس دوٚہ آم نہٕ گرٛزنس اَکھ
تیٚلہٕ ہیوٚم ژٕہتَس بیٚلہٕ وۄتھن کوٚہ گوٚم
پیٚتےٚ آم یمٕ[۱] یورِ دوٚ پیٚنم یکھ[۲]

ع[۱] حضرت عزرائیلؑ ع[۲] چلو

ترجمہ:۔ جوانی غفلت میں گزر گئی اور بڈھاپا آگیا۔
اور جو کام کیا اُس میں کوئی اچھا عمل حاصل نہیں ہوا۔
جب بڈھاپے کی کمزوری سے اُٹھنا بھی مشکل
ہوگیا اُسوقت آخرت کی فکر ہوئی۔ اور موت نزدیک
آگئی اور بُلاوا آگیا۔

مو کانٛچھ شُری مُری تہٕ گبَر
مو بَر گمانہٕ بہٕ چھُس دُنیاہ دار
گاٹٕلی ہوش تھکی ترٛیہٕ رَنہٕ ہیٚنے زٕہ بُر[۱]
اَدٕہ شُری مُری تہٕ گبَر گنڈنے[۲] لار

ع[۱] دو آنکھیں۔ ع[۲] بے عزتی یا بے قدری۔

ترجمہ:۔ مت خواہش بڑھا بال بچوں کی۔ اور
گمان مت کر میں دُنیا والا ہوں۔
کمزوری سوار ہو جائے گی اور پھر آنکھیں کمزور
پڑ جائینگی اور پھر یہی بال بچے تمہیں ہر وقت فضول
سمجھینگے۔

وَتھ راَو اُنس ژینتہٕ میثانہِ پانو
وَتھ راَو اُنس ژینتہٕ میثانہِ پانو
زاڈےٖ[۱] سُم سٔنیانے[۲] طورِگس[۳] میانِس
اَند وونی ہیرِتھ چھُس ودانو
کیاہ کرٕہ نفَس ژُمہٕ رِہ وِس ٹینِس
وَتھ راَو اُنس ژینتہٕ میثانہِ پانو

۱۔ نم بل ۲۔ پُدُر ۳۔ گُرِس

ترجمہ:۔ اندھے کو راستہ کھوگیا ہے میرے من سمجھ۔
میرے گھوڑے کی ٹانگیں دلدل میں پھنس گئیں۔
تنہائی میں جاکر روتا ہوں۔
میں اپنے نفس کو کیا کروں جو کچے دھاگے کی طرح
ہے۔ اندھے کو راستہ کھوگیا میرے من سمجھ جاؤ۔

کیاہ کرٕہ کرمَس ڈیکہٕ لٲنِس
ہَشگہٕ ہاگرِ[۱] آیم ٹوٗژِ[۲] رانو
پژراکر پیوم پیٹھ یُکلَس پژرٲنِس
وَتھ راَو اُنس ژیٔنتہٕ میثانہِ پانو

۱۔ بال ۲۔ سفید ہونا

ترجمہ:۔ میں اپنے کرنے کو کیا کروں اور قسمت کو۔
میرے بال سفید ہونے کو آئے یعنے عمر ختم
ہونے کو آئی۔
یعنے ختم ہوئے جسم پر بوجھ آپڑا۔
اندھا راستہ کھوگیا من سمجھ جاؤ۔

کأس کنٛدِ زأس یتھ کالہٕ جگسٕؑ
حال ڈیشِتھ گوس حأرانو
لعلس ٹوٚکھ لگُم میٚہ یاونہٕ نَس
وتھ رأو اَنِس ژھینٛتہٕ میانہ پانو

ۓ آخرِ زمانس

ترجمہ :-

میری پیدائش ہی کس زمانہ میں ہوئی یہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کے حالات دیکھکر میں حیران ہوگیا ہوں۔میری جوانی غلط کام کرتے کرتے گزر گئی اندھے کی طرح میرا راستہ کھوگیا اے میرے وجود ذرا اس پر دھیان دو۔

دارَس دۆدُر ژام ژنٛدہٕ نہٕ نس
سوارَس دُلدُل آم تھکانو
نارَس کیاہ کرٕ تتہِ دۆزخہٕ نس
وتھ رأو اَنِس ژھٕن تہٕ میانہِ پانو

ترجمہ :-

میری چندن جیسی جوانی اب بوسیدہ ہوگئی ہے اور میری عمر کا گھوڑا اب تھک گیا ہے موت کے بعد جہنم کے آگ سے کس طرح نجات پاسکوں گا اندھے کی طرح میرا راستہ کھوگیا اے میرے وجود ذرا اس پر دھیان دو۔

مُہتھ مأرِتھ ڈِژوم ہۆنِس[1]

فِکرِہ کرٕی کرٕی چھُس ووٚنی وِدانو

ووٚنی چھُم پیتہٕ رُن گُنٛزسے ژٕنِس

وَتھ رٲو اُنِس ژینتہٕ میثانہٕ پانو

ع[1] نفس

ترجمہ:- اِدھر اُدھر کر کے میں نے اپنی خواہشات

پوُرا کیں اب میں اپنے کئے پر پچھتا رہا ہوں اور

رو رہا ہوں۔ اب مجھے اکیلا ہو کر اپنے کئے کا بدلہ چکانا

ہے۔ اندھے کو راستہ کھو گیا ہے۔ میرے وجود

ذرا اس پر بھی دھیان دے۔

(سفیان ثوریؒ)

ہَشگہٕ وَسہِ زَژٕر رَنگہٕ شوٗبہٕ وٕنِس

کَس کیتھاہ لیٛکھِتھ گو پانہٕ مہربانو

کرٕ گَنٛڈِتھ نُندہٕ رِیٖشی عرضی وٕنِس[1]

وَتھ رٲو اُنِس ژین تہٕ میثانہٕ پانو

ع[1] ہاتھ جوڑ کر۔

ترجمہ:- میرا خوبصورت اور جوان چہرہ بُڑھاپے

میں بدل جائیگا۔ کِس کی تقدیر میں کیا لکھا ہوگا۔ حضرت

شیخؒ نے بڑی انکساری کے ساتھ خدا کی حضور ہاتھ

جوڑ کر عرض کی۔ اندھے کا راستہ کھو گیا ہے، اے میرے

وجود ذرا اِس پر دھیان دو۔

بیہِ چھُم تمہِ سُمہِ اَنْدکِتھ وَاتےَ
یِتہِ تلہٕ چھَ پکان نارِو کوٗل
ہنگہِ وَسہِ زَرُر گنگ زَن سوٗتےَ
سَتِتھ پٔتیمَ اَکی زوٗل

ترجمہ:- مجھے ڈر ہے میں پل صراط پر کس طرح چل سکوں گا۔ جس کے نیچے سے جہنم کا دریا بہہ رہا ہے میں بوڑھا ہو جاوں گا اور دھکتے شعلہ کی طرح سوختہ ہو کر رہ جاوں گا آخر کار میں موت کی نیند سو جاوں گا۔

کیاہ کرٕ زِہ مَرنَس مَرنہٕ نِمَن وِکانَن[1]
گوٚ کمَن جانَن چھانکھُر[2] گرِتھ
پۆنی[3] زَن ژِمتھ گوٚ نوٚن بانَن
گےٚیہ وانٕ وانَن فالَو دِتھ

[1] بہانے [2] تباہی [3] پانی

ترجمہ:- کیا کریں مرنے کو اور مرنے کے بہانوں کو کیسے کیسے جوان تھے مٹی میں پہنچ گئے۔ جیسے نیا مٹی کا برتن پانی چوس لیتا ہے۔ ایسے یا جیسے شام کو دوکاندار دکان بند کر کے جاتے اور بازار خالی رہ جاتا ہے۔

مَرگٕ چھُی سٕہہ تےٚ کتُو ژٕلِ زیہے
کھیٚیلِہ مَنٛز کَڈی ژٕ آرِتھ کَٹھ
مَرگٕچ شربت چیٚنہٕ روٗس نٕہ ٹلِزیہے
سُلِہ کو نٕہ گیوٗس ژٕرِینٛتھ کَتھ

ع۱ موت ع۲ شیر ع۳ چھانٹ کے ع۴ سمجھ کے

ترجمہ:۔ موت کا شیر ایسا ہے، جس سے بھاگنا محال ہے۔ جیسے وہ ریوڑ میں سے تاک کے ایک بھیڑ کو لے جائے ایسے ہی تجھے موت لیجائیگی۔ موت کے بغیر چارہ نہیں اور موت ہی علاج ہے۔ ہاں پہلے ہی بات سمجھ جاتے تو اچھا تھا۔

یَس یَمہٕ بور اورے وَسنے
نَس ہے عالَم تہٕ وَدِ لَسہٕ مو
یُس ڈایَن گزَن بُتھلِ تَل وَسنے
سُہ ہے نبُی تہٕ آسہِ کھَسہِ مو

ع۱ موت ع۲ زمین

ترجمہ:۔ جس کو موت کا فرشتہ اُوپر سے آئے بُلانے کو اگر اُس کے لئے ساری دُنیا روئے گی چھوٹے گا نہیں۔ جو ڈھائی گز زمین کے اندر دفن ہوگیا اگر نبی بھی ہوگا واپس آئے گا نہیں۔

حضرت محمدؐ حَقہٕ سُند پیٛوٗ رَو[1]

دَمہٕ دَمہٕ جبرٔیلؑ یار تَس

تِموَ سیٛلہِ سَخرَ کرٔیتہِ تورو

وَنتہٕ بایہِ دُنیا ساٗرہِ کس[2]

ع[1] پیارا ع[2] ہمیشہ

ترجمہ:۔ حضرت محمدؐ اللہ کا پیارا۔

اُس کے لئے ہر پل وحی لاتا تھا جبریلِ امینؑ

جب وہ یہاں سے آخرت کی طرف چلے

کہو بھائی انکے ساتھ دنیا گئی! نہیں۔

نَفس پرستی

کا

اَنجاٗم

نفٕس ژٕٹتھ دارِ تہٕ بَر دِیوٗ
سَردی ژٕلِی وُزِی فٲنہٕ[1]
سۆنتھ اُڈیو لاگِنےٚ تھَر دِیوٗ
لۆٚلچ وَ تھُرس ژٕنتہٕ پاہ[2]

ع۱ گرمی ع۲ کھاد۔

ترجمہ:۔ جس نے اپنی آنکھیں اور قدم روک کر نفس کا کنٹرول کیا پھر ذکرِ حق ادا کرنے لگا اُس کو کسی قسم کی ٹھنڈک محسوس نہیں ہوگی بلکہ اس کے اندر ہی ایمان سے حرارت پیدا ہوگی۔ جب وقت آئے گا عبادت گذاری کا (کھیتی باڑی کا) تب محبت اور خوشی سے پورا کرو فرض اور سُنت۔ (یعنی کہ بیج بو کر زمین میں کھاد ڈالو)۔

نَفَس دِژِکھ اورَے مینٛتھ[1]
گَژھکے ژِنٛتھ[2] کرکھنہٕ فوٗت
دَم دِیوٗ حقَس لعل اَدٕہ زِنٛتھ[3]
نَتہٕ چھُی کُلّ نَفَسٍ ذَائِقَةُ المَوت

ع۱ ناپ تول کے ع۲ سمجھ گئے ع۳ جیتنا

ترجمہ:۔ سانس جتنے بھی جینا ہے وہاں ہی سے لکھ کے لایا ہے۔ اگر سمجھ جاؤ گے تو ایک بھی سانس یادِ خدا کے بغیر نہیں رکھو گے۔ اگر ہر سانس میں اللہ کو یاد کیا آخرت میں معلوم ہو جائے گا جواہرات سے بھی قیمتی مال کمایا۔ یہاں ہر ذرے کو فنا ہونا ہے یعنی مِٹ جانا ہے۔

نفس چھُے ونُک اُگہٕ زوٚہلی
سرِیس نہٕ پُٹ کوٹ منزوٚہلی
یمہٕ کڈتھ اوٗن گجہِ زوٚہلی
تمی شرعِ محمدؐ پووٚہلی

ترجمہ۔ نفس جنگل کی ایسی سخت ٹیڑھی میڑھی اور ناکارہ لکڑی کے مانند ہے جس سے کوئی بھی سامان اور مکان بن نہیں سکتا۔ جس نے اسے ریاضت کی آگ میں جلایا اسی نے حقیقتِ شریعت کی پیروی اور نگہبانی کی اور حق پایا۔

نفسہٕ میانے ژیرہٕ اَگو
دِژرآے دگہٕ پھوٚلہم نہٕ زاہ
مَشدٕ نین مُہِتھ ژوٚلہم ٹھگو
ہا پتہٕ سگو ژوٚلہم نہٕ زاہ

ترجمہ:۔ اے میرے نفس تو میرے لئے خوبانی کے درخت کا جڑ ہے۔ میں تمہیں لاکھ کوشش کے باوجود بھی مطمئن نہ کر سکا۔ تو مجھے دِن دھاڑے لوٹتا ہے۔ یعنی میری عبادت کو ختم کر دیتا ہے۔ اور کتے کی طرح میرے پیچھے لگا ہوا ہے اور چھوڑتا نہیں ہے۔

نفٕسی کڈُس اَتِی اَتِی
نفٕسی کوٗرُس پَتشے مان
نفَس چھی مَد ہوٗس ہانکل ژٕٹی
نفَس ئِمی روٗٹ سُہ وُوت لامکان

ترجمہ:- نفس ہی انسان کو جگہ جگہ ڈھاکہ ڈالنے اور پیچھے ہٹنے کو کہتا ہے اور نفس ہی وہ شے ہے جو آدمی کو بار بار پریشان کرتا ہے نفس کو ہی جب ہم قابو میں نہ کر سکے تو یاد رکھو کہ یہ ایک روز ایک مست ہاتھی بنے گا جو اپنی مرضی سے کبھی بھی زنجیریں توڑ کر آگے نکل سکتا ہے نفس کو قابو میں رکھنے والا ہی مقامِ الٰہی کو حاصل کر سکے گا۔

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

نفَسی موٗرُس واۂے
اَنٛزِتھ روٗدُم گٹے
اَنٛزِتھ ہے لگہٕ ہیم ہاۂے
کرٕتَل ژٕھنہٕ ہَسَس سٹے

ترجمہ:- نفس نے ہی میرے اندر جاکر مجھ سے فرمایش کی۔ وہی اندھیرے میں بیٹھ کر رہ گیا۔ کاش یہ نفس میرے ہاتھ لگ جاتا تو میں چھری سے اس کا گلا کاٹ دیتا۔

نفس چھُے مدٕ ہسو
گُرِی نٔم ہٕکتیاہ وَل
ساسہ مَنٛز اَکھاہ لۄسو
نتہٕ رٔٹن ساَرِی تَل

(ریشی نامہ)

ترجمہ:- میرا نفس ایک ہاتھی ہے جو مجھے نئے نئے حربے دکھا کر طرح طرح ستاتا ہے۔ یاد رکھو نفس نے ہزار میں سے ایک کو چھوڑا ہے جبکہ حقیقت میں باقی سب اس ہاتھی کے پنجوں کے نیچے پھنس گئے ہیں۔

نفس پَتہٕ لَگُن چھُی اَچھی مَنٛز سرٕنۍ
گاشیچ وومید برزٕنہٕ زاہ
نفس پَتہٕ لگُن چھی آر مَنٛزیِ سرٕنۍ
ہٕلس تہٕ مہنٛدٕس کرے واہ

۱ گاسہٕ تُل

ترجمہ:- ایک انسان کو نفس اگر پیچھے پڑ جائے تو یقین جانو کہ جیسے ایک انسان کو آنکھ میں گھاس کا تنکہ لگ گیا جس سے آدمی کو سخت درد ہوتا ہے اسی عذاب کو انسان اپنی بینائی کے لیے خطرہ سمجھتا ہے اور خیال کرنے لگتا ہے کہ اسے اندھا ہونے کا ڈر بھی ہے نفس جسکے پیچھے پڑا اسکو لگتا ہے کہ وہ دریا کے پانی میں ملکر بہہ رہا ہے جسطرح دریا کا پانی چٹانوں اور پہاڑوں کے اوپر چھلانگ لگاتے لگاتے بے قابو ہو کر آگے چلتا ہے (مرناڈشا)

نفسِی مَن مژٕہ راوی
میوٗٹھ تہٕ زِیوٗٹھ یِیٚژھے
توَے اَلکھ پَلکھ راوی
وٚنٛدٕہ کِتھ مالہِ پَیٚژِی

۱؎ دین وایمان ۲؎ دل

ترجمہ:۔ نفس ہی وجود کو پاگل بنادیگا۔ ہر روز طرح طرح میٹھی
میٹھی فرمائش کرنے لگے گا۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو سمجھو جہاد کیا، ہم نے
کیا نہیں۔ بلکہ ہم دین وایمان کی برکت سے دُور ہو گئے۔ کیا آپکو اپنا
دل ایسا کرنے کی اجازت دے گا
حکیم بقراط۔ حضرت علی رضہ

نفسِی کرٕم اَدَل تہٕ وَدَل
نَفٕس میٛون شیطانَس بَدَل آو
نَفٕس مَا ہِہٕم کرٕ بہٕ ہُشٕدکُدٕل
نَفٕس میٛون دوزخَس بَدَل آو

ترجمہ:۔ شیخِ پاک فرماتے ہیں کہ نفس نے ہی مجھے
اِدھر سے ادھر کا بنادیا۔ لگتا ہے کہ نفس شیطان
کے رُخ میں آرہا ہے کبھی۔
کبھی میری عبادت اور عمل کے پُل گرانے لگا۔
کبھی میرا نفس جہنم کی آگ کے روپ میں آرہا ہے۔

نفَسو ہرَہنہٕ ژھالہٕ چھُکھ نِوان

کیا سَناہ کرَکھ مَرہنہٕ گرَے

وَسُن چھُی میٖتزِ تَل ٹلِی چھُکھ چھوان

کتھ کِژ لَزَتھ وہ گَنہٕ لرَے

پتہٕ بڑوشہٕ پینَے حِساب ہیوان

جوَاب دِیکھ کمہٕ بُتزِ رے

ترجمہ:- اے میرے نفس کیوں ہر طرح کی دوڑ لگاتے ہو کیا وہ وقت یاد نہیں جب موت آکر گلے ملے گی۔ اُسوقت کیا کروگے۔ یاد رکھ ایک روز مٹی کے نیچے جانا ہے کیوں یہاں دُنیا میں رہکر ناز کرتے ہو کہ ہم ہیں۔ اے میرے نفس کیوں گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر اپنے لئے مکان تعمیر کر رہا ہے۔ ایک روز پیچھے سے آگے تک حساب دینا ہے۔ بولو اُس روز سب کے آگے کس چہرے سے جواب دے گا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

نفسِی لوگمُ نارُو کژوژھی ہاے

دَمہٕ دَمہٕ موٗ نگنمُ گوٗژھی ہاے

سَرِہ ہَن خوداے دِہہٕ گوم اوٗژھی

خوداے سَرُن گوٗژھُی ہاے

۱؎ تکلیف میں مُبتلا کرنا ۲؎ جسم

ترجمہ:- خواہشات نے وقت وقت پر مجھے گناہکاری کا مرتکب بنادیا اور وقت وقت پر مجھے اپنی تکمیل کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اب میں خدا کی عبادت کرنے کے لایق بھی نہ رہا۔ میرے قویٰ اب جواب دے چکے ہیں سچ تو یہ ہے کہ خدا کی عبادت کرنا ہی بھلا تھا۔

نفسو کامہ کٔرِتھ کمہٕ کِشتۓ[1]

نفسو چھون دِژامے ترش ہار

نفس چھم زاگان دشمن بِندِ سِنشتے

نفسن یٔژھے ژھندِمام ترشِ ہار

نفسنہٕ دادِہ کونماہ

نفسن ژھوٚنڈم اتری پیشہار کشتے

۱ انجام لانا

ترجمہ :- اے میرے وجود دنیا میں اگر تم نے کس قسم کے کام انجام دے میں نے بھی تمہاری خواہشات پورے کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی میرے خواہشات میرے سب سے بڑی دشمن ہیں اور اس کے چاہنے پر میں نے ہر طرح کی کوشش میں اپنا سارا وقت صرف کردیا۔ پتہ نہیں مجھے کب تک یہ نفس رُلائے گا اور میرے نفس نے ہمیشہ اپنی تقلید کرنے پر مجھے مجبور کردیا۔

ہا بَندہٕ مست چھکھ لوٚبسٕ[1] تہٕ مہسٕ[2]

سیوٚد چھکھ لاگِتھ وائی

نفس چھی فِرہٕ وان دوٚ ہس

پتہٕ چھی گَنڈتھ لائی[3]

تقیٚپہٕ چھی دیا وان گوٚ ہس

عقلہِ ہِشر لبے نہٕ وائی

۱ دنیا پروری ۲ طمع ۳ ہل

ترجمہ :- اے بندے تو دنیا پرستی، لالچ اور طمع میں پھنسا ہوا ہے وہ تمہیں اپنے اشارے پر نچاتا ہے۔ خواہش تمہیں چھوڑتی نہیں ایسا جیسا ہل جڑھا ہوا ہے وہ تمہیں گوبر اُٹھواتا ہے
تم میں ذرا بھی عقل اور شعور نہیں دیکھتا ہوں۔

ییٚتہٕ کیٚشاہ کرِو روٗدس تہٕ رَبے
عاصہٕ تہٕ ژٕلہٕ ہور لَبہٕ مو
ژھنان کھوٗر گژھان رَبے
زوٗس تہٕ قرار لَبہٕ مو
ڈوکھ ژٕلہٕ نیرتھ زاٗلی ڈٔرے
دوٗبارہ دُنیا لَبہٕ مو

ترجمہ:- یہاں جب بارش ہوتی ہے اور کیچڑ بنتا ہے۔ اس کے لئے ہاتھ میں لاٹھی اور پیروں میں جوتا ہونا چاہیے۔ اگر ننگا پیر ہو کٹ پھٹ جائے گا اور جان پر سختی ہو جائے گی۔ جیسے جائی والی بیٹھک ہو بالیں کھسک جائے گی تو آدمی گر بھی جائے۔ اس طرح انسان دو بارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔

دُنیا ہَس آئے یہٕ باٗجی باٗجی
سِتمتھ کرِو باٗجی وَٹ
بزٕ و شہٕ کنہٕ نیوٚنم مول تہٕ ماٗجی
وُچھتہٕ کژاہ وائِنج گیہٕ نلہٕ وَٹ

ع۱ دل کے ع۲ سخت پتھر

ترجمہ:- دنیا میں ہم ایک خاندان کی طرح رہ رہے تھے اور مل کے دنیا میں کام کاج کئے۔ ہمارے ہی سامنے موت نے ماں باپ کو چھینا۔ یہ دیکھ کر بھی ہم سبق نہیں لے سکے کہو کیسا سخت پتھر دل بن گیا۔

وٚڈۄی آسِتھ نۆنٛشر پێنِیَم
نَفِس کُنِہٕ قرار ہێنِیَم مۄ
حَلال ترٲوِتھ حرام کھێنِیَم
درگاہ تی زاہ ہێنِیَم مۄ

۱؎ باخبر، ہوشیار

ترجمہ:۔ حضرت شیخ کہتے ہیں کہ میں ہشیار تھا لیکن غفلت سے سوگیا۔ کاش میرا نفس مجھے کسی جگہ قرار دے سکے۔ جبکہ خداوند کریم کا ارشاد نہ تھا کہ حلال کو چھوڑ کر حرام ڈھونڈنا۔ دراصل یہ سب شیطان کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

ژۄہ کَنٛدِہ رۆچھمَک درۄدک سۆنٛ زَن
ژٕیہ گٕھنِہ زَن مۆلہِ وٕنی درائے
وآلِتھ ژٕھنِہ نَے ڈٲیَن گزَن تَل
نَتٕہ بوٚن چھِی وۄنی پنٕنی کمائے

ترجمہ:۔ ارے میری جان میں نے سونے کے گہنے جان کر تمہاری رکھوالی کی اور گہنے سمجھ کر تمہاری قیمت کسوٹی پر پرکھ لی تمہیں ڈھائی گز زمین کے نیچے دفنایا جائے گا اور وہاں تمہیں اپنے کئے کا بدلہ لے گا یعنی کہ جیسی عمل ہوگی ویسی جزا ہوگی۔

•

توٚشان توٚشان وۄدُرٕ بوٚرُم
زَزٕری روٗ خَس وۄٚلُم پان
زَزُر بُرگَس بُرگَس پھوٚرُم
کرِٕم گوٗناہ تہٕ مورُم پان

ٕ انفس

ترجمہ:۔ میں نے دُنیا میں آکر خوٗشی خوشی اپنی نفسانی خواہشات پوری کردیں آخر میں بوڑھا ہوگیا۔ میرا ایک ایک بال سفید ہوگیا پھر بھی گنہگار ہوکر میں نے اپنے آپ کو ہلاک کردیا۔

کھیمہٕ کھیمہٕ کَران یڈ نو آیِی
واہ زوٚوِ پایَس پیٹھوُ!
دِیان دِتھ وَنتہٕ کوٚت گئےٕ باٗژی
واہ زوٚوِ پایَس پیٹھو

ترجمہ:۔ کھاتے کھاتے تمہارا پیٹ کبھی نہیں بھر گیا ارے میری جان کاش تمہیں اس پر پچھتاوا ہوتا۔ ذرا سوچ کر دھیان دو تمہارے گھر میں جو لوگ تھے کہاں گئے وہ سب تم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ ای میری جان تم ذرا غور و فکر کرنے۔

سُی اوس تہٕ سُی آسیٚ
سُی سُی کرِزِ ہا زُوو
سُی سارِی اندیشہٕ[1] کاسیٚ
واہ زُوو پایس پٔتو

ا۔ غم

ترجمہ:۔ وہ ہی ہے اور وہی ہوگا یعنے اللہ کی ذات۔ اے میرے من اُسی کو ہمیشہ یاد کرلے اُس کی ہی ذِکر کر۔ اور جب تم اُسی کو یاد کروگے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہارے سارے وہموں کو دور کرے گا۔ ارے میرے وجود زرا اپنا گُمنڈ چھوڑ کر اب تو سُدھر جا۔

جائے چاٛنۍ چھےٚ گورِہ بَل تہٕ
توٚت سِتی کانہہ نوو وَسی
تَتہِ پَہٕترٕن چھُی پَنہٕ نَس پانَس
واہ زووٕ پایس پٔتو

ترجمہ:۔ تمہارا ٹھکانہ آخر پر قبر ہیں ہے۔ اور وہاں تمہارے ساتھ کوئی نہیں ہوگا۔ تمہیں اکیلا ہوکر اپنے کیئے ہوئے کا بدلہ ملے گا۔ ای میری جان کاش تمہیں اِس کا احساس ہو جائے۔

کَندبو کوٗرُتھ میثوٗنُ میثوٗنُ

کینژاہ دِتو ژھٗنزِ وَتے

ژٕہ نو کانٛسہِ ہُنْد کاشہ نو چوٗنُ

واہ زُوو پایَس پیٛتو

ترجمہ:۔ تم لالچی بن گئے ہو اور ہر چیز اپنی ملکیت سمجھتے ہو، کاش ہر چیز پر اپنا حق جتلاتے کے بجائے تم خدا کی راہ میں اُس کے نام پر کچھ خرچ کرتے۔ اگر تم ذرا سی سنجیدگی سے سوچ لوگے تو اس دنیا میں ہوتے ہوئے تمہارا کچھ بھی نہیں ہے اور کوئی چیز تمہاری ملکیت نہیں بن سکتی ہے۔

(سلطان الہند خواجہ غریب نوازؒ)

پاز زن لجاس زورے ؛ بیٛھٕ ژور زُو چھِ زینو

دیو کُنہ صاحب پورے ؛ واہ زوو پایُس پیٛتو

ترجمہ:۔

عقاب کی طرح میں اپنی طاقت اور زورِ بازو کے دکھاوے میں لگا ہوا ہوں۔ مگر یہ زندگی گزارنے کیلئے زبردست پریشانیوں کا سامنا ہے اور انہیں مشکلات میں بسر اوقات کرنا پڑتا ہے۔ اے کاش کسی طرح خداوندِ کریم مجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری جان ذرا غور و فکر کرو اور اِس سرکشی سے باز آؤ۔

پَپارِ یارہ بَلہٕ بیٚلِہ ناونژاوہم ؛ اَپارِ تارِ بَل اُمید چھُم

وِزہٕ وِزہٕ کُل مِشہِ ناوُہم ؛ واہ زوو پایُس پیٛتو

ترجمہ:۔ جب پُلِ صراط پر مجھے چلنا ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ میری وہاں سفارش ہو گی اور میں کامیابی کے ساتھ یہ منزل طے کر سکونگا۔ ہر وقت میری رہبری اور رہنمائی ہوتی ہے اِس طرح میرا اندرون صاف و شفاف ہوگا، ارے میری جان ذرا غور و فکر کرو اور اِس سرکشی سے باز رہو۔

•

صاحبہ وستم کرودے ؛ مُدا چونےُ سُہ چھُتو
سرتا پا چھُس اولودے ؛ واہ زُوو پایس پیتو

ترجمہ :۔ اے خداوند کریم مجھ سے یہ سرکشی، گمراہی اور تکبر دور کر مجھے تب تمہاری تمنا ہے اور تیری ہی تلاش ہے میں سر سے پاؤں تک گناہوں سے بھرا ہوا ہوں، ارے میری جان ذرا غور و فکر کرو اور اس طرح یہ سرکشی چھوڑ دو۔

کونگ تہٕ کستوری کھنِٕ زے ؛ سَرٕ مَنزی ژٕ ھنم تھاہ
ونی ونیتھ نٕندٕ سنزی ؛ واہ زوو پایَس پیتو

ترجمہ :۔ رات دن خدا کی یاد میں لگا رہو اور یادِ خُدا سے اپنے دِل کو تسلی دیتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سمندر میں بہہ کر تمہاری زنجیر ٹوٹ جائے۔ گناہ کو چھوڑ کر نیک کام کرنے کی فکر کرتے رہو، ارے میری جان ذرا غور و فکر کرو اور اِس سرکشی سے باز رہو۔

•

پانہٕ میشانے پوٚنِم ژٕنڈرو
موکھ زَن ڈینوٗ سُھمے ژٕندرٕ وٚنی
بُجرٕ پچہِ بیٚلِہ ڈٕلہٕ نے بٕنٛدرو
اَدٕ یا ژٕن گٔژ ھک کھرٕ وُنی

ترجمہ :۔ اے میرے وجود تم چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہو اور یہ ماتھا بجلی کی طرح چمک رہا ہے۔ تم بوڑھے ہو جاؤ گے تمہارے استخوان ڈھیلے پڑ جائینگے، تمہاری ہڈیاں ٹوٹ جائے گی تم چل پھر نہیں سکو گے اور اپنے گھر والے بھی تم سے نفرت کرنے لگینگے۔

یم پَرَس وولہٕ کار کرَن تو
بَرَن یوٗ چھس وُدہٕ تمےٚ چھ شاہ
پَرَ دہٕن ہُند مُہِم پانَس ہہٕن تو
ژینتو رَتھِ کھژ ژینتہٕ واہ

ترجمہ:- جو مسلمان اجنبی کی مدد کے لئے آگے بڑھے۔ فاقہ مست کو شکم سیر کرے، دوسروں کی مشکلات اپنی ہی مشکلات جان لے وہی کامیاب ہوا۔ یقین جانو کہ دوسروں کو کام آنے والا مسلمان ہی جیت جائے گا۔

(القرآن - الحدیث)

یتہٕ پتہٕ پوٚکُک نفسہٕ شیطانَس
ہےٚ کنٛدِہ فروٗک پاٗنٛز پانَسے
زاٗلِ ڈٲبہٕ بٔہہ بٔہہ بیٚیہٕ روبہٕ خانَس
کھےٚ کھےٚ کھیٚنُک آماسَنےٚ
زُیٚن زٲن گاٗلی ہو لاگِنے دانَس
ہےٚ کنٛدِہ فروٗک پاٗنٛز پانَسے

ترجمہ:- تم اپنے نفس کے غلام بن گئے ہو جو شیطان کی طرح تمہارا دشمن ہے تم نے اپنے آپ کو سخت دھوکہ دیا اور اپنے آپ کو نقصان میں رکھا۔ اچھے اچھے مکان اپنے بیٹھنے کیلئے بنائے اور میٹھے میٹھے کھانے کی عادت پڑ گئی ہے۔ موت کے بعد تم جہنم میں جلائے جاؤ گے جسطرح بالن چولہے میں جلایا جاتا ہے۔ افسوس تم نے اپنے آپ کو دھوکہ دیا اور تم نقصان میں آگئے ہو۔

زیٹھی ماسٕ چھی نَصرِہ نیشِہ پیبہ گزرے
وۆتھ پیپہ وَندِے زیٹھاہ کر
یِنتہِ آسُن گرِڈھ ریتہ کالِہ وَنڈے
نَم پاشہٕ وقت نِمازہ کارنڈے کر
مال نوۆ لگی تتہِ کُنہِ گرنڈے
طوالہٕ اَندر ژہ کار مۆ بَر

؏ ہمیشہ۔

ترجمہ :- ارے بابا نصرالدینؒ ابھی سویرا ہے مہینے کے ابتدائی ایام گزر رہے ہیں تم کیوں میٹھی نیند سو رہے ہو اٹھو موقع یہی ہے اور بہار کا موسم شروع ہونے سے پہلے تمہارا کھیت کاشت کرنے کے لائق بن جائے گا۔ سردی اور گرمی کے موسم میں تمہیں کمانا پڑتا ہے ہمیشہ پانچ وقت نماز پڑھنے کے پابند ہو جاؤ۔ مال و دولت وہاں کسی کام آنے والا نہیں ہے اپنے کام کو لمبا چوڑا مت بناؤ تاکہ مشکل میں نہ پڑھ جاؤ۔

سو نتہٕ یِم جَکھَن تہٕ لاگنے کرن
تِم سۆکھ بَرن پَپہٕ وَندِے
یِم نہٕ خوداے تہٕ رسولؐ سرن
تِم سمارَس زبنتہٕ کَندِے

ترجمہ :- پھل بونے کے موقع پر جو بیج بوئیں گے اور محنت کرینگے وہ سردیوں کے موسم میں آرام کرینگے بالکل اسی طرح جو لوگ خدا اور حضرت محمدؐ کے فرمان کی پیروی نہیں کرینگے وہ دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھائینگے۔

(القرآن)

اَکنِہ سونت چھُ نیر شکارَس
ڈُہرس کُنتھ بابہ آسی رُتی
وَرگٹ تہُندِس دوٚر روز کارَس
یارَن سِتی آسِی رُتی

۱؎ آزمائیش

ترجمہ:۔ بہار کا موسم شروع ہوا محنت اور مشقّت سے کام لو تمہارا سال آرام سے گُزرے گا۔ خداوند کریم کی آزمائشوں کے سامنے اپنا سینہ سپر بنا کے رکھو تو اپنے دوستوں سمیت کامیاب ہو جاؤ گے۔

زہ بھُس فرَضس کرَ عملَ تَے
زِہ بِٹھے ہرَدس کُنھ کرِتھ تھاو
نِتھِی نیک مالہ کر توکل تَے
یُس کرِہ گونگُل سُی کرِ کرٛاو

(ریشی نامہ)

ترجمہ:۔ اے اِنسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تکمیل کرو۔ اور اِبتداء سے ہی آخرت کے سامان بناتے جاؤ۔ نیک عمل کر کے اللہ پر بھروسہ کرو کیونکہ اس دُنیا کی کمائی کا معاوضہ اُس دُنیا میں آپ کے کام آئے گا۔

آدَنِ سونٛتھ چھُ ژٕین اولےَ تےَ
سُلہِ گرٕہ رٹو مالہِ پٔنٕن تاوُ
اَتھِ یُتھ نہٕ گژھی سونٛتھ چھُ ژٕھل تےَ
یُس کرٕہ گوٗنگُل سُئی کرِ کرٛاو

ترجمہ:۔ اے انسان موسمِ بہار (دُنیا کی زندگی)
میں ہی عمل کرنے کا موقعہ ملے گا۔
تو یہ موقعہ ہاتھ سے نہ جانے پائے کیونکہ
بوڑھاپا بھی آئے گا جبکہ آپ کچھ کرنے
کے اہل نہیں ہونگے۔ اور یہ زندگی فانی
ہے ابدی زندگی پانے کے لئے اِس
دُنیا کی کمائی کا معاوضہ اُس دُنیا میں
ملنے والا ہے۔

آپزِس دُنیاہَس مۆبر یٛژھ تےَ
بٔروشٹھ چھےَ ترتہٕ کٹھ شۆن واو
نۆش کۆر، تُشری بأژ برٕہ نے یژھ تےَ
یُس کرٕہ گونگُل سُہ کرِہ کرٛاو

ترجمہ:۔ اس ختم ہونے والی زندگی پر بھروسہ مت
کرو یعنی اس دُنیا کی طرف راغب
مت ہو جاؤ ورنہ آپ کو جہنم کی سردی
اور گرم ہواؤں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔
آپ کو اِس دنیا میں رشتہ دار، عزیز و عقارب
تو پیار کرینگے جو کچھ اس دُنیا میں کمایا ہوگا
اس کا معاوضہ وہاں ضرور ملے گا۔

نفَس چھُ ہٲخرُ گٲنڈُن آنَس تَے

خوٚفچ رَز تس شٕراک موٚرہاو

تیٚلی سَخر کری آنَس تَے

یُس کَرِہ گوٚنگُل سی کَرِہ کٕزاو

ترجمہ :۔ اے اِنسان اپنے نفس کو ایک بیل کی طرح سمجھ کر اس کو قابو میں لانے کی کوشش کر یعنی اپنے نفس کو دین اسلام کے مطابق ڈھال کر اپنے تابع بناو۔ کیونکہ اِس دُنیا میں کمائے ہوئے کا معاوضہ وہاں ضرور ملے گا۔

آلہٕ فاَل غُسُل طہارت کرٕسہٕ

اِبَٹھ چھےٚ نیت فَلہٕ فَلہٕ ژٕزاو

زان چھےٚ قرأت صُحیح ژٕرہ پرٕتَے

یُس کرِ گوٚنگُل سُی کرِ کٕزاو

ترجمہ : اے اِنسان عبادت میں غسل اور طہارت (من کی صفائی) ہل جوتنے کے مانند ہے۔ ہل جوتنے کے وقت بیلوں کی گردن پر دھنے والا تختہ ہر چیز کی نیت ہے۔ ہل جوتنے سے زمین پر لگی لکیر قرأت کے مانند ہے اور یہ قرأت صیح طریقے سے ادا ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اِس دُنیا میں ہر عمل کا معاوضہ ضرور ملے گا۔

•

اِسلامی کاہن دوہ دِہن بَرسَہ

عٔلمچہِ کَرِہ کلمہٕ چھُی زالی ترٛاو

روزٕہ، نماز، حج، زکواۃ سَرسَہ

یُس کرِہ گونٛگُل سُی کرِہ کژاو

ترجمہ:- اے انسان اسلام کی خدمت دِن رات انجام دیا کرو۔ اور اِس عمل علم کی روشنی میں کلمہ طیبہ کا جال بچھاؤ۔ روزہ ، نماز، حج ، زکواۃ اچھی طرح ادا کرو یعنی اِسلام کے بُنیادی پانچ اصولوں کو اپناؤ۔ کیونکہ جو کچھ یہاں اِس دُنیا میں کروگے وہاں اِسکا معاوضہ ضرور پاؤگے۔

نیٛزِمی یِتھن رُکوعس وَس تےٚ

ہامہٕ چھُی کھٕہس تہٕ کڈِتھ ترٛاو

لاٚزِم سجدہ چھُی نیٛندہ تاپس تےٚ

یُس کرِہ گونٛگُل سُی کرِہ کژاو

ترجمہ:- اے اِنسان اللہ کا ذِکر خضوع اور خشوع کے ساتھ (نادم ہوکر) کیا کرو۔ سجدہ اور رکوع یعنی نماز پڑھ کے آپ میں موجود بُرائیاں دوٗر ہو جائینگی اور ہر حالت میں نماز قائم رکھو۔ جو کوئی بھی عمل یہاں کروگے تو اِس کا بدلہ ضرور پاؤگے۔

دَمہٕ دَمہٕ ہیم بَر شکدارَس ع۱ تےٚ
دوہ دوہ لاگنَے وُچھنے دزاو
یَژھ پَژھ بَر سہ چکدارَس ع۲ تےٚ
یُس کرِہ گوٚنگُل سُی کرِہ کژاو

ع۱ کرامؒ کاتبین ع۲ خُدا

ترجمہ:۔ ہر وقت اپنے نگہبان سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ آپ کی ہر حرکت یعنی ہر عمل کا حساب رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہو کیونکہ آپ کے ہر عمل کا معاوضہ ضرور آپ کو دیا جائے گا۔

•

سَرکارٕ اَجلکر پیادہ یِنَس تےٚ
پَرکارہ وۆتھ سہٕ مالہ کوٚرمُت ہاو
ہَرکارہ گژھتھ سورُوی وَنہٕ نَس تےٚ
یُس کرِہ گوٚنگُل سُی کرِہ کژاو

ترجمہ:۔ اے اِنسان بہرحال آپ کو یہاں سے جانے کے لئے بلاوا آئے گا اور آپ کے ہر عمل (نیک وبد) کا حساب دینا ہوگا۔ اور آپ کا دُنیا میں کیا ہوا عمل سب کُچھ آپ کے سامنے رکھا جائے گا۔ اور ہر عمل کا معاوضہ آپ کو ضرور ملے گا۔

•

پُیٚتھ پھَلَس رَے کَرنَس تے

بیوٚن بیوٚن پھَلَس ہنَس ناو

ترٛوٚپ دِتھ آسَس بَند کَرنَس تے

یُس کَرِہ گونٛگُل سُے کَرِ کرٛاو

ترجمہ:- جب آپ کے عمل کی تکمیل ہو گی اُس کے بعد اُس کی الگ الگ پرکھ ہو گی، آپ کے ہر عمل کا حساب وہاں پیش کیا جائے گا۔ پھر وہاں آپ کو بولنے کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔ اور ہر عمل کا معاوضہ آپ کو ضرور ملے گا۔

•

فوت جِین باگے کَرِہ ناوِہ نَس تے

تخم ہے آسِی ژٕگر چھُتی ہاو

لوٗ بنِتھ، دِنہٕ وِتھ تولہٕ ناوِہ نَس تے

یُس کَرِ گونٛگُل سُی کَرِہ کرٛاو

ترجمہ:- اے انسان آپ کے تمام اعمال کو الگ الگ کر کے تقسیم کیا جائے گا۔ اور ہر عمل کو تول دیا جائے گا۔ یعنی ہر عمل کا معاوضہ آپ کو ضرور دیا جائے گا۔

•

اوَل راتھ ییلہِ لحدَ ہاونَس تےَ
دَپہٕ نَس دُنی ہیچ مستی تراو
توبہٕ توبہٕ کرٕان جواب دِیاونَس تےَ
یُس کرِہ گوٗنگُل سُی کرِہ کراو

(القرآن/الحدیث)

ترجمہ:۔ پہلی رات جب وہاں انسان کو قبر دکھائی جائے گی تو اس کو اس بات کی تلقین ہو گی کہ اب آپ کی دال گلنے والی نہیں اور ہر عمل کا جواب دینا ہوگا یعنی ہر عمل کا معاوضہ دیا جائے گا۔

•

رٕسہٕ رٕسہٕ عُمرِ گیٔ پی نخاکَس تےَ
غافِلو آخر ژٕ ہینتھ تھاو
دَپ سہ کوٗہہ فرُوک پاٗنی پانَس تےَ
یُس کرِ گوٗنگُل سُی کرِ کراو

ترجمہ:۔ آہستہ آہستہ یہ دُنیا کی زندگی تو ختم ہوئی اے غافل مگر تم نے نہیں سمجھا۔ اور تم نے تو خود کا نقصان کیا۔ کیونکہ ہر عمل کا معاوضہ آپ کو وہاں ضرور ملے گا۔

•

مۆ ماز زاگٲلِ ڈٔبہِ، روپہ خانَس تےَ

تَتہِ چھُی پیٚترُن کُنہِ سی ہاو

کوتاہ پرنہِ زٕ نادانَس تےَ

یُس کرِہ گوٗ نٕگُل سُی کرِہ کڑاو

ترجمہ:۔ اے اِنسان اِس دُنیا کی جاہ وحشمت کی طرف مائل مت ہو جاؤ کیونکہ وہاں آپ کو اکیلے جواب دینا ہوگا۔ نادان کو کتنی ہی نصیحت کی جائے وہ سمجھنے سے قاصر ہے اور ہر عمل کا معاوضہ آپ کو ضرور ملے گا۔

آدَم غافِلو ژٕین پانَس تےَ

دُوہ مُت تٕتی لونُک ہاو

توٗلِہ نے پاپ[1] پُنۍ[2] میزانَس تےَ

یُس کرِہ گوٗ نٕگُل سُی کرِ کڑاو

۱ گناہ ۲ ثواب

ترجمہ:۔ اے غافل تم خود سمجھو کیونکہ اِس دُنیا کی کمائی کی فصل وہاں یعنی عقبیٰ میں ضرور کاٹو گے۔ تیرے ہر ثواب اور گناہ میزان کی ترازو میں تولے جائیں گے، کیونکہ ہر عمل کا معاوضہ آپ کو مِلنے والا ہے۔

مُقدِمہٕ شفیع اَن سرکارَس تَے

مُقدِمہٕ پنہٕ نِ تٕسی پیٹھ تژاو

نُندہٕ ریشہٕ واقف کٔشہِ کارَس تَے

یُس کرِہ گوٗنگُل سُی کرِ کژاو

ترجمہ :- حضرت محمدؐ کے بتلائے ہوئے

راستے پر چل کر زندگی بسر کرو،

کیونکہ آخرت میں حضرت محمدؐ ہی

شفاعت فرمائیں گے یہی راز میں نے

(یعنی شیخ نورالدینؒ) نے جانا۔جیسا

یہاں (دُنیا میں) کرو گے، وہاں (یعنی

عقبیٰ) میں پاؤ گے۔

ژٕنی کیشاہ کرِہ ستہٕ گزِ پوٗژِ رے

کیشاہ کرِہ نَستہٕ رژھے رونگ

گاٹژ کیشاہ کرِ تسبیح ہٕ ژِ رے

کیشاہ کرِہ توہ مژٕ رے پژنگ

ع۱ بے شعور یا آوارہ ع۲ ایک قسم کی ٹوپی

ترجمہ :- چھوٹے قد کی ہو تو لمبی ساڑھی اُس پر

کیسی لگے گی۔ چھوٹی یا چپٹی ناک ہو تو نتھی

کیسے لگے گی۔

بازاری عورت کو تسبیح کیسے لگے گی۔ وہ اسکی قدر کیا جانے گی

اور اگر عورت دیوانی ہو تو سیج کا احساس

وہ کیا جانے۔

کیاہ کرِہ دَندٕ رۄستُی ڈۄنس
کیاہ کرِہ ژُنٛس[1] تیر کمَان

کیاہ کرِہ سونہٕ سُند وَٹنی ہوٗنس
کیاہ کرِہ اَنِٛس[2] شِلہٕ پدمان

ع۱ ٹیڑھے ہاتھ والا ع۲ اندھا

ترجمہ:۔ کوئی کیا کرے جس کے پاس دانت نہ ہو۔ وہ اخروٹ توڑے گا کیسے۔ بِن ہاتھ کے جِس کے ہاتھ مُڑے ہوئے ہوں وہ تیر کمان کو کیسے سنبھالے۔ کُتّے کو سونے کے زیورات پہنائیں تو کُتّا کیا سمجھے اُسے۔ اندھے کے لئے خوبصورت اور بدصورت ایک ہی بات وہ جنّت کی حُور کو کیا جانے۔

کیاہ کرِہ وۄڈُر[1] ٹھوٗلس
کیاہ کرِہ نوٗلس دۄیٖپ[2]
کیاہ کرِہ پوٗشنر وُصوٗلس
کیاہ کرِہ اَنِس رۄیٖپ[3]

ع۱ سمندری جانور ع۲ چراغ ع۳ شمع۔

ترجمہ:۔ وہ پانی کا جانور جس کا نام "وۄڈر" ہے اُس کو انڈا کیا بھاوے۔ نیولے کو کیا کرے دِیا۔ بندر سِتار کو کیا کرے۔ یا بندر ڈولکی کو کیا سمجھے گا۔ اندھے کو شمع کی روشنی سے کیا لینادینا۔

•

شِلِس بُوے چھےَ کُستوٗری بَبرِے
دِلہٕ یوٗد گارک سٕہ کأچھِ صِیام
وُچھُن اِبلیس ہَکھ دِس تَبرِے
گَڑھی ناو نیرِ تھ ہَکَس تام
وُوڈ یوٗد روزکھ وُضوٗس نہٕ خَبرِے
اَدہٕ حِساب آسی نہٕ قیامَژ تام
ع ہوشیار

ترجمہ:۔ جان لینا چاہیے کہ دل ایک ایسی خوبصورت دلغزیب خوشبودار چیز ہے کہ اگر ہاتھ آیا یعنی اگر تو چاہے اے مسلمان تو اول قناعت داری، پرہیزگاری اور نماز گذاری کے سوا اور کچھ بھی نہیں مانگے گا۔ لہٰذا شیطان کو دیکھتے ہی پاؤں پر کلہاڑی مار دو تاکہ آپ کی زندگی کی کشتی آگے نکل کر منزل طے کریگی اور اگر تم ہوشیار رہو گے نماز کے وقت اور عمل صالح کرتے وقت تو یاد رکھو کہ محشر کے دن آپ سے کوئی حساب و کتاب مانگے گا نہیں؟ (القرآن / الحدیث)

اَندرہٕ خبریٚس واٹہٕ ری رۄحس
تَس دوزخہٕ تلہٕ کأسِک ہَری
یُمہٕ ڈَند گنڈ بوچھہٕ، نَندرِ نہٕ موٗہس
سُی بندہٕ ژاو سہِس ہَری

ترجمہ: اور جس کا اندروُن بیدار ہوا، اُس پر جنت واجب بن جاتا ہے۔ جس نے نفس پر لات ماری وہی انسان شیر کو باندھ سکتا ہے۔
(القرآن / الحدیث / غوثِ پاکؒ
حکیم لقمانؒ / جالینوس)

نصب الیعنچ ترٛپ

چھوٚدیَس آسہِ تَس دوٚد کیٛاہ کرِے
ہوٚد اَدِہ نابدٕ فہَرِی قنَدٕ
چھوٚدیَس آسہِ تَس کیٛنہٕ بٔنا کھرِے
سیُٚن اَدِہ کانٛزٕ فیوٗر رلہٕ وِ تہٕ ہٮ۪نٛدٕ

۱ سخت بھوکا پیاسا

ترجمہ:۔ حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ جو شدت سے بھوکا ہوگا اسکو دودھ سے کھانے کے لئے انتظار کروانا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ اس کو وقت پر فوراً ہی جیسا ہو کھانے کو دیا جائے کیونکہ جو بھوکا ہوتا ہے وہ بھوک کی ترٛپ سے سب کچھ کھا سکتا ہے چاہے اس کو کھانے کے ساتھ سبزی کے بدلے جنگل کا کرٛواگھاس ہی کیوں نہ دیا جائے وہ شدت کی بھوک سے وہ بھی کھا سکتا ہے۔

عاشقَن ترٛیش تہٕ بوچھہِ نہٕ آسی
عاشق کمَس[۱] پٮ۪تھ بٮ۪یی نہٕ زاہ
چھُ دُرس[۲] وَطن صَدفَس[۳] نِشے
ژوٚرس نہٕ نٔنٛدر آسہِ نہٕ زاہ

۱ عمل ۲ دُر دان ۳ ایک قسم کا سمندری جانور

ترجمہ:۔ جو عاشق ہوتا ہے وہ بندۂ خدا ہوتا ہے۔ بندۂ خدا ہی خدا کا دوست بنتا ہے، بیشک خدا کے عاشقوں کو بھوک اور پیاس نہ ہوگی، اُن کو عمل کی ضرورت نہیں۔ سمندر کا جانور سمندر کے اندر ہی گھر بنا سکتا ہے جیسے کہ ایک درزی ٹیکے کے لئے گھر بناتا ہے یا جیسے کہ سیپ سمندر کی گہرائی میں نیچے قرار کرتا ہے لیکن بے عمل اور بے نمازی بدکردار کو کبھی قرار نہیں آتا ہے۔ اُس کو کبھی سکونِ دل نصیب نہیں ہوگا اور اسی طرح چور کبھی سو نہیں پاتا ہے اپنے عمل سے۔

ہؤنِس واسُر چھُے سُرٕہ لارہے
ہزار رِس گجبر اَندر سوکھ
ریشِر خوداےٚ وَنَن گارہے
رینچرِ[۱] ہبا چھُ دوکھی سوکھ

۱۔ نقلی واویلا کرنے والا

ترجمہ:۔ یہ دیکھو کُتّے کو گندگی کے ڈھیر یا مٹی کے ڈھیر پر ہی سکون آتا ہے۔ اِس طرح بلی بھی چھت کے نیچے سوتی یا کسی اور محفوظ جگہ پر قرار پا سکتی ہے۔ ریشی لوگ جنگلوں کے اندر اپنے ٹھکانوں سے خُدا ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن نقلی واویلا کرنے والے مجبور لوگوں کے لئے دُکھ درد کے ایام میں بھی سُکھ آتا ہے۔ (مزہ)

واقعاتِ گُفہ بَل

سنہ ۸۵۸-ھ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۷-۸

جب والدہ محترمہ صدرہ ماجی عرف صدر دیدی کو معلوم ہوا کہ اُس کا نورِ چشم کیموہ غار میں خلوت نشین ہوا ہے تو والدہ (دوبارہ) غارِ کیموہ پر آکر اپنے لختِ جگر نُور الدّینؒ کو دُنیاوی زندگی کی طرف مائل کرنے کیلئے سمجھانے لگی لیکن حضرت شیخ العالمؒ کا اسے دعوتِ حق (مُکمل عبادت گذُاری) دینے کی وجہ سے ذہنی طور متاثر ہوکر وہ واپس گھر لوٹتی ہے لیکن اسکے بعد آپؒ کی اہلیہ محترمہ (زی دید محفف ہے زُبیدہ کا) غارِ کیموہ پر آکر اسی طرح کے سوالات کرنے لگی۔ جن کا حضرتِ شیخ العالمؒ نہایت عجز وانکساری اور حکمتِ عملی سے جواب دیتے ہیں۔

ریشی نامہ بہا والدین متو سنہ ۱۲۲۳ھ اور ریشی نامہ بابا کمال سنہ ۱۲۴۶ھ کے مطابق اِن سوالات و جوابات کا متن اس طرح ہے۔

(ملاحظہ سے ہو اگلے صفحے سے)

(اقتباسات بحوالہ درہ صدر)

سوال والدہ صاحبہ

نونده گُجِس بو چانہٖ کلے ؛ نُونده زوہ تہٖ زچہ ماکھنے
نُونده کھہٖنہ روّس مازہ ماگلے ؛ نُونده کہیٖ ییتہ برہم دِنے
نُونده گُفہٖ چھِی گگر تہٖ زیچھی ؛ نُونده سہہ تہٖ شال موینے
نونده گھرہ کیاہ کرتھم وزھی ؛ نُونده دیو تہٖ پچھ ییت موکھوزکنے

ترجمہ :- اے نورالدین میں آپ کے لئے مرتی ہوں تمہارے پھٹے پرانے کپڑے ہیں جوئیں پڑکر آپ کو کھائیں گی۔ کھانے کے بغیر آپ کے جسم کا گوشت گر جائے گا، تم یہاں کس طرح دِن گُزار سکو گے۔

اے نورُالدین غار میں چوہے اور بچھو ہے غار میں شیر اور گیدڑ آئیں گے۔ میں گھر میں تیری کمی محسوس کرتی ہوں۔ اے نورالدین تجھے یہاں دیو اور بھوت ڈرائیں گے۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موجی بو چھہٖ چھم ابزت دارو ؛ موجی جندہ چھُم خاصہ جامہ تَننے
موجی نفسس دِ نوم تارو ؛ مہ بن خُدائے سار وا تننے

گوفِ بو وندی ہندے لری ؛ جندہ بہ وندی پاٹی کاٹے
گگرن رازہ شوگن گندی ؛ عمبر بو وندن گھڑہ ڈھائے

ترجمہ :- اے والدہ بھوک میرے لئے آبِ حیات ہے۔ اور خرقہ میرے لئے ایک خاص خلعت ہے۔ والدہ میں نے اپنے نفس کو تالا لگایا جس چیز کی مجھے ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے یہاں ہی پہنچتی ہے ہیں خوان ابیت سے روٹی کھاتا ہوں ـــ غار میرے لئے ایک عالیشان مکان ہے۔ پھٹا ہوا خرقہ میرے لئے ریشمی پوشاک ہے۔ چوہوں کے ساتھ میں "شوگر" کی طرح کھیل رہا ہوں۔ میں اس طرح اپنی زندگی ڈھائی گھڑیوں کے برابر خیال کروں۔

سوالِ والدہ صاحبہ

نونده لولن تہ کا بین کونچھک ؛ کوٗت دہ دچوٗن دیوت ہے بوچھے
نُونده زاہم کامِن کونچھک ؛ کوٗت لوکٹ رو چھک کو چھے
نُونده نموموس اُدونک اَدودتے ؛ گورِی زَن چُن دیُت کے پیسے
دفتہ با دود کُس میہ ہوٗرے ؛ سورہ عیش دو ہہ برا یسے

ترجمہ :- اے نورالدین تم کتنا چھوٹا تھا۔ میں نے گود میں لیا اور پالا۔ میں نے تم کو بہت پیار سے پالا کتنا دودھ میں نے تجھے پینے کو دیا۔ تم

جب تولد ہوا۔ تو مجھے آپ سے بہت توقعات وابستہ تھے اسی شفقت اور ہوس سے آپ کو پالا۔ اے نونُدہ میں نے نو مہینوں تک آپ کو پیٹ میں پالا۔ میں نے شیر گری کی طرح تجھکو دودھ پلایا۔ میں نے بہت ہی امیدوں کے ساتھ آپ کو پالا تھا۔ دیکھ دودھ کا کتنا شرف ہے اور تم کو عیش وعشرت والی زندگی مہیا کی۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موجی گو فِرِ چھُم کوزِمُت گچھ تہٕ ۔ موجی شال تہٕ سہہ چھم باٹرے
عُمر بہ وہندن اَکے ٹچھ نہ ۔ دیو تہٕ ٹچھ چھم خدمتِرے

ترجمہ: اے والدہ میں نے غار میں گھر کیا ہے۔ گیدڑ اور شیر میرا عیال ہے۔ میں عمر کو ایک پندرواڑہ سمجھتا ہوں۔ دیو اور بھوت میرے خدمتگذار ہیں۔

موج یورکُن لگم خطا ۔ گر بنی رضا چھوی دونی میونوی
موج کرتھ ہپکنہ غذا ۔ وۂ ذ گرٕ ھ بنی گھرٕ پہٕ نوی

ترجمہ: اے ماں مجھے اس غار میں لذت آیا ہے۔ تم جاؤ اور تمہارے جانے میں رضامند ہوں اب میں غذا نہیں کھاؤنگا۔ تم اپنے گھر واپس جاؤ۔

موج ونِن حساب گنزرو ۔ موج دودٕ کی فایدہ کاُتی
یتہٕ کسند پر تہ پان منزرو ۔ گِبن قیامتُس اَ سنز رُو تُتی
موجی بہ زاویس چانے کرزری ۔ چھیہٕ پینڈ پرُن مے اُشزرو
زِ چھے بڈ آئی دودہ ہنز ۔ الکن بنی بانہٕ ونی اُشزرو

ترجمہ: اے والدہ حساب دولت کا کیا جاتا ہے اس دودھ کے کتنے فائدے ہیں اس دنیا میں اپنے اور پرائے کا حساب کیوں چکائیں۔ جاؤ قیامت کے روز معاملہ حل کرینگے۔ اے والدہ، خدا کو مجھے دُنیا میں لانا تھا اور آپ کے وجود سے میرے آنے کا باعث بنا۔ یہ کسی زمین کا جھگڑا نہیں، جس کا فیصلہ کیا جائے۔ اب جبکہ تم دودھ مانگنے لگی ہو، جاؤ برتن لاؤ ابھی جھگڑا ختم کرینگے۔

سوال والدہ صاحبہ

نوُندہ سو باوتھ تیتھ جرتو ۔ بایہ دل باوتھ کرِی کرتوبہ

ترجمہ: اے نورالدین اپنے آپ کو پہچان کر خدا کو پہچانو اور دل کے اخلاص کے ساتھ عبادت کرو۔

بلہ ہراہ کرکھ کنائیے ۔ دیوہ جنگل باگن آیئے
توانیو کرکھ زرکیو زائیے ۔ دل باوتھ کرِی کرتو

جوابِ شیخ العالمؒ

موج زیون نیاس کای ؛ تیلہِ بندی کیاہ تام تھزرِ تو
شدر چھتہ مدکیاہ آیہ ؛ سد باوتھ تیتھ چیرتو
بہ ہنز رسولِ خداؐ سے ہاوے ؛ سے چھے پرہزہِ ہنّد گاشرِ نو
کونہ ماپیر روسیت راوے ؛ سد باوتھ تیتھ چیرتو

ترجمہ:۔ اے والدہ میں تجھے رسولِ خداؐ سے جان پہچان کرلونگا۔ وہ عام لوگوں کیلئے رہبر ہے۔ لیکن کہیں بغیر رہبر کے گم نہ ہو جائیں۔ اپنے آپ کو پہچان کر خدا کی عبادت دل کے خلوص کے ساتھ کرو۔

سوال والدہ صاحبہ

نُوندہ کآم کینہ دپے نہ تہ ؛ نوندہ اَندچھم گیلان کرنو
نوندہِ دَپ تم کیاہ گوّے کینہ ؛ نوندہ اِن کوہ روزک میانو
نوندہِ ہکم کرے دو کانگل ؛ ژہ ہانگہ گوہم موّوے
چانہو شرِ بوچھم الکانگل ؛ ودان ونیک بیے

ترجمہ:۔ اے نورالدین میں تجھے کوئی کام نہیں کہوں گی مجھے قبیلے والے طعنے دیتے ہیں، اے نوند تجھے کونسا کینہ ہوا ہے۔ بتاؤ تو میرے گھر

آنے سے کیوں رُک گئے ہو۔ اے نوندِ تجھے کس نے ورغلایا بارہ سینگا کی طرح مجھ سے فرار ہوا۔ مجھے تیرے بچوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ روتے روتے اُن کی آنکھیں ماند پڑی ہیں۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موجی بہ نے گرِ چون یمے ؛ منے ہنز خدایے پی تھوو لانو
موجی تھاجہ نے بتہ چون کھیمے ؛ منے ہنز انتو صاف سینو
موج یم شُری یارِ وی جنگل ؛ لارِہ اتھن دِہبہ تہ بدبوے
نالی کُس ہینکہِ نارِ وی تہوہ نگل ؛ گرتھِ ننگر دروغ گوے

•

ترجمہ:۔ اے ماں میں تیرے گھر نہیں آونگا، مجھے قسمت میں خُدا نے یہی لکھا ہے۔ اے ماں میں تھالی میں تیرا کھانا نہیں کھاؤنگا۔ اے ماں یہ بچے جنگل کے کاٹرو درخت کی لکڑی کے مانند ہیں۔ جہاں ہاتھ میلے اور بدبودار بنیگے یہ آگ کے انگارے کون سہہ سکے گا۔ ان کے ہوتے ہوئے آدمی کنگال اور جھوٹا بن سکتا ہے۔ یعنی انسان دنیا پروری کی طرف مایل ہوتا ہے۔

•

سوال والدہ صاحبہ

نوندِہ گرس گو کھ ژ وکرے ؛ گف رٹتھ نیر آشنے
نوندِہ فراق چونے نکرے ؛ گژھ تمن خبرے ہینے
گوفہ گگر ہاے چھے جندس ؛ کِتھ پتھر شنگکھ بایئے
نوندِہ تیر مو لگی وندس ؛ چھم وندس لگان دایئے

ترجمہ :- اے نورالدین تو اپنے گھر سے رُوٹھ گیا۔ تو نے اپنی بیوی سے کنارہ کشی کی۔ اور غار میں بیٹھے۔ تم جدائی سے تیری بیوی ٹوٹ گئی ہے جاو اسے ملو۔ اے نوندِہ غار میں چوہے اور خرقہ میں میل ہے زمین پر کیسے سوجاو گے بیٹے تجھے سرما میں سردی لگے گی میں ان ہی فکروں میں لگی رہتی ہوں۔

جوابِ شیخ العالمؒ

گوپھ میانی ژ ندن سرائے ؛ تم روکھ ستے کتھ رکتی
تس آشنہ بہ کیاہ کرے ؛ سارِہ عمرِہ برِہ دِ بیر وِنی
موج گوفہ لگیم سو کھ تے ؛ موج ژوُ چھم شُا فرِہ
گرگ تزدوُم دود دہ کھتہ ؛ موج گوپھ چھم موختہ تنجورہ

ترجمہ :- میرا غار ایک صندل کا گھر ہے۔ یہ بال بچے کس کام کیلئے ہیں۔ اُس بیوی کو میں کیا کروں، اُسکے ساتھ میری ساری عمر غمگین حالت میں گذارنی ہوگی۔ میری جان امانت ہے اس لئے میں نے اپنے گھر کی ذمہ داری چھوڑدی اے ماں مجھے غار میں سکون ملا میرے لئے یہ غار موتیوں کا حجرہ ہے۔

سوال

نوندِہ عاصاہ کرتھم ہچی ؛ ریشی آسان دوہے دُکھی
نوندِہ ٹوف ماگی زچے ؛ کتھ گوفہ آسکھ سُکھی
نوندِہ ہش نہ ہیہر ژِ رٹتھ ؛ بیلہ تمن امار چونے
تم ہینے بوکر وٹتھ ؛ ہنے ژ رٹتھ شرحس گئے
نوندِہ آشنہ ہوونتھ نہ پان ؛ ٹھونتھ لجس واروی گرے
چھنہ مالس نہ ماجہ نِشس وپان ؛ کِتھ چھپان عمراہ بھرے

ترجمہ :- اے نورالدین، تم نے عصا اُٹھاکر ٹیڑھا پن اختیار کیا، ریشی لوگ دُکھی ہوتے ہیں اور تیرے کپڑوں میں جوئیں لگ جائینگی۔ تم کیسے غار میں سکون سے بیٹھو گے۔ ساس اور خسر کے ساتھ رشتہ کاٹ دیا جبکہ ان کو تیرے ساتھ از حد محبت تھی وہ غضبناک ہوکر آئیں گے اور اور وہ شریعت کی زد میں تجھے لائیں گے۔ اے نورالدین۔ اپنی بیوی سے اپنے آپ کو چھپایا۔ اور اُسکو شوہر خانہ میں تکلیف ہی پہنچی۔ وہ ماں باپ کے پاس بھی نہیں سماسکے گی، تمام عمر کیسے گذارے گی۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موجی گوپھ چھم سونہ رو بہ وُٹھو ؛ عاصہ روُ تُم وسن ویرو
موجی ژُٹ چھم نوسہ پٹو ؛ پلہ ہو رچھم کھنُ گرو

موج شرعِ نِتھ تَتہٕ گریشن ؛ اَسہٕ ریشَن سرائے فانی
یم احوال سانی ییلہٕ ڈیشن ؛ کانٛتی کَڈن پشیمانی
تس آشنہٕ کرتم اتراہ ؛ موج نِتس خوشنود میانی
چھُکس دَیہٕ ہِنٛز قدرٕژ ہمراہ ؛ سوزہ عمراہ بھرہ دَیہٕ وانی

ترجمہ:۔ اے ماں، میرا غار سونا چاندی کا تختہ ہے۔ عصا میرا طاقتور ہتھیار ہے۔ پھٹا ہوا خرقہ میرے لئے پشمینے کا پٹو ہے۔ گھاس کا جوتا مجھے گھوڑے کا کام دیتا ہے۔ شریعت والے تحقیقات کرینگے۔ ہم ریشی لوگ دنیا کو فانی جانتے ہیں، شریعت والے ہماری حالت دیکھ کر خود پشیمان ہونگے۔ اے میری والدہ اس میری بیوی کو خوشنود امور لئے جاؤ۔ خدا کی قدرت سے میں اُس کا ساتھی ہوں۔ اس کو تمام عمر غم میں گذارنی ہوگی۔

سوالِ والدہ صاحبہ

نوٗنِدہ شُری چانٛی غریب تہٕ مہزن ؛ ایمَن باٛژَن کُس ہیٚیے
یم پترٕ ین گژھُن مازن ؛ یم ژُلکھ پانَس نشے
نوٗندہٕ شُری چھی کینژھا کھیاڈکھ ؛ بابہٕ منتو ژھنٛنک اَندہ
لِشہٕ پانَس زہٕ لاہ پاڈکھ ؛ گوبہٕ ساڑکھ وُڈِتھ جَندہٕ
نوٗنِدہ رِوان اَبز زمنگ ؛ گوفتہ رُودک اَند وَنہٕ

نولَن تہٕ وہ تَند بابہٕ فمگ ؛ ووڈِ شُری بابہٕ رَنگ ہینزِ نی

ترجمہ:۔ اے نورالدین تیرے بچے غریب اور لاچار لگتے ہیں ان کو پالے گا اب کون۔ ان کے لئے اب بازار سے کون لائے گا اخراجاتِ ضرورت؟ ان کو اپنے ساتھ رکھنے کی جو عادت کی ہے، یہی انکو رکھئے۔ پھر اِن کو خود ہی کچھ کھلاؤ۔ ان کو پیار کرو اور اپنے کپڑوں میں ہی سلا دو۔ اے نُوند روتے روتے ان کے کپڑے پھٹ گئے۔ تم خود جنگل میں غار نشین ہوگئے، تیری محبت نے ان کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ اب والدہ (ماں) نے دونوں بچوں کو حضرت شیخ العالم کے پاس غار میں چھوڑ دیا۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موجی شُری میانی غریب تہٕ مہزن ؛ تَم گوٗ کوٗہ زَن ہوسی
پترٕ ہتھے تھوہکھ ژُھنٛز تھے روزن ؛ رزِق وانٛکھ تامنہ دوہ لوسی
موجی یوٗت مَنتہٕ دِتَم آزار ؛ یہٕ بازار یکہٕ وُن ڈٲے
موجی وہ ژِ نِتھ ساڑکھ مزار ؛ توٚے آزار سارن یکے
کِتژ گوناہ منٛے کرِم گِنی ؛ موہم پھلہٕ رؤسے بازر تو
کن تھوٗ نوٗندہٕ ریشی عرض وٚنے ؛ دِل باوتہ کری کرتو

ترجمہ:۔ اے میری شفیق ماں میرے بچے غریب اور لاچار ہیں

ان کو تم پہاڑ جیسے گران کیوں سمجھتے ہو ان کو جہاں رکھوگے وہیں رہیں گے، دِن غروب ہونے سے پہلے انکو رزق ملے گا۔ اے والدہ مجھے اتنی تکلیف مت دو۔ یہ بازار (دُنیا) ختم ہونے والی ہے۔ پھر اِن کو بھی قبرستان میں سُلانا ہے پھر اِس سے سبوں کی تکلیف دور ہوگی۔ اے ماں میں نے گناہ کتنے شُمار کئے میں نے بازار کو طاقت کے بغیر ہی لُٹا لیا۔ اب میں نوندہ ریشی عرض کر رہا ہوں، دھیان دو کہ دِل کی خلوص سے عبادت کرو۔

سوالِ والدہ صاحبہ

نُوندِ ملکیم کانچھک توشت ؛ تن ہومشت ژہ صد بادہ
کری کرنو گھرِ چھے مُشید ؛ دَفتہِ رُوشِتھ روزُک کوہ

ترجمہ :۔ اے نُورالدین تجھے غار میں تنہا بیٹھنا کِس نے سِکھایا۔ اگر تجھے عبادت ہی کرنی ہے تو گھر میں بھی عبادت کرسکتے ہو ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے۔

جوابِ شیخ العالم رح

موجی اَند ووں ہوتُم ہُکُن ؛ رازِہ شوگنہ دزِم کاوہ
تتہِ کھِمن چھِن لبہ نہ پاکُن ؛ تُن ہا ہو ہیتھ روُدُس توہ

ترجمہ :۔ اے اماں جان میں جنگل میں تنہا اِس لئے بیٹھا۔ کہ خدا نے اس کے لئے میرے دِل میں تڑپ پیدا کی۔ اِس تنہا نشینی میں کھانے پینے اور پکانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی لئے میں تنہا یادِ خدا کرنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ والدہ نے فرمایا ؎

نُوندِ شیتھر ستادی برنتہ ؛ چھوم اَندری گیلان کرونیے
سانی میتھر کاتیاہ رونتہ ؛ دَپ ہتہ رُوشِتھ روزِہم کوہ

ترجمہ :۔ ای نورالدین ہمارے دُشمن آپ کی غارنشینی پر خوش ہیں۔ اور اہلِ قبیلہ مجھے سرزنش کرتے ہیں۔ اور ہمارے دوست آپ کی کارکردگی سے روتے ہیں۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔ شیخ پاکؒ نے عرض کیا: ؎

ہم کھوان چھِ ماز تہ مژھی ؛ تِمَن تورُک لبہِ نہ پَوہ
خبر چھکھنہ یور آے پتڑھی ؛ تُن ہو ہیتھ روُدُس پَوہ

ترجمہ :۔ جو لوگ گوشت اور کوفتہ گوشت کھاتے ہیں۔ ان کو آخرت کا رجحان نہیں ہوتا ہے۔ انہیں خبر نہیں کہ ہم اس دنیا میں مہمان آئے۔ اِسی وجہ سے غار میں تنہا یادِ خدا کرنے آیا ہوں۔ شیخ پاکؒ نے فرمایا ؎

موجی اوّل پوتُم راوُل ؛ وہ نی راوُک دزا ومے نادُو

کاڈ بُڈ ستہ تھکیم باوُل ؛ تَن ہو ہیتھ روٗدُس توٗہ

ترجمہ:- اے والدہ میں تے پہلے راول کو پالا۔ اب مجھے بھی راول نام پڑگیا۔ بوڑھاپے میں میری توانائی تھک جائے گی۔ کسی کام کا نہیں رہونگا۔ اس لئے میں تنہا غار میں یادِ خدا کرنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ یہ ابیات اس شعر کے مصداق ہیں:ے

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری ؛ وقتِ آخر گرگِ ظالم می شود پرہیزگار

ترجمہ:- جوانی میں توبہ کرنا پیغمبروں کا طریقہ۔ بوڑھاپے میں ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔ والدہ نے فرمایا:ے

نُوندِ بیمہ دوہ خانہ کوٗر سَے ؛ بَرم بوٗرُم سمسار نوٗہ
دوہ ژکیتھ ڈُنبہ دود فو رسَے ؛ دپ نۃ روٗشتھ روٗدہم کوٗہ

ترجمہ: اے نوند جب میں نے تیری شادی کی تو دُنیا میں اتنی خوشی اور شادی کس نے منائی ہوگی۔ اب مجھے شفقتِ مادری نے ستایا۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔

جوابِ شیخ العالمؒ

موج قدرت چھ باطن حقس ؛ بے شک ستے خدائے زانوہ
موج سو کھ نۃ دکھ آسنہ کس ؛ تن ہو ہیتھ روٗدُس توٗہ

ترجمہ:- اے والدہ باطنی حالات جاننے کی قدرت خدا ہی کو ہے۔ مگر میں نے بے شک خدا کو پہچانا۔ اے والدہ راحت اور تکلیف کے بغیر کون ہے۔ اسی وجہ سے میں غار میں تنہا یادِ خدا کرنے بیٹھا ہوں۔ والدہ نے کہا:- شعرے

نُوندَیہ ییتنہ روٗدہم ڈُلیتھ ؛ نوٗرِ بوٗرت باوتم روٗہ
گھرِ گو پھِرِ کُن آہم ژُلیتھ ؛ دَپتہ روٗشتھ روٗدہم کوٗہ

ترجمہ:- اے نوند تم اس جگہ پوشیدہ رہے۔ پھر بھی اپنا نور بھرا چہرہ دکھاؤ۔ گھر سے غار کی طرف بھاگے ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے۔

عرضِ شیخؒ:-

موج کیاہ ییتہ کرہم گزیتھ ؛ ییی آسن لیکھوے لانوہ
دوہ ژی لطفک باوتم درشن ؛ تن ہو ہیتھ روٗدُس توہ

ترجمہ:- اے والدہ مجھے معلوم کرنے سے کیا ہوگا۔ کسی کے کہنے سے مجھے کوئی اثر نہیں ہوگا۔ مجھے خدا نے قسمت میں یہی لکھا ہے۔ اب جبکہ مجھے لطف اور کرم کا جلوہ دیا۔ اسی وجہ سے میں غار میں یادِ خدا کرتے بیٹھا ہوں۔

والدہ کا ارشاد:-

کمیو دِتے بَرم نۃ وَنتہ ؛ تن کڈتھ گو پھِر بل گئے
کوٗہ کھین چین تزدوتھ ان نۃ ؛ دپ نۃ روٗشتھ روٗدہم کوٗہ

ترجمہ:۔ ذرا بتاؤ آپ کو کس نے ورغلایا۔ جس کی وجہ سے آپ نے غار کی طرف اپنے جسم کو نکالا۔ تم نے کھانا پینا اور اناج کیوں چھوڑا۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے۔

شیخِ پاکؒ نے عرض کیا:۔

موج یؤت مَتہٕ دِتُم آزار ؛ دپ تہٕ نوُند اَند مزار ژاوہ
موج یاوُن روزِ نہٕ بازار ؛ تن ہو ہیتھ رودس توہ

ترجمہ:۔ اے اماں جان مجھے اتنا آزار نہ دو۔ تم فرض کرو کہ نوند آج مرگیا۔ اے والدہ جوانی کا بازار ناپایدار ہے۔ اسی لئے میں غار میں تنہا یادِ خُدا کے لئے بیٹھا ہوں

والدہ کا سوال:۔

نوندِ شرین برز تھنہٕ پَرہن ؛ یور گٔس بایہٕ روزِنہٕ آدہ
مُشری صاحبہ سبزی ترہن ؛ دَپ تہٕ رَوٗشِتھ رُؤدہَم کوَہ

ترجمہ:۔ اے نوند تم نے اپنے بچّوں کو شفقت نہ دکھائی، ہمیں بھی پتہ ہے۔ کہ اس دُنیا میں رہنے کے لئے کون آیا،۔ بچّے خدا کی مہربانی ہے۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو؟

شیخِ پاکؒ نے عرضِ کیا۔

نوٗن کُس موج بوزِ میٚون عرضا ؛ یَتہٕ تُن گلِہ وَرزِ نہٕ واوہ
ناحقہٕ ہیمہٕ ہا دُنیاہک قرضا ؛ تن ہو ہیتھ رودُس توہ

ترجمہ:۔ ای والدہ وہاں میرا اعلانیہ عرض کون سُنے گا جہاں جسم خطرناک آندھی میں گھُل جائے گا۔ میں فضول میں دنیا کے زیربارِ قرض کیوں ہو جاتا۔ اِسی لئے میں نے غار میں یاد خُدا کرنا شروع کیا۔

والدہ کا ارشاد:۔

گِہہ بَتَس پَرَ نہٕ وُ لگے ؛ اَسہٕ سالِک ساو دراوہ
تھاجہٕ بَتَس مانچھ سان لگی ؛ دَپ تہٕ رَوٗشِتھ رُؤدہم کوہ

ترجمہ:۔ اے شیخ تم نے گھریلو کھانے کے صاف چاول بھی چھوڑ دیئے۔ اب ہم کو ضیافت کی عادت نکل گئی۔ تھالی کا کھانا ہمیں شہد سے بھی اچھا لگتا ہے۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔

حضرت شیخؒ نے فرمایا:۔

موجی درگاہہ دیُت ہَم نِدا ؛ مے نِدا منے ہیبز دوتو
موجی سے بَر میونئے مُدعا ؛ تن ہو ہیتھ رودُس توہ

ترجمہ:۔ اے والدہ مجھے دربار خداوندی سے بُلایا گیا۔ اور وہی ندا مجھ تک پہنچی

تم فکر نہ کرو۔ مجھے خدا پر چھوڑ دو۔ اور اِسی لئے میں غار میں تنہا یادِ خدا کرنے کیلئے بیٹھا ہوں۔

جوابِ والدہ

یارِ وَنُن رائیلِ نشان ؛ دارِ کھ مہر مشان آئے
پگاہ ہو وِرِ کِ ینے کرٚنشان ؛ دَپ نہٕ رٲوشِتھ رۄدِہم کوہ

ترجمہ:۔ اے فرزند کائرو کے جنگل میں رائل کے درخت نشان کے لئے ہوتے ہیں۔ تمہیں مہر کا قرضہ بھول گیا۔ کل سُسرال والے مہر کی مانگ کے لئے دعویٰ کرینگے۔ ذرا بتاؤ تم روٹھے کیوں رہے ہو۔

زی چھ گھرَس مالِکھ موجی ؛ گھرٕ بِترُن سٕہہ شال گوو
یم شُرکر دی کھینَس باجی ؛ نن ہو ہیتھ رۄدُس نوہ

ترجمہ:۔ ای والدہ زی میری زوجہ گھر کی مالکہ ہے۔ تمام ملکیت بطورِ مہر میں نے اس کو بخشا ہے۔ گھر میں تنی کرنا گیدڑ اور شیروں کو پالنا ہے۔ یہ بچے کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ اِسی لئے میں تنہا غار میں یادِ خدا کے لئے بیٹھا ہوں۔

ارشادِ والدہ:۔

بسمہٕ مُلتھ چھِ روان یِوان ؛ لاگِتھ دیوانہٕ ہیوٚ تن روہ
شیخہٕ زُنٛ چھےٚ فریاد دِوان ؛ دَپ نہٕ رٲوشِتھ رۄدِہم کوہ

ترجمہ:۔ تیری بیوی گھر پر تیری جدائی سے روتی رہتی ہے

وہ دیوانے کے مانند' جبذہ، اوڑھتی ہے۔ ای شیخ آپ کی زوجہ آپ کو پکارتی ہے۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔ شیخ پاک نے عرض کیا ؎

نیرِہ حضرتہٕ سنٛبرے علم ؛ تتہِ عالماہ درماندہ گوو
چھۆیہ خلقنہٕ پاپنہٕ انبر ؛ تن ہو ہیتھ ودس توہ

ترجمہ:۔ قیامت کے روز حضرت محمدؐ کی علم نکلے گی۔ تمام لوگ وہاں درماندہ ہوں گے۔ وہاں تمام لوگوں کے گناہوں کے انبار کو مٹائے گا۔ اِسی لئے میں تنہا غار میں یادِ خدا کرنے بیٹھا ہوں۔

شیخ پاکؒ نے فرمایا ؎۔

موجی چھےٚ نا ترٚ ہینٛس مَرُن ؛ روزٕہ، نماز گژھِتھ کرتہٕ
پُلِ صراطہٕ تارٕ تَرُن ؛ سرُن خدائے ان تتہٕ برتہٕ

ترجمہ:۔ میری اماں! کیا تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن مرنا ہے اور یہ دنیا کے چھوڑ کے جانا ہے، اسلئے جاؤ اور نماز و روزہ ادا کر کے آخرت کی تیاری میں لگ جاؤ اور پُلِ صراط کو بھی پار کرنا ہے۔ ماں خدا کی یاد ہی میں کھو جاؤ۔ ریشی نامہ بابا نصیب الدین غازی بابا کمال و بابا خلیل کے مطابق اِس کے بعد زنیٔ دید علیہ شیخ العالم غارِ کیمو پر آتی ہے۔

سوالِ زی دید صاحبہ اہلیہ حضرت شیخ العالمؒ

شیخہٕ ژہ بوز تو میانی زارٕی ٭ ژٕ ہے تژٲوِتھ سارٕی انگہ
کو مٹھی یو آدٕ نچ یارٕی ٭ دٕپ تہ کھیوٚن بتہ بہ کس منگہ
عراق تراوِتھ کیاہ منگہ خرس ٭ کرس گو بیو کاوٚن بارو
ژٕ ہے رٕنتھ گوف کیاہ منگہ گرس ٭ ھرس خوش آو رنہ پن میوٚن
ژٕنے تہٕ مےٚ بیو لیکھتھ ہتو ٭ کوہ ہے گیٚت دریاوٚ ژھوٹ گو
صدر تھوٚ کم ہیٚزٕ کتھ گیتو ٭ دوٚیم گرٕ کرٕن کانٛسہِ رٕنت مو

ترجمہ :۔ اے شیخ میرے سرتاج تو میری عجز وزاری سُن۔ تو نے سبوں کو چھوڑا۔ میرے ساتھ ابتدائی محبت کی یاد کیوں بھول گئے ذرا بتاؤ کہ اب کھانے کون مانگے گا۔ اے شیخ عراق چھوڑ کر گدھے کو کیا میں مانگوں۔ شیر کو کوے کا بوجھ شاید بارگراں معلوم ہوا۔ اب جبکہ تم نے غار پکڑا تو میں گھر کو کیا مانگوں گی۔ دراصل خدا کو میرا خون آلود جسم پسند آیا۔ نکاح کے موقعے پر دوٚسروں (قاضی اور گواہ) نے ہم سے لکھ کے لیا۔ میرے لئے اب دریا کیوں تنگ ہوا۔ جب تم جیسے (سمندر) کا پانی میرے لئے ختم ہوا تو گندے پانی کا تالاب مجھے کس کام کے لئے ہے (یعنی دوسرا نکاح نہیں کروگی)۔

جوابِ شیخ العالمؒ

ژٕ ہے زانیو کتھ نوند بن برمی ٭ برمت بھروٚم الیٚ طال
مہ دن قاز کرٕ لاکمی ٭ ژٕ ہے فنٹے کولٕ واتی تھال
یور کور آیک زٕ یئے ٭ دٕنہ رٕودُس جانے بیےٚ

دورُد کر ایک زِٹے ٭ دیو پاپ گرٹھا نم چھیٖٔ

ترجمہ :۔ اے اہلیہ تم نے جان لیا تھا کہ نوندہ ریشی کو ورغلاؤ گی مگر نوند کو خُدا نے ورغلایا ہے۔ خدا کا ورغلایا ہوا کسی دوسرے سے ورغلایا نہیں جا سکتا ہے۔ میں نے نفسِ امارہ کے گھوڑے کو لگام مضبوطی سے باندھی۔ اگر تجھے پیالہ ٹوٹ جائے گا۔ تو اِسکے بدلے تھالی پاؤ گی۔ یا۔ طلاق لیکر شادی دوسری کر سکو گی۔

اے زئی یعنی زُبیدہ۔ تم یہاں کیوں آئی، میں آپ لوگوں کے خوف سے جنگل میں بیٹھا۔ آپ چاہیں تو دوسری شادی کر سکتی ہو۔ اس سے خُدا میرے گناہ معاف کرے گا۔ (جواب)

زیٔے ےکر ژٕ آخرتس ٭ یر مستٕ کیشاہ منگوہ
نتہٕ جائے کر پنٕنس بتس ٭ تن ہو بیتھ رودُس توہ

ترجمہ :۔ اے زی تم آخرت کے
ساتھ اُنس پیدا کر دنیائی ہستی
سے کیا مانگیں۔ ورنہ اپنے کھانے کا
اِنتظام کرو۔ یعنی دوسرا نکاح کرو میں
اس لئے تنہا غار میں یادِ خدا کرنے بیٹھا ہوں۔

سوال ذی دید صاحبہ

شیخہ شاہ ییلہِ آہم پأرِتھ ÷ ژہ تہٕ سےٚ کھیتو ییکہٕ وٹی
گوکھ پانس میانِس فیرِتھ ÷ دِپ تہٕ رۆشِتھ رۆدہم کوہ

ترجمہ:۔ اے شیخ جب آپ دلہا بن کے عمدہ کپڑے پہن کر آئے۔
تو آپ نے میرے ساتھ اکٹھے کھانا کھایا۔ اب میرے وجود سے
منہ موڑا۔ ذرا بتاو تم کیوں روٹھے رہے ہو۔

جوابِ شیخ العالمؒ

بار بگی ین سوتھ ذات ہأوم ÷ گوٚف برآوم سو کھ لبوہ
منےٚ وو ذٕ نیٚھک للہ کھوٚل ترآوم ÷ تن ہو ہیتھ رۆد دُس توہ

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنا جلوہ دیا۔
اسی لئے میں نے غار اختیار کیا تاکہ سکھ
پاؤں۔ اب میں نے دنیا کے دھندلکوں کو
چھوڑ دیا۔ اسی لئے تنہا غار میں یاد خدا کرنے
بیٹھا ہوں۔

سوال ذی دید صاحبہ

سِر قدرت کانسہ نو زونو ÷ ریشی تو نو ہے کرُن ییوہ
ای اُو سُم ازلہ لانو ÷ دِپ تہٕ رۆشِتھ رودُکھ کوہ

ترجمہ:۔ اے شیخ قدرت کا سر کوئی نہیں جانتا مجھے
ریشیت اختیار کرنا پڑی۔ روزِ ازل میری قسمت
میں یہی لکھا گیا تھا۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے۔

ہش ماجہ ییلہ روڈُ وٕدُم ÷ زونُم پوٚر کنہٕ اَنہٕ گوٚٹی گوہ
ڈٕنِہ لولَن جگر ژٕوٚدُم ÷ دِپ تہٕ روشِتھ رۆدُکھ کوہ

ترجمہ:۔ اے شیخ جب سے ساس نے روی مبارک
بند کیا (کیونکہ وہ بھی شیخ پاکؒ کی تربیت سے
محوِ عبادت ہو گئی تھی) تب سے مجھے مشرق
کی طرف سے اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ اب
بچوں کی محبت نے مجھے جگر کاٹا۔ ذرا بتاؤ تم
کیوں روٹھے رہے ہو۔

جوابِ شیخ العالمؒ

ہش تہٕ ہہر یِتھی آسن ؛ سِیر بووے بوٗزتھ نے
آش میانٛی تژاو لبکہ واسن ؛ تن ہو ہیتھ روٗد سس توہ

ترجمہ :۔ ساس اور خسر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ میں تمہیں سر کی بات بتانا چاہتا ہوں مگر تم بات سُنتی ہی نہیں۔ اب میری اُمید چھوڑ دو اور خدا سے ناطہ جوڑو۔ اِسی سے ٹھکانے لگ جاؤگی۔

سوال ذی دید صاحبہ

شیخہٕ پوٗرتھ جبتہٕ نہٕ عاصہٕ ؛ گھرِہ ڈزالیس بولولرہ چانے
ووٚنی بو یِتی خدمژ آسی ؛ دَپ تہٕ روٗشتھ روٗدکھ کوہ

ترجمہ :۔ ای شیخ تم نے جندہ پہنا اور عصائے مبارک ٹیکا۔ میں تمہاری محبت کی وجہ سے گھر سے نکلی۔ اب میں اسی غار میں تیری خدمت کرونگی، ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔

جوابِ شیخ العالمؒ

دٕھرن کنٛڈ کرِ تہٕ وُژن جندہ ؛ دیگہٕ ہند تمنا مے ترووہ
ذیبےٚ سینٛس دَیہٕ سُند بنٛدہ ؛ تن ہو ہیتھ روٗدس توہ

ترجمہ :۔ اے اہلیہ غار میں فرش کے بدلے کانٹے ہیں اور

اوڑھنی کے لئے جندہ (دلق) ہے۔ دیگ دان کا تمنا میں نے چھوڑ دیا ہے۔ میں خدا کا بندہ بنا۔ اِسی لئے میں غار میں یادِ خدا کرنے بیٹھا۔

سوال ذی دید صاحبہ

شیخہٕ اوسے یوٚز کمالاہ ؛ حق تعالا ٹو ٹھیوی توٚے
کنٛڈی وٕھرن یہٕ کیتھہٕ ژالے ؛ دَپ تہٕ روٗشتھ روٗدکھ کوہ

ترجمہ :۔ ای شیخ تجھے خُدا نے بڑا کمال والا بنایا۔ اِسی وجہ سے خداتعالا نے تجھے اپنا پیلا بنایا۔ مگر کانٹے کا فرش میں کیسے برداشت کرونگی۔ ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے ہو۔

جوابِ شیخ العالمؒ

ذے لوٗب تہٕ طمع تژاوکھ ؛ آش بھرکھ یِتی آسیوہ
گوفہِ ہنٛدے مہم پژاوکھ ؛ تن ہو ہیتھ روٗدس توہ

ترجمہ :۔ ای ذی اگر تم طمع اور لالچ چھوڑوگی۔ اور امید رکھوگی کہ اسی غار میں رہ کر غار کی سختی برداشت کرونگی تو منزلِ مقصود ضرور حاصل کرسکوگی، اِسی لئے تنہا غار میں یادِ خدا کرنے بیٹھا ہوں۔

سوال ذی دید صاحبہ

ژٕہ روٗدہم گوفہِ کیاہ میون لُن ؛ آسمانٕس ےکھُن پیوہ
گمرِہ پھِ رنٛگہٕ منی آسن ؛ دَپ تہٕ روٗدکھ کوہ

ترجمہ:۔ آپ غار میں رہے۔ اب میرا جینا کیا فائدہ مجھے آسمان پر
چڑھنا پڑا گھر کو بہت سے ساز و سامان سے رنگا ہوا ہوتا ہے۔
ذرا بتاؤ تم کیوں روٹھے رہے۔

جوابِ شیخ العالمؒ

بوگیہ یمُن یار سیلِہ سوز بکھ ؛ تیلہِ نرگس روز کھنہ پوہ
بڈ آڈ تہنز قیامژ لوزکھ ؛ تن ہو ہیتھ روُدُس توہ

ترجمہ:۔ جب خُدا ملک الموت بھیجے گا۔ تو اس وقت جسم کا
گھوڑا اپنے انداز میں نہیں رہے گا۔ اور خدا کی بلندی قیامت
کے روز سنو گے۔ اسی لئے میں تنہا غار میں یاد خدا کرنے
بیٹھا ہوں۔

سوالِ ذی دید صاحبہ

دلہٕ میانہٕ چھ کھوان تہٕ چیوان ؛ دارہ بُرکہ وچھان گھرِ وول آوہ
بہٕ چھس فکرن تہٕ صورن پیوان ؛ دپ تہٕ رُوُشتھ رُوُدکھ کوہ

ترجمہ:۔ میری سہیلیاں ہنسی اور کھیلتی ہیں۔ کیونکہ میری ہمجولیاں
اپنے شوہروں کو دروازوں اور کھڑکیوں سے دیکھ کر کہتی ہیں کہ
خانہ دار آگیا۔ مگر میں فکر و غم میں مُبتلا ہو جاتی ہوں۔ ذرا بتاؤ

ذرا بتاؤ تم
کیوں رُو ٹھے ہوئے بیٹھے۔

جوابِ شیخ العالمؒ

دلہٕ چانہٕ واندرن پنژہ ؛ دلہٕ چانہٕ لوُب بھروونے
تمہٕ شوہٕ نے قیامژ ژونژہ ؛ تن ہو ہیتھ رُوُدُس توے

ترجمہ:۔ تمہاری سہیلیاں بندروں کی بندرانیاں ہیں۔ وہ
اپنے بندر شوہروں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی ہیں۔ اگر تم
میرا کہنا مانو گی تو تیری تمام سہیلیاں قیامت کے روز
تمہاری کنیزیں ہونگی۔ اسی لئے غار میں تنہا یاد خدا
کرنے بیٹھا ہوں۔

سوالِ ذی دید صاحبہ

دُریا و چانے داما تہٕ کنُم ؛ تھاجہ بتہٕ ہیؤ تُم کوہ
دُریاو ہو کھم ہنزکتھ کھتم ؛ دپ تہٕ رُوُشتھ رُوُدکھ کوہ

ترجمہ:۔ میں نے آپ کے دریا سے اپنا دامن ترکیا اور
جان بوجھ کر تھالی کا بھتہ پسند کیا۔ اب دریا سوکھ گیا گندے

پانی کا کھڈ مجھے کیا درکار آئے گا۔ ذرا بتاؤ کہ تم کیوں رو ٹھے رہے ہیں۔

جوابِ شیخ العالمؒ

نُنر لاگتھ آیکھ گلی ؛ سِندرم تُلی ڈُلتھ پان
کرمہٕ لیکھتس کُس کورژلی ؛ تن ہو ہیتھ رودُس توے

ترجمہ:۔ ای اہلیہ تم ہاتھوں پر مہندی لگا کر آئی۔ اور ساز و سامان اور زیورات سے اپنے جسم کو سجا کر آئی۔ مگر تقدیر کے نوشتے سے کوئی کہاں بھاگ سکے۔ اسی لیے تنہا غار میں یادِ خدا کرنے بیٹھا ہوں۔

سوال ذی دید صاحبہ

ژٕہ چھکھ ہلنگ کمر بندہ ؛ بہٕ چھس تنہٕ ہنز پاڑ کاڑ
ژٕ سپدِ سپدکھ دیہٕ سُند بندہ ؛ ژٕہ چھکھ ریشہ بہٕ ریشہ باژ

ترجمہ:۔ ای شیخ تو میرے کمر کا کمر بند ہے۔ اور میں تیرے جسم کی ریشمی لباس ہوں۔ جب تو خدا کا بندہ بن گیا۔ اب تو ریشی اور میں ریشین بن گئی ہوں۔ اس میں قرآن پاک کی یہ آیت مضمر ہے:۔ ھُنَّ لِباسٌ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لِباسٌ۔

مکالمۂ سوال و جواب جو شیخ العالمؒ اور آپکی اہلیہ بی بی زبیدہ کے درمیان تبلیغی سنٹر کیموہ غار میں ہوا۔

سوالات از:۔ زبیدہ بی بی عرف زائی دید: جوابات از:۔ حضرت شیخ العالمؒ

عارفانہ کلام

سوال

بِسمِ اللہ کرِتھ ذرائیس گرہ ؛ اللہ بوزِتھ گیم ستھ
الرحمٰن الرحیم نشہٕ کرٕ سرہ ؛ شیخہٕ بزونتھ مرے روزی کتھ

جواب

العشق ھو اللہ کرٕ تن سرہ ؛ شتہٕ نے لگان دہنچ کتھ
فنافی اللہ گژھ ذرہ ذرہ ؛ زِندہ یُس مرِ روزِ تہنزی کتھ

سوال

نُوزگ تنہٕ میشانہٕ کرِتھ ذرہ ذرہ ؛ ییہن ستی ہتو دُ تہ اُلفت
واجب الوجود کرٕ تن سرہ ؛ شیخہٕ بزونتھ مرے روزی کتھ

جواب

صورتِ کلمہ کرِتھ نا سرہ ؛ صورتِ آدم گواہ چھے ستھ
دعواتھم روزِ محشرو ؛ زِندہ یُس مرہ روزی تہنزی کتھ

کاکہ بُتھہِ ینم نالہِ متہ ہنم

گزینش عمل تہٕ کیشاہ میون پائے

ژھوٹہ تہٕ گٹہِ ییٚلہِ اُژدرٕ وسنم

کُسہ میأنی عمل تہٕ کیشاہ میون پائے

ترجمہ :- حضرت شیخ العالمؒ قبر اور عمل کی طرف اشارہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہاں قبر کے اندر جب فرشتے آکر عمل اور نام کے متعلق پوچھیں گے تو قبر کی تنگ و تاریک کوٹھری میں خونخوار سانپ بھی ہونگے۔ (اگر میں بے عمل ہوگا تو) وہاں کون میرا ہوگا اور کس نام سے مجھے پکاریں گے وہاں۔

•

سوال

بانٛج ہمبرزل کرٕنس برٕہ داغ چھُم دِلسی دِمہٕ فریاد

مازاغ البصر کرٕتن سرٕہ شیخہٕ بڑوشٹھ مرے روزِ کتھ

جواب

اکھ سر خُدا بیٚیہ پیغمبرہ گرٕہ گرٕہ کران راوی پان

ذات کر نفٕس صفات اندرٕ زِندہ پُش مرِہ روز تہٕ تہنزی کتھ

سوال

زٕنی بو دزٕ ایس منٛزٕ ڈاڈٕہ سرٕہ اکبر دپن چھُم تتہِ روزان

جمال الدین کمال الدین پائے چھم گرہٕ شیخہٕ بڑوشٹھ مرے روزِ کتھ

سوال

آیس زٕنے نشہِ دزٕ ایس گرٕہ داٗدِس علاج لوٗ گنو کینہٕ

کیاہ کرٕہ کیاہ کرٕہ چھُم مرِہ مرٕہ شیخہٕ بڑوشٹھ مرے روزی کتھ

نوٹ :- چونکہ مکالمہ مذکورہ عام فہم کشمیری زبان میں ہوا ہے اور اس کا رسم الخط بھی اصل کشمیری ہونے کی وجہ سے لوگ اسے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، اسلئے اسکے اردو ترجمے کی ضرورت نہیں ہے۔

(مُرتب)

خلوٗصِ نیّت

سُہ چھُ نہٕ وُچھان قیلَس تہٕ قالَس
سُہ چھُ وُچھان دِلہٕ کِس حالَس کُنٛ
ذِکرِ حَق پَر زیٛو دِتھ تالَس
دَیوٚہ رازٕ ہوٗنٛز[1] ہِی زالَس[2] کُنٛ

۱؎ پرندہ۔ عقاب ۲؎ پنجرہ

ترجمہ:۔ وہ ذات اور قابلیت نہیں دیکھتا
وہ تو صرف دل کے حال کو دیکھتا
ہے۔ زبان کو تالو (حلق) سے لگا کر حق
کی عبادت و اطاعت کرو پھر اپنے آپ
ہی عقاب جال میں آئے گا۔

جُوٚرہٕ رۄٗستیٚ جہازٕہ توٗرُم
موٚرُم، ژَکھ، رِش تہٕ موٚہہ
شوٚدِ وفہٕ ندہ رَہتیٚ صاحب گوٗرُم
اَدِہ پژٕرہ نودُم پَیٛنٛ زوٗ

ترجمہ:۔ میں نے اللہ کا ذکرِ خلوصِ نیّت
سے کیا اور حسد و کبر سے
دل کو پاک کیا تو زندگی کے خطرناک
سمندر کو میری کشتی ملاح کے بغیر ہی
پار کر گئی۔ اور اس طرح میں نے اپنے
آپ کو پہچانا۔ جس نے اپنے آپ کو پہچانا
گویا اُس نے خدا کو پہچان لیا۔

اِیرہ وُبہٕ وَژھاس چِیرہ وُبہٕ ناوے
آوٕلنہٕ وۄڈُس کِتھہٕ لگہٕ ٹھٔٹے
نابَد ژھنیام ستٕرہ کاشٕنز یاوَے
میٹھشاہ کاشٕنز کِنہٕ نابَد ٹھٹے

ترجمہ:۔ پانی کے بہاؤ کے ساتھ میں ٹوٹی پھوٹی کشتی پر سوار ہو کر چل پڑا، میں طوفان کے بھنور میں پھنس گیا اب میں کیا کروں۔ میں نے خُم لگے ہوئے پانی میں مٹھاس پیدا کرنے کے لئے اُس میں کھانڈ ڈالا اب کیا معلوم اِسطرح یہ کھٹا پانی میٹھا ہو گا یا یہ کھانڈ ہی کھٹا ہو گا۔ اِسطرح میں نے اپنی بداعمالی کو دور کرنے کے لئے نیک اعمال کا انعقاد کیا، پتہ نہیں کہ میری یہ نیک اعمالی کیا پھل لائے گی۔

یِم پالَن نَتہٕ عِلماہ پَرن
پینک پھیہٕ لالَن تہٕ گاش کِتہٕ آسیٔے
عِلمُک بورا لدٔ نک خَرن
کرٕ ہوٗنی یِہٕنٛد کرٕ بہٕ تہٕ کارُن آسیٔے
حَسدٕ تہٕ نِفاقہٕ پٔژ کھتاہ بَرن
پیشوا تِہٕنٛدے شیطان آسیے

عا گدھوں کو

ترجمہ :۔ جو لوگ علم حاصل کرینگے اور اِس کے بعد اِس پر عمل نہیں کرینگے اُن کی آنکھیں اندھی ہونگی اور ان میں روشنی نہیں ہوگی۔ (القرآن۔ بائبل مقدس / حضرت عمرؓ) علم اِن کے کندھوں پر گدھوں کی طرح بوجھ بن کر ہوگا۔ اِن کا اندرون اور بیرون کارنامے سب کے سب کالے ہیں۔ (اقوال زرّین) وہ حسد اور ضد سے اپنے دل بھر دینگے اور اُنکا سردار شیطان ہوگا۔

کَندِہ مو مازٕ لُکہٕ ہٕندِس حَقَس
مُنافِقَس لَدَن بوٗرو
دوٗزخنہِ نارٕہ لاگنَس پاکَس
اَدٕہ ناپاکَس پھکھ یِیہِ ژوپاڑ و

ترجمہ:- ارے دوسروں کی حق تلفی مت کرو۔ مُنافقانہ طریقہ پر چلنا تم پر بوجھ بنے گا۔ جہنم کی سُلگتی ہوئی آگ پر تم کو پکایا جائیگا پھر تمہارے ناپاک جسم کی بدبو ہر طرف پھیل جائیگی۔

(القرآن / الحدیث)

ستٕۄ[1]گی اوٚنُم تہٕ دٕرٛ[2]گی کُنُم
نِتھ بور لوٗیُم سٕرٕہ
مُدرِہ زٔبانہِ بیٚیِس پٕژنُم
پانَس رٕنُم ووٚدی کیشاہ کٔرٕہ

ع۱ سستا ع۲ مہنگا

ترجمہ:- میں نے سستے داموں خرید کے لایا اور مہنگے داموں دوسروں کو فروخت کیا اور اپنا بوجھ نیچے پھینک کر اپنے آپ کو ہلکا کیا۔ میٹھی میٹھی باتوں میں دوسروں کی عیب جینی کرنے کا عادی بنا میں نے اپنے آپ خود کو تباہ کردیا۔

علم پٔرِتھ زونکھ اَسۍ گٔیہِ وِیٹھۍ
تِم وٚیٹھِ گوٚگل ٹٔھٹھۍ گٔے یِی
یِم ماتم ہیتھ اَند کُن بیٹھۍ
تِم تَل اَستھ بیٹھۍ گٔے یِی

ترجمہ:۔ علم حاصِل کرکے یہ لوگ سوچتے
ہیں ہم موٹے ہو گئے ہیں۔ اب
ہمارا کوئی ہم پلہ نہیں ہے موٹے موٹے
اُبلے بن کر یہ کھٹے ہو گئے۔ جو لوگ
اپنے کئے پر پشیمان ہوکر مایوسی کے عالم
میں گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں وہ لوگوں
کی نظروں میں ناکارہ تھے مگر خدا کے
پیارے ہو گئے۔

دُوٚیی ترٛاو مَہ لاگ چرٛندَے
ہوٚل موٚ پکھ پکتو وَتی!
پانٛژن ینٛدٕرن یُس دی نٔندٕرے
تمۍ اَند دیُت تہٕ اَدہ سُہ متی

ۓ کھیت یا پانچ وقت کی نمازیں۔

ترجمہ:۔ نفرت چھوڑو اور حیوان مت بنو۔ غلط
راستہ چھوڑ کر سیدھے راستے پر چلو۔ جو پانچ
بار اپنے کھیت میں "نٔندٕ" کرنے کا خیال رکھتے ہیں
یعنی پانچ بار نماز پڑھنے کا خیال رکھتے ہیں
اُس نے اپنا کام پورا کیا تو اُس کو ہر طرح
کی خوشی ملے گی۔

سُرانا کرُی زِ ہا بُتھ ہٕ ذات مَشیٔ[1]
گیشانا کرُی زِہ ہا گُپتھ پان
کِرِیاہ کرُی زِہ ہا بُتھ ہٕ کاشہ ڈیشی
مَشی تہٕ نَشیٔ[2] پَنُن پان

(نور نامہ)

[1] بھول جانا۔ [2] بے قابو ہونا۔

ترجمہ:۔ اپنے اندر اور باہر کو آلائشوں سے پاک کرو اور اپنی شخصیت کو بھول نہ ڈالو۔ سوچ بوجھ کر خدا کی عبادت میں محو ہو جاؤ، اپنی تمام تر توجہ اس کی طرف مبذول کرو۔ خُدا کی عبادت پوشیدہ اور پُر سکوں حالت میں رہ کر کرو۔ اپنا سب کچھ بھول کر اور پوری لگن سے کر لو۔

•

سرانا کرُک زِ یُتھنہٕ کونشرِھ ڈیشی
دیانا کرُک زِ گُپتھ پان
کرِیا کرُک زِ یُتھنہٕ زاشہہ مشی
مَشی تہٕ نشی پننے پان

(ریشی نامہ) (ماخود ریشی نامہ)

ترجمہ:۔ خدا کے حضور اپنی غلطیوں کے اعتراف میں آنسو بہا بہا کر معافی طلب کرو۔ ہر وقت اپنا تن و من صاف کر کے نیکی کی روِش ہرگز نہ چھوڑ۔ اگر تو حق بھول گیا تو گویا تو گمراہ ہو گیا۔ اب آپکا فایدہ نہیں۔

(القران - الحدیث)

گَنٛدِہ پانَس مو دِم رَنٛدِہ

اَمہِ صابنہِ صأفی نو پیِیَے

اَمہِ تسبیح عاصہٕ تہٕ جَبٛدِہ

اَمہِ فنَدِہ سُہ نوو اَنٛھِ پیِیَے

۱۔ گنہگار جسم۔ ۲۔ مکار لباس

ترجمہ:۔ گندے بدن کو صفائی سے کیا ہوگا۔ وہ صفائی صابنوں سے نہیں ملی۔ مکار لباس، لمبی تسبیح چوغہ اور پھٹے پرانے کپڑے پہن کر کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دھوکہ بازی کے عمل سے خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔

(القرآن / الحدیث / سلطان العارفینؒ)

پَرَان پرَان زیو تال پھٕجی وو

تس کِتھ کرٛ پیہِ تٕج وو نہٕ زانٛہہ

تسبیح پھِران اَوٛنگجِہ تہٕ گجہِ وو

پھکہٕ لَدٕ سٕی بوی تٕرج وو نہٕ زانٛہہ

ترجمہ:۔ پڑھتے پڑھتے تو ہماری زبان تھک گئی لیکن عبادت کیسے کی جاتی ہے اور عبادت کیا ہے تو یہ جان نہ سکا۔ تسبیح گماتے گماتے تیری انگلیاں گھس گئی ہیں لیکن دل اور جسم کی گندگی ویسی کی ویسی رہی۔ جب دل صاف نہ ہوا تو کیسی عبادت ہے۔

ماسیوٗن شُر لوٗگُس بلن
زٕہتھی زال ولنہٕ آم وتھ منز
أندرٕ مل نیرِ بس نہٕ نیبرٕ کیا چھلن
کأڈ تِلہٕ تلن تہٕ زا اُکس توژھ ۲

۱ ایک ماہ کا بچہ ۲ طاقت یا برداشت۔

ترجمہ:۔ شیخ پاکؒ فرماتے ہیں کہ ایک ماہ کا بچہ تھا کہ دھکے شروع ہوئے۔ جوں ہی پیدا ہوا دنیا کے جال میں پھنسنے لگا؟ اندر سے من صاف نہیں ہوا؟ — تو باہر کے دھونے دھانے سے کیا ہوگا۔ (بے عمل) اکثر جہنم کی آگ میں جل جائے گا اور دعوے ٹوٹ جائیں گے۔

•

پَرٕ ۱ ڈِن مَرٕ ۲ ڈِن یِم زاگن تو
أندرٕ سُلے نیر نکھ نہٕ درٕ
تِم کِندرِ یِتھ سمسارس زِن تو
ژینتو ژینتھ دِنس پھل کتی

۱ غیر ۲ عورتوں کو

ترجمہ:۔ جو دوسری عورتوں کو بری نظر سے دیکھیں ان کی جان کتنی سخت ہوگی۔ کاش یہ سمجھ جاتے کہ وہ کس طرح جیئے اور کیسے دنیا میں آگئے، اگر سمجھ جاؤگے تو یہ لمحے یہ دن تمہارے کار آمد ہو جائینگے جب تم کو عمل کرکے دکھائنگے تب سمجھو کہ آپ کی کشتی پار لگ چکی ہے۔ یا، یہ کہ تب آپ یقین کرو کہ آپ کی محنت نے رنگ لاکر آپ کو ڈھونڈنا شروع کیا۔

اَصل یِم پَنٕنۍ حَقۍ کھیٚنتو،
لُکہٕ ہٕنٛدِس زانَن حَرام چھُو،
پَننہِ زَبانہِ پوٚز دَپَن تو
ژیٚتو ژینتھ دِنَس پھَل کیتی

ترجمہ:۔ اصل وہی ہے جو اپنی
کمائی کا کھائیں دوسروں کی
کمائی کو حرام سمجھیں اور اپنی
زبان سے جو کچھ کہیں سچ کہیں؛
پھر سمجھو کہ تمہاری عبادت
تجھے بے تحاشا اجر دے گی۔

(القرآن / الحدیث)

آدٕ نہٕ پَر لَبَن زوگُم
چھُہ مُت لوگُم پہَلوان
ژَنٛدُن ژٕ ژٕٹتھ اَرُخل سَگُم
مار خوٚر پَتہٕ لَگُم شیطان
دَہ بازٕ ژِھتہٕ ستی کاشہٕ نہٕ لُگُم
تِی ڈٕیٹھ گوٚرُم تہٕ مورُم پان

ترجمہ:۔ شروع سے ہی دوسروں کی کمائی پر آنکھ لگائی کسی کا حق چھین کر اپنے آپ کو پہلوان سمجھا یعنے جو صحیح تھا وہ کبھی نہ کیا جسطرح چندن کاٹ کر نیھوڈ کو سیراب کیا۔ وہ تمہارے پیچھے لگ گیا جس کو تمہارے خون کی چاہت (یعنی شیطان)۔ اپنے گھر کے لئے سب کچھ کیا لیکن وہ میرے ساتھ نہیں لگا اور ہٹ دھرمی جو میں نے کی اس نے مجھے ہلاک کیا۔

آدِہ ہۄ کوٚہ گیُوس مکَس
ناداَنَس رٕژ کانٛہہ تجُمنہٕ کرٕبٔے
حق تٔراوِتھ موزُم پَرَحقَس
یام ستھرِہ تٔرِگَس آیَم بڑٕبٔے

ترجمہ :- جوانی میں حج کیا ہوتا۔
مجھ سے تو کوئی اچھا کام ہوا ہی
نہیں۔ جائز کو چھوڑ کر ناجائز
کھایا۔ پھر ایسا ہوا کہ کچے دھاگے
کی طرح گھانٹ پھنسے۔

ملُٕہ کنٛدیو اَژکھ چِلَس
کَتھ کر پَنٕنِس ذاتس ستی
یُتھ نہٕ شیطان فرِی شِلَس[1]
اَدِہ تُلٕہ نَے ابُو جہَلَس ستی

1. دِلس

ترجمہ :- اے میرے جسم ایک دن تم کو
تنہائی میں جانا ہے اپنے من میں
ہی جھانک کر دیکھو۔ ایسا نہ ہو کہ دِل میں
شیطان بس جائے پھر ایسا ہوگا کہ نافرمان
ابوجہل کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔
(القرآن / الحدیث)

دِہ ہے سوَن تہٕ روپھے زیوٗنم
دِہ ہے رٕدِم ٹکھ بَندگی یے
دِہ ہے سُوم کپٹُم قد میوٗنم
پتو ژیوٗنم شرمَندگی یے

ع۱ احساس ہونا۔

ترجمہ:۔ زندگی بھر مال و دولت حاصل کرنے کی آرزوؤں اور تمناؤں کے سہارے جیتا رہا۔ لوگوں پر بڑھائی جتانے کا مشغلہ رہا۔ اور اسی خودنمائی کے فریب میں زرق برق ملبوسات زیب تن کرتا رہا۔ بھلا آخر جب یاد آیا کہ دنیا ناپائدار شے ہے۔ تو پھر اس بات کا احساس ہونے لگا کہ میں نے شرمندگی ہی پائی ہے!

یَتھ دُنی یہکِس ماچھَس نہکس موزُت
بِگی مٔشرووُت کنَدِے
میوٗ ٹھ کھیوت زیوٗ ٹھ گِنڈِ نووُت
یام ژٕہ پارٕی کوٗرٕتھ اَتھے
ہیٚتہِ ینتھِ اَند مزار سووُتھ
کھیاَوِتھ چاوِتھ دِیاوُت اَتھے

ترجمہ:۔ ہم نے دنیاوی فائدے کے لئے سب کچھ بھلا دیا۔ اور خدا بھی بھولنے لگے جبکہ دنیا کچھ دینے والی نہیں۔ خداوندِ کریم ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ میٹھا کھانے کیلئے اعلیٰ پوشاک پہنائے۔ دکھاوے کیلئے بہت سے مل گئے۔ غافل رہ کر سب کچھ بھلا دیا اور بالآخر آپ کو قبرستان میں دفنایا گیا۔ اُسوقت سب لوگوں نے کھایا پیا اور دیکھ کے آپ دونوں ہاتھوں سے کچھ نہ کر سکے۔

صاحب دوہ اَکھِ دوزاہ کرِٹے

کرِ یَتھ سمسارس لُرِہ پار

سَتھ زُمین آسمان پُرزہ پُرزہ کرَے

نہ گژھس پرواہ نہ یِیِس عار

ترجمہ: خداوند کریم ایک دن ساری کائنات کا دورہ کرینگے۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے پورے سنسار کو پلٹ دیں گے اور وہ ساتھ زمینوں اور نو آسمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر بکھر دے گا۔ اور اُسوقت اُسے کوئی انصاف نہیں ہوگا، کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔

کونگم خَلَس بنگہ کُمہِ وُوِیو

وائٹسَ گبوَس مِلہِ وُتھ رَتھ

لُوب وُچھنس کَتھ کُمی باوِیو

راوِیوَ مَنز بازارَس وَتھ

ترجمہ:۔ جس دل سے آپ زمین پر بیج بھونے والے تھے شیطان نے اگر آپکو اسی دل سے اُس جگہ پر چرس اور افیون کی کاشت کرنے کا سلیقہ دیا اگر آپنے نعمت خدا میں حرام کی ملاوٹ نہ کی ہوتی۔ تو کس نے آپ کے دل میں یہ ہوس ڈالا کہ یہ شیطان کا ہے کہ آپ اس بازار میں راستہ کھو کر اندھے ہوگئے۔

رہبانیت نشہ پرہیز

وَنَن پننزی تہٕ واندر آسن
گگرَ گوفَن برن واسں
یم پاثرن وقتَن اَگہٕ مل کاسن
نشہٕ آسَن باژن تِمے چھِ خاص
گرٕہ گراکسَ تاج لاگنسَ سَرَس
گرٕہ کوٗر رسولِ خودایَنؐ ہرس خوش آو

ترجمہ:۔ جنگلوں میں بندر اور دوسرے ایسے ہی جانور ہوتے ہیں چوہے صرف بلوں میں رہ کر گذارا کرتے ہیں لیکن آدمی صبح سویرے اٹھ کر صبح نماز سے خفتن تک عبادت خدا کرتے کرتے اپنا فرض نبھا کر اہل وعیال کو پالتے ہیں وہی خاص قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو یقین جانو کہ جنگلوں میں رہنے والے بندروں اور بلوں میں رہنے والے چوہوں کے بعد ہم لوگ ہی ہیں۔

بیٚچھُن چھُ خوٚدی کیٚژ موت

گیٚاہ کرٕہ تمہٕ سُند کرٕ یہٕ تہٕ کارُن
یَس ہیٚس اَتھہٕ دارُن پیٚیے
مَنگہٕ ہے تہٕ مَنگہٕ تَس چھُنہٕ کانٛہ باتھاہ
مَنگُن تہٕ مُرن چھُ اَکِی بِتھ
حَاتِم طائی جگہٕ دِیو داتاہ
دِوان ژٕہ پانے تہٕ بیٚیہٕ سُند ہتھ

ترجمہ:۔ یاد رکھو:۔ اِسکے شور شرابے اور دنیا داری سے کیا فائدہ ہے جو دوسرے کے آگے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہو۔ کیوں ہم اِن سے مانگیں گے جو مانگ کر دے نہ سکیں گے ایسا کرنے سے تو بہتر مر ہی جانا ہے۔ کہ شرمندہ ہو جائے حاتم طائی۔ خداوندِ کریم ہی ہے جو دیتا ہے لیکن دوسرے کے وسیلے یا دوسرے کے سہارے دیتا ہے۔ (القرآن) (حضرت عیسیٰؑ) (گورو نانک)

غیر اِسلامی نصب العینُک انجام

پھَل ڈیر ترٲوِتھ مَل ڈیر ویوم
کَل بۄدھ کھێنَم دۄن کھیٚیو راتی
سۄن روٗپھ ترٲوِتھ سَرتَلہِ رُوم
کرَتَل پھُٹرم تہٕ گرٛی مَس دراتی

ترجمہ:۔ جو مجھے کرنا تھا اللہ کے راستے میں وہ میں نے کیا نہیں بلکہ میں میٹھا میٹھا کھاتا رہا۔ اور لذیذ کھانا ڈھونڈتے ڈھونڈتے رات ہوگئی۔ میں سنّت اور فرض کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر گیا۔ اِس طرح میں نے حکمِ اللہ کو مدِ نظر نہ رکھا اور دوسرے طریقے سے حق ظاہر کیا۔

دۄد ترٲوِتھ آب یُس مَندے
سُی سمارَس کَنٛدے زاو
یَپر تہٕ پان یُس ہیٚوٗی وَندے
سُی ہَباسێندے ترٕتھ دٔراو

ترجمہ:۔ جو لوگ دودھ کو پانی مِلاتے ہیں، جو لوگ عمل کے بغیر علم رکھتے ہیں اور جنّت کی اُمید رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے بہتر یہی تھا کہ پیدا ہوتے ہی مر گئے ہوتے۔ کوئی غیر نہیں سب یکساں ایک ہیں۔ جو آدمی ایسا کرے گا مانو کہ وہی ایک وسیع سمندر کو پار کر سکے گا۔
(القرآن)

لاپچ قدٕر ڈٗو نگل زانے
پُش کیشاہ زانے سۆتھ بیٹھِ وَتھ
شمعِچ قدٕر پوٗشپرُ زانے
مُچھ کیشاہ زانے پوٗشپرُ گَتھ

ترجمہ :۔ قرآن وحدیث کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو اِس پر عمل پیرا ہیں۔ ایک ناخدا موت کو گلے لگا کر ہی سمندر کی گہرائی تک جاکر وہاں سے قیمتی جواہر ڈھونڈ لاتا ہے اُسی سے اُس لعل کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ راستے سے بھٹکا آدمی کیا جانے کہ اِس کے آگے کیا ہے۔ عاشق ہی محبت کی قدر جانتا ہے۔ اندھیرے کے عادی اور اندھیری میں رہنے والے لوگ روشنی کی قدر و قیمت کیا جانتے ہیں۔ ایک مکھی (بے عمل) کیا جانے کہ محبت کی عبادت کیسے کی جاتی ہے۔ یا ایک تتلی کا روشنی کے گرد چکر دیکر جان دینے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔

نفس پَرَس عاؔلِم، وآؔعِظ،پیٖر،فقیٖر، ریشی نہ صوفی

علماہ پٔرٕوٗد ووفہ کیٚہ ہَوسَے
ژَھلَس چھوٗہ زاگان اَکس اَکھ
کوٗہ چھوٗہ گُمانہٕ آسِ چھی خاصَے
تَتہِ نوٗ موکہٕ لیٚو ساسہ مَنزٕ اَکھ

ترجمہ :۔ تم نے علم حاصل کیا مگر تلاش معاش کے لیے اور ایکدوسرے کو نیچا دکھانے کے درپے ہو۔ شاید ہی کوئی تم سمجھتے ہو ہم لاثانی ہیں اور ہمارا جیسا اور کوئی نہیں ہے لیکن وہاں (ہزاروں میں سے ایک) بچ کر نکلے گا۔

علمِ باعمل

اَلحَمدُ، قُلْ ھواللہ التحیاتُو
پا لکھے چھُی قورانَس اوتوٗ
نَتہٕ اِبلیسَن پَرِیوٗو کوٗتوٗ
گوس پیٚترِن سَگ تہٕ مولَن دژاتو

ترجمہ:۔ سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور التحیات یعنی نماز کا عامل رہ کر قرآنِ مقدس کا یہی مقصد ہے۔ خدا کی فرمانبرداری میں زندگی گذارنے کے لئے یہی اولین علامت ہے۔ یہ تکبّر اور فاحشات سے دور رکھے گی۔ ابلیس ملائکہ کا اُستاد رہا ہے لیکن تکبّر نے اُسے ذلیل و رُسوا کر دیا۔

(القرآن۔ الحدیث)۔

پَران پَران تہٕ پَرہٕ گیٚ
تِم خَر گیٚ کِتابہٕ بوراہ ہیتھ
یِم دِلہٕ نِشِ باخبر گیٚ
تِم نَر گیٚ فَضل تہٕ عطا ہیتھ

ترجمہ:۔ کچھ لوگ ایسے ہونگے جو کافی تعلیم حاصل کرینگے مگر اُن کی یہ تعلیم (علم) بے سود ہوگی۔ گویا کہ گدھا کتابوں کا بوجھ لے کر جا رہا ہو۔ ہاں ایسے بھی نیک لوگ ہونگے جو علم حاصل کر کے خود کو پہچان کر ضمیر میں غرق ہو گئے۔ اُن کو بے شک خدا کا فضل و احسان ہوگا۔

(القرآن ۔ الحدیث)

حقیقی تلاوتِ قرآنِ مجید

قُران پَران کوٗنو موٗدُک
قُران پَران گینو سوٗر
قُران پَران زِندٕہ کینژہ رٕوٗدُک
قُران پَران دوٗد منصوٗر

ترجمہ: قرآن (کتاب اللہ) کی حقیقی تلاوت کرتے کرتے آپ کیوں نہ مرے (مرنے سے پہلے ہی) کیوں نہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اسکے عشق میں آپ جل کر راکھ ہو گئے؟ کیوں ویسے کا ویسے ہی رہ گیا قرآن کی تلاوت کرنے کے بعد بھی، جبکہ اسی مقدس سبق (تلاوتِ قرآن) کرنے سے منصور کہاں سے کہاں پہونچا؟

قُران پَران کینژہ بےٗ غم رٕوٗدُک
یا مَت فُری ہَتہٕ بُدی ژوٗر
تیمُو پرُوٗ قُرانِ یوٗشب و روز وٗدُک
وَدان وَدان گوکھ اُڈی جَن سوٗر

ترجمہ:- افسوس ہے کہ تم قرآن پڑھ کر بھی اپنے عاقبت کے غم سے بے خبر رہا۔ یہاں تک کہ ابلیس نے تیرے شعور کی دولت بھی لوٹ لی۔

بیشک قرآن کی تلاوت کرنے والے وہی ہیں جو رات اور دن اسکی محبت سے کسک کر روتے رہے۔
اور پھر اسی عشق کے آتش میں جلاکر راکھ ہو گئے۔

اَکھاہ ڈیشھُم بِہتھ تخٔتَس
اَکھ نٕہ تَس بوٚڈٕ بیٚہِرِ نٕہ تَس کار
ژُکھاہٕ تہٕ کَران تِہٕندِس رَختَس
بَختَس بوٚد چھےٚ خدُمت گار

۱ عقل ۲ عقلمند

ترجمہ:۔ ایک کو میں نے تختِ بادشاہی پر بیٹھا ہوا دیکھا حالانکہ بے چارا عقل سے اندھا اور کسی فن سے بھی خالی تھا۔ اور ایک دوسرے دانا و عاقِل کو اس کی خدمت گذاری پر لگا ہوا دیکھا۔ حیرت ہے کہ دراصل عقل قسمت کی غلامی کر رہی ہے۔

(سعدیؒ۔ حضرت بخت یار کاکیؒ)

اوٚناہ پالِکھ اَرٕ دِنٕہ نکھ تَس
اَکھ نٕہ تَس ژٕتَس تخٔتہٕ سیپار
عأماہ حأران کامٕنہ ہاک تَس
بَختَس بوٚد چھےٚ خدُمت گار

ترجمہ:۔ قرآنِ شریف سے ناواقف جاہل جب دنیا سے مرتا ہے تو دوسرے نیک لوگ اُس کی پالکی (تابوت) کو کندھوں پر اُٹھا لے جا رہے ہیں۔ جبکہ ایک عالم و فاضل جو کہ جنگلی سبزی کھانے سے بھی پرہیز احتیاط کرتا ہے۔ اپنی (عقل) سے قسمت کی غلامی کر رہا ہے۔

(حضرت سعدیؒ)

اَکھ نَے مَرِہ ہا اَکھ نَے زَیِہ ہا
تنگ گژھِ عالَم وَچھ مُورٕ ے
اَکھ نَے کہنِہ ہا بیا کھ نَے ہیبِہ ہا
چَرخ گژھِ بند تہٕ کُس کیاہ کھیٚیے

ترجمہ:- دُنیا کا نظام جو خالق کائینات نے خوبصورت انداز سے تیار کیا ہے۔ دُنیا کے نت نئے رنگ پیدا ہونے اور مرنے سے ہی بدلتے ہیں۔ انسان کیلئے مرنا بھی عظیم شے ہے اور کسی کا دُنیا میں آفرید ہونا بھی باعث علامت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا کا نظام پل بھر میں بگڑ جاتا۔ کوئی کسی چیز کو بیچتا ہے تو کوئی اسے خریدتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ دنیا کا چرخہ ایک دم بند ہو جاتا، تو سب کچھ یکایک بند و برباد ہو جاتا۔

چھِ پآزِ سَن آپران کوٚکرِ تچھَان
چھِ مُرٕ ن بَرتَل فیران تُژہ کی
چھِ سُوزٕ نَ کوٚزِنَ ضیافت کھیاوان
چھِ ذآکِر حآران تہٕ غآفِل سُکھی
(ریشی نامہ بابا خلیلؒ)

ع۱ نیک ع۲ بد

ترجمہ:- صاحبِ عمل اِنسان کی ہر طرح سے عزت کی جاتی ہے جبکہ بے عمل و بے ہدایت انسان کو مانگ کر بھی عزت نصیب نہیں ہوتی ہے جیسے عقاب جانور کے مُنہ میں دانے ڈالے جاتے ہیں برعکس اِس کے انڈے دینے والی مُرغی کو خود زمین کاٹ کر دانہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ وقت ایسا بھی ہوگا جب عبادت گذار آدمی ایک بے نمازی کے ہاتھ سے پکائی ہوئی غذا کھانے میں لطافت محسوس کرے گا۔ اور وقت یہ بھی ہوگا کہ خُدا کی عبادت کرنے والا بیکسی میں اور ذکرِ حق سے غفلت برتنے والا آدمی خوش و خرم ہوگا۔ (النوان/المحدث)

پٔژ زِنہٕ کَنٛدِہ کرٕ کھ نالہٕ مٔتی
کنٛدِیوٗ کرٕ کھ یم مٔتی خیال
بازرٕہ نو مولہٕ مٔلان یاوُن یِتی
کنٛدِیوٗ ژٕہ کاژُس کِنکھ لال

عا پرائی عورتیں

ترجمہ:۔ غیر عورتوں (جو نکاح سے باہر ہو) کے ساتھ عیاشیاں گذارنے والے افسوس ہے تجھے کہ تم نے اپنی جوانی کو ذلیل وخراب کرنے کا یہ خیال کیوں اپنے دماغ میں لایا۔ اِس سے تو آپ کی جوانی ہی ضائع ہوگئی، ذرا آنکھیں تو کھولو۔ عبادت بکتی نہیں کہ اِسے خرید کر حاصل کروگے اور نہ ہی بازار کے کسی دکان سے جوانی بکتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اور جو نکاح کا موقع نہ پائینگے پس اگر وہ صبر کرینگے تب تک کہ جب تک خداوند کریم انہیں غنی کردے گا نور سے۔۔ تو یہ اُن کے لئے اور آخرت کے لئے بہتر ہوگا"۔

محفلِ شیطانی

یَتھ جایہِ درگہِ تہٕ دمامہٕ وَزان
تَتھ جایہ شیطان رَزان آسہٕ یے
تِی آسَن گران یِنہٕ آسہٕ پِزان
تَوٕے صاحَب بلا یہٕ سوزان آسہٕ یے

ترجمہ:۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ جس جگہ آرائشی موسیقی (ڈسکو یا مغربی میوزک) کا سماں ہوگا، ضرور اُس جگہ پر شیطانی حرکات کھُل کر سامنے آئیں گے۔ اور وہاں اس شیطانی محفل میں شامل لوگ خود ہی ایسے حربے اور دل سوز حرکات ظاہر کرتے ہونگے کہ دیکھکر ہی خداوند کریم انہیں آفت پر آفت برسائے پریشانی میں ڈال دے گا۔

میوٗٹھ کھبوان تہٕ عزَن مازان
توٗے اَلک تہٕ پلک دزان آسہٕ یئے
کیٚنہٕ شیخ لاگِت وَتَن بیٚہٕٹھ رٗوزان
لوٗکَن پانَس کُن پھِران آسہٕ یئے
سوٗن چھِی گوٗب تہٕ تیٚلہٕ کوٗنہٕ وَزان
سرتَل زیرِے وزان آسہٕ یئے

ترجمہ :- لذیذ اور میٹھی غذائیں حاصل کرنے کے لئے گدھوں اور نالائقوں کی خدمت کرنے میں جب لوگ لگ جائینگے۔ تو یہی وہ وقت ہوگا۔ جب ایمان بھی ختم ہوگا اور اعمال بھی جل جائیں گے۔ ایسے دور میں کچھ مکار درویش و پیر بن کر سرِ راہ لوگوں کو اپنے طرف (اپنے شیطانی حربوں سے) مائل کردیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو سونا وزن دار ہوتا ہے (یعنی باعمل لوگ خاموش رہنا ہی بہتر سمجھتے ہیں) اپنی کم وزنی کی وجہ سے بجتا ہی رہے گا جیسے کہ بے عمل و بے ہدایت لوگ شور مچانے میں ہی اپنی بہادری سمجھتے ہیں۔

اُمیدواری

صَاحِبہٕ مہرِ ہَے کرَکھ پوشِ زَن فولہٕ نَم
زَہرَس تہِ سِپنہٕم نابَد تہٕ قنَد
صاحِبہٕ قہرِ ہے کرَکھ سوٗن کیٚاہ کَوٗہم
شَرٛاکہِ تہٕ مازَس چھا وادہٕ واد

ترجمہ :- خُدا جس پر مہربان ہوگا تو اسکے لئے گُلاب کِھل جائیں گے۔ یعنی کہ وہ ہر مُصیبت سے چُھٹکارا پائے گا۔ کڑوا زہر بھی اِس کے لئے شکر کا سواد بخشے گا۔ اور جس پر اللہ کا قہر نازل ہوگا وہ سونا ہوکر بھی برباد ہو جائے گا۔ جس طرح چھری اور گوشت میں من مانت نہیں ہوتی ہے۔

•

آدَن فیورُس ڈُورِبن تہٕ ڈارَن

عُمرٕ گیٚیم خارَن ستی

وُدی کو نہٕ رَوٗدُس ژھوٚنہٕ وٕنی پھٲرَن

ریٚوہٕ لیٚکھہٕ ہا تٕم ریٚتارَن ستی

ترجمہ:۔ ایامِ جوانی میں نے تباہی اور بربادی میں گزارے۔ اور اپنی زندگی ناپختہ کاروں کے ساتھ گزاردی۔ افسوس اِس بات کا ہے کہ میں نے زندگی ہر لمحہ بارگاہِ خداوندی میں کیوں نہ گزاردی تو مجھے بھی نیک اعمال اور مومنوں کے ساتھ لِکھ دیا جاتا۔

•

نہٕ تیٚن نہٕ تیٚن علاحِدہٕ ژارَن

تھٔرہٕ چھم لگہٕ ما گوناہ گارَن ستی

پُلِ صراطَس تارِ ییٚلہِ تارَن

اُمید چھم ژوٚن یارَن ستی

(نورنامہ)

ترجمہ:۔ خدا دوست اور عبادت گُذار لوگ الگ الگ چُن لئے جائیں گے۔ مجھے ڈر ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے بھی اُن کے ساتھ نہ اُٹھایا جائے جب پُلِ صراط پر چلنا ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ چار یار مجھے اپنے ساتھ میں لے جائیں گے۔

علمٕک آگُر چھُ کلمٕک مانے

کرِ یہٕ ہُنٛد آگُر چھُ مانے کھین

شِنیٛہک آگُر پانے زانے

سٔدرس آگَرس لَبکھ نہٕ ژھین

(ریشی نامہ)

ترجمہ: کلمہ شریف کے معنی سمجھنا تمام علوم کے خزانہ کے برابر ہے۔ ویرانوں کی ابتدا اور انتہا کہاں سے ہوتی ہے وہ خود جانتا ہے۔ خدا کی یہ راز و نیاز کی کیفیت عام انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

کلمہٕ گرٛشھہِ خلوٗصہٕ سان پٔرُن

ژوٗلمنہٕ پتہٕ وَتھ ابوٗ جاہلَس

ٹُندِلیَس قفُل کٔبتھٕ کاسہٕ

دوٗر پیٛوس تٔتھ مٔنزلَس

کلمہٕ کیٛتھ پوٗرُم نہٕ اِخلاصہٕ

ترجمہ: ابوجہل کے ساتھ جو ہوا وہ عیاں ہے کہ ابوجہل رحمت کے پرندے کے پروں کے نیچے آیا بھی لیکن وہ اس کے سر کے اوپر سے اُڑ کر چلا گیا؛ اس کٹھن اور سفر میں زادِ راہ تھا کہ قرأتِ قرآن اور کلمۂ توحید و تمجید جن میں اخلاص کے ساتھ کچھ اور بھی ہے پس دکھاوے کی نمازوں میں پڑھا، اور اسطرح اپنی عاقبت سنوار نہ سکا۔

(القرآن / الحدیث)

کیٛاہ کرِہ سونتَس کیٛاہ کرِہ ہرُدس
فرِدس لیٛکھِتھ تھاوُن سوٗرُوی
پیٛتہٕ پیٛتہٕ پکہٕ ہا اَہلِہ درَدس
دآدِس میٛانِس کرِہم دارُوے

ترجمہ:۔ واہ رے اے اِنسان۔ کیا بات ہے کوئی آدمی کھیتی باڑی کے ایام میں کھیتی میں بیج نہ بوئیں تو وقت گُذرنے کے بعد کونسی فصل کاٹنے کو کھیت پر چلے گا۔ یعنی جب عمل ہی کُچھ نہ ہو تو وہاں کس مُنہ سے جواب دیگا، جبکہ ایک اِنسان کے دائیں اور بائیں طرف اِسکے حرکات و سکنات دیکھنے اور جانے کے لئے دو فرشتے موجود ہیں جو ہر وقت لکھتے ہیں۔ 'شُندہ ریٛوش' چاہتا ہوں کہ کسی اہلِ دِل کا دامن پکڑ کر اسکی خدمت کروں تاکہ وہی میرے دردوں کا دوا کرسکتا ہے۔

زُوہ کوٚنہٕ زُوزوک اَولِچہٕ سۄنزی
یام دوٚدَس سِتھرہٕ کاسٕنزی گژھےٚ
یَم چھُی زاگان پَتہٕ گاڈہ ہاںٛزی
ژوٚل وانٛگِج کرٕشنز ترٚاوِتھ گژھےٚ

عا ناقابلِ استعمال

ترجمہ:۔ ای میری جان تم اول سے ہی آخرت کی فکر میں نہ رہا جب تک تم گُنہگار بن گئے اور تمہارا عُقبیٰ تباہ ہوگیا۔ موت تمہارے پیچھے ہے جس طرح ہانجی جال پھیلا کر مچھلیاں پکڑنے کے پیچھے ہے۔ تمہاری روح آخر یہ جسم چھوڑ کر چلا جائیگا جو اِس میں عارضی طور رہا ہے۔

بٕگرٕ لبجی تہٕ چھاپرٕ پٔجی
بندٕ اَتھٕ سیتی لٔجی یوٗرٕ ژٔے
ڈاے گز آزرِتھ زمین ڈٔجِ
یہِ دُنیہٕ ہیچ لولرٕ ژٔج یوٗ ژٔے

۱؎ حاصل کرنا۔

ترجمہ :- تمہارے درخت کی ٹہنیاں سڑی ہوئی ہیں اور یہ ٹوکری ٹوٹی پھوٹی ہے۔ اور تمہارا زادِ راہ بالکل اِسی طرح ہے ڈھائی گز زمین کے نیچے تمہارا مسکن ہے اور یہ دُنیا کا آرام و آسائش تم سے چھین لیا جائے گا۔

ذات پات، رنگ ونسلک تمیز

یَتھ دُنیہٕ ہس ذات ہاوِتھ کیاہ میثلِ
گژھِ چاک اَدِہ جَن یِئلہِ خاک میثلِ
سورِہ سَتھ بندَس یِئلہ دون فرِشتن کتھ میلی
تَس بٕنیہ بَڈرٕ سوآسِی یُس پانَس ترٲوِتھ بٕنیِٕ گیلی

ترجمہ :-

اس دُنیا میں بید باؤ کا مظاہرہ کر کے تمہیں کیا ملیگا تمہاری ہڈیاں مٹی میں جاکر چکنا چور ہونگی جب نکیر اور منکر سوال وجواب لینے کے لے حاضر ہونگے تو بندہ نا اُمید ہو کر سہم جاے گا ایسا شخص جو اپنے آپ کا محاسبہ کئے بغیر دوسروں کی نقطہ چینی کرنے پر تلا ہوا ہو ذلیل ہو کر رہ جائیگا۔

ہا ہے ہانگٹ نار زَن دزَن

گنبد ئنہ وزان وَن وَن کتھ

سوزنۍ اِشارِہ اَ کۍ بوزَن

کو زَنۍ ئنہ بوزان دَمامہِ ہتھ

ع۱ چنگہٕ باجہٕ ع۲ نیک لوگ ع۳ بدلوگ، غافل لوگ

ترجمہ :۔ ساز وسرود کا وہ سامان (چنگہٕ یاباجہٕ) جسے چھوتے ہی آدمی ساز کے سماں میں پہنچ جاتا ہے جیسے کہ اِسکے عشق میں ہی جلا ہے لیکن گنبد بات کو دوہرا کر بھی بج نہ اُٹھیں گے۔

نیک (عقلمند) لوگوں کو اِشارہ کافی ہوتا ہے، وہ اشارے سے ہی سُنتے ہونگے مگر بد لوگ (غافل لوگ) ڈول کی آواز سے بھی سمجھ نہ پائیں گے۔

آسہٕ ہَک ہے تاآزی تہٕ شوٗبہٕ ہَک آخرَس

خرَ گرِہ گنٛڈِتھ بَرَس ستی

ژھکھنہٕ ئنہٕ تاآزی تہٕ سمکھنہٕ خرَس

دوہ دِہن راوُرتھ گرَس ستی

ترجمہ :۔ حضرتِ شیخ نورالدین نورانیؒ فرماتے ہیں کہ اگرآپ نے نیک عمل کیا تو یقین رکھو کہ کل قیامت کے دِن آپ صاحبِ جنّت ہونگے۔ جیسے کہ ایک تیز رفتار گھوڑا چلانے والا میدانِ مقابلہ میں آگے آگے ہوتا ہے لیکن یاد رکھو کہ نیک بننے کے لئے بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ پس اگر تم ایسے سوار نہیں ہو (یعنی تم بے عمل ہو) تو سمجھو کہ تم میدان میں جیت نہ سکو گے۔ اب آپ کو اپنے پر افسوس کرنا پڑیگا کہ دِن اور رات آپ کے دُنیا پروری کے ساتھ ہی ضائع ہوچکے ہیں۔

•

کمینس خدمتھ کرٕتھ زَنڈس ترٕی
برہمنس لِشہٕ ذات نیرِ ینہٕ زاہ
یوسہٕ بوٗے بَبرہٕ تَتھ نہٕ زاہ فیری
ہوٗنی بستہٕ کافور نیرِ ی نہٕ زاہ

ترجمہ:- یعنی اگر کسی اجلاف کمینے اور ذلیل انسان کی خدمت کریں۔ اُسکی مثال کانٹے کے جھنڈوں میں گیلا کپڑا ڈالنے کے برابر ہے اور پھر کپڑے کو کھینچنے کے برابر ہے۔ کپڑا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر چھلنی ہوکر کانٹوں سے نکلے گا۔ کمینہ کمینہ ہی ہوتا ہے وہ کبھی اصیل اور نیک بخت نہیں ہوسکتا وہ بدل نہیں جائے گا۔ جیسے برہمن کو ہندو لوگ بڑی ذات والا سمجھتے ہیں لیکن وہ صرف اور صرف پیٹ کا پجاری ہوتا ہے۔ جیسے تلسی میں جو خوشبو ہوتی ہے اگر وہ خوشبو نافۂ ختن کتے کے پوست میں رکھا جائے تو اُسکے پوست سے اسمیں وہ خوشبو نہ آئے گی بلکہ کتے کی پوستین بدبودار ہوتی ہے اُس سے کبھی خوشبو نہ آئے گی۔

ونٕژم نَتہٕ واژُم پوٗرم سَنتہٕ پولمُ
کنو بوزُم وَنہٕ دولُم گوٗت شال
پیہٕ یزٕرس پژُم تہٕ پانٕس پوٗلمُ
تیلہٕ گوم موٗلوٗم زِینِم ہال

ترجمہ:- میں نے بہت تعلیم حاصل کی اور پھر اُس پر خود عمل پیرا ہوا۔ جو باتیں میں نے دین کے خاطر لوگوں سے کہدیں اُن پر میں خود عمل کرتا تھا۔ اِس سے میں نے آخرت کی بازی جیت لی اور میں کامیاب اور کامران اس بات سے ہوا جبکہ میں نے دین محمدیؐ کی باتوں پر خود عمل کیا اور پھر لوگوں کو کرنے کو کہا۔

آو سُہ گوو زاو سُہ موٗد
ییتہٕ دُنیا ہَس کانٕہ مَنز روٗد نہٕ
کوکَر بانگہٕ دَپان لِشہٕ بدوٗ
دانہٕ ہَن یقین روٗد نہٕ

ع۱ نصف شب

ترجمہ:- جو آیا وہ گیا جو پیدا ہوا وہ مر بھی گیا۔ دُنیا فانی ہے اور یہاں کوئی ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہا۔ صبح کے سُنت وقت کو نصف شب جانکر دیر تک نیند میں مست ہوتے ہیں۔ افسوس کہ دانا ہونے کے باوجود بھی یہ ایمان و یقین کی دولت سے محروم ہیں۔

اَول پَرَن تہٕ پُرِتھ اَنَن
خَلقَن کِنَن دِین کھو راتی
لدِتھ لَرِہ اَسمانَن ژِھنَن
زانُن دُنی یاہ چھُ سورُون اَسی
اٰغرت تراوِتھ مازَن دِنَن
بودٕ ییٖژھ حیوانَن تہٕ ما آسی

۱؎ عقل۔ دانائی ۲؎ دنیا

ترجمہ:۔ آجکل کے عالم پڑھتے ہیں۔ پڑھنے سے فارغ ہوکر لوگوں سے معاوضہ حاصل کرتے ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے ہیں یہ نہیں سمجھینگے کہ دنیا ناپائیدار ہے۔ آخرت کی فکر سے بے فکر ہوکر دنیا سے محبت کرنے لگینگے ایسے لوگ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

دانِشمند چھُ اَنبرُت گروٗ
فیٖرِہ فیٖرِہ آسُس پشیَان
بزوشہٕ کِنی آسَس کِتاب لرُو
وُچھتھ آسہٕ ڈانجران
وُچھُن ہیوٚت چھُ اُندرِ ژھرو
پَرَس پرِہ نان موٚشُس پان

۱؎ امرت۔ ۲؎ قطرہ قطرہ ۳؎ خالی ۴؎ پرایا

ترجمہ:۔ دانشمند کی تعریف یہ ہے کہ وہ زندگی کا آبِ حیات تیار کرکے بیچتا ہے۔ اُس کی ہر ادا اور دانشمندی سے علم و حکمت ٹپکتا رہتا ہے لیکن بدقسمتی سے آج جو دانشمند ہے اس کے پاس علم و حکمت کی کتابوں کے بڑے انبار اردگرد لگے پڑے رہتے ہیں لیکن عمل اُسکا اسکے خلاف ہوتا ہے۔ وہ لوگ علم اور حکمت کی باتوں پر خود ہی عمل نہیں کرتے تو دوسروں کو وہ زندگی کا آبِ حیات کیا بیچینگے؟ (القرآن۔ الحدیث)

تَسبیح فِلٕی فِرِت ژٔلہٕ
کَھسَن رَس لَگی نہٕ کوٕوو
نِمازِ لاٰ گِتھمَ مَسُلہٕ ۱
مَسجِدِ بَر تٔرٕوِتھ رِت سوٗوو
چَندَس ثُرٕ ۲ ژٔ ھِنتھ خُلہٕ ۳
اَمہِ بَلہٕ نو وَلِی ہبَنکھ زُوو

۱ جائے نماز ۲ بازو ۳ بہت چوڑے

ترجمہ:۔ وہ لوگ اپنی تسبیح (مالا) کے دانے زور زور سے اِس طرح پھیرتے ہونگے کہ گویا کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ عبادتِ خدا میں مکمل لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ اِن لوگوں نے مَسجدِ شریف کا دروازہ خود ہی بند کیا ہوگا اور اب یہ لوگ اپنی جائے نماز 'مصلا' بچھا کر سرِ عام اپنی نمازوں کا اعلان کرتے ہیں، اور اِن لوگوں نے کُھلے آستینوں والا لمبا چوڑا چوغہ (خرقہ) پہن رکھا ہوگا اور یہ ولایت کا دعوا کرتے ہونگے لیکن افسوس کہ اس ریاکاری سے کوئی ولی نہ بن سکا۔

عاصہٕ تہٕ دُرہ چھُی جُرِ مُتو
رِشہٕ تہٕ بعضہٕ چھُی بوٚرمُت پان
دُھلہٕ بُتھ چھُی اوٚہر متوٗ
کوٕوہ زانہٕ کَتہٕ لگی ایمان

ترجمہ:۔ کوئی لمبا چوغا (پھرن) پہن کر چھڑی ہاتھ میں اُٹھائے لیکن اِس کے دِل میں حسد اور کینہ سے بھرا ہوا ہو۔ چہرہ اُس نے سنوارا تو لیکن اس کا ایمان مکمل نہیں۔ دل میں حسد اور بغض کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

•

ہدایت کرٕنۍ چھُ دردستِ اللہ

وُچھتہٕ آذرؔ[۱] پوٚت تٔلی گرٕو
گوٚ بُر تہنٛدٕ خلیل اللہؑ
جہاد تِہنٛدُ کوٚت گو ژرٕو
اَتھہٕ ستئ لوٚدُن کعبتہ اللہ

۱ ایک بُت تراش کا نام

ترجمہ: وہ پتھروں کو مُورتی بنا کر خدا ماننے اور پُوجنے والا آذر ہی تھا جس کے ہاں سے ہی ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا گیا، اور اُسی ذات نے اِسلام کی بلندی کے لئے جہادِ اکبر کیا اور اپنے مُبارک ہاتھوں سے کعبہ "قبلہ شریف" بنا ڈالا۔

(القرآن۔ الحدیث)

۱حضرت خواجہ محی الدین بستیؒ حضرتِ احمد رضا خان صاحبؒ

ابوجہل ناپاک مُرٕو
مکہٕ اٚندرٕہ کوٚڈُن رسول اللہ
خزان اُندرے کوٚت ژھُرٕو
قاتلِس تہنٛدِس رحمتہ اللہ

ترجمہ: جبکہ ابوجہل ہدایت خدا کے بغیر ہی ایک ناپاک آدمی کی طرح مرا کہ اُس نے مکہ مکرمہ سے ایک بار آنحضورؐ کو نکال دیا تھا، اور کچھ حاصل نہ کر سکا وہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی۔ پر جس نے قتل کیا اُس کو خدا کی رحمت ہو؟

ابولہب وُچھتہٕ وَچھہِ دُرُو
باپتھرٕ چھُس حُبیب اللّٰہ
قبیلہٕ بۆڈ اوس قریش دَرُو
کتھن کرُوک لعنتہٕ اللّٰہ

ترجمہ:۔ اور ابولہب (حضرت محمدؐ کے چچا جان) کُشادہ سینہ والے مضبوط آدمی کے یہاں سے ان کا بھتیجا نبی اکرمؐ حبیب خُدا نکلا اُس زمانے میں زمانے کے بڑے قبلہ والے قریش ہی تھے، یہ قبیلہ محنت کش اور دیانت دار تھا۔ اور اور یہ ایک خاص قسم کی تجارت انجام دے رہے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ کس کو ہدایت کریں اور کس کو گرفت (پریشانی) میں ڈالیں۔

(القرآن)

ابو طالِب کَنہِ کھوتہٕ دُرُو[1]
نَندہٕ نَس ناو چھُس اسد[2]اللّٰہ
نُندہٕ ریٚشی ییٚتہٕ خوداے سَرُو
رٔچھتن ییٚتہٕ تتہِ یا اللّٰہ

ع۱ مضبوط ع۲ خُدا کا شیر

ترجمہ:۔ حضرت محمدؐ کے دوسرے چچا جس کا نام ابوطالب تھا یہ پتھر سے بھی زیادہ مضبوط آدمی تھا لیکن نیک بخت لوگوں کا نام شیرِ خُدا ہی ہوتا ہے۔ لیکن نُندہ ریشی نے یہاں پر خدا کی عبادت کی ہے۔ تو اے خداوندا جل شانہٗ نُندہ ریشی کی حفاظت کیجئے، یہاں بھی اور وہاں بھی۔

•

کَم سَناہ نِشدرِ تہٕ کَم سَناہ وُڈِی[۱]

کَم سَناہ نِشہِ بُدی سۓ گئے

کَم سَناہ تُہنزہ لولِرہ ڈدی[۲]

کَم سَناہ یوٗت یِتھ ہِدیٔ گئے

ع۱ ہوشیار ع۲ خالی

ترجمہ: اُن لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی جو غافلانہ نیند سوئے ہونگے اور وہ لوگ کم ہی ہونگے جو اپنے اپنے دُکھ درد سے رات بھر سو نہ سکے۔ یا یہ کہ وہ لوگ تعداد میں کم ہونگے جو زخموں کے درد سے رات بھر بیدار ہونگے چاہے زخم کسی کا بھی ہو لیکن جو لوگ جاگتے ہیں وہ سیدھے سادھے دانا اور ممتاز لوگ ہونگے اور عشق کی آرزوں میں آگ سے جلنے والے بہت کم ہونگے، لیکن وہ لوگ جل کر راکھ بن گئے تو عشق نے انہیں سونا بنایا ہوگا۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جو یہاں کچھ حاصل کئے بغیر ہی واپس لوٹیں گے۔

القرآن/الحدیث فاروق بابنیاری انڈیا ع ”خ۔ غوث الاعظم دستگیرؒ

اَزلہٕ لون

سَہ فَس ژٕلی زِ اَستَس کھَنڈَس

سِہہَس ژٕلی زِ کرٕوٕ ہَس تانِ

قرض دارَس ژٕلی زِ وہَرس کھَنڈَس

لأنَس ژٕلی زِہ نہٕ اُچھِ مُوہَس[۱] تانِ

ع۱ آدھے منٹ سے بھی کم وقفہ۔

ترجمہ:۔ ایک آدمی ۵ منٹ کی دُوری تک سانپ سے جان بچانے کیلئے بھاگ سکتا ہے۔ اور شیر جیسے سخت جان والے جانور سے ایک اِنسان ایک دو کلومیٹر کے سفر تک دوڑ سکتا ہے۔ قرض دار سے تو ایک آدمی سال دو سال تک ٹال مٹول کرسکتا ہے لیکن عزرائیل (ملک الموت) سے تو ایک آدمی ایک سکنڈ کی فرصت بھی نہ پاسکے گا۔ (القرآن۔ الحدیث)

لوکندِ وُ ٹھک سبکے
کتہِ رِ کے سپکے ناو
تہِ کُس مالہِ کأ سِتھ ہکے
یہِ ازلہ ڈٲکے لنکھنے آو

ع۱ قسمت۔

ترجمہ:۔ تم ریت سے گول گول ٹیلے
مٹی کے کیچڑ کی طرح کیسے اکٹھے
کرسکو گے اور تمہاری کشتی بے بہاؤ کے
کیسے آگے بڑھے گی۔ جو کچھ قسمت میں
لکھا ہوگا وہ کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے یا اس سے
کس طرح نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔
(القرآن)

ڈٲین یہِ لیکھُ لانِن گرِ
تہِ کُنہِ چھوٚنہِ ژرِہ موٚ
ڈکہِ ہے گھہک کنہِ غنگرِے
ڈبکُ چھوٚنہِ ژرِہ موٚ

ع۱ خُدا ع۲ سخت سے سخت پتھر ع۳ جو قسمت میں لکھا ہوگا۔

ترجمہ:۔ جو خُدا نے ایک آدمی کیلئے لکھا ہوگا وہی اُس کو ضرور ملے گا۔ اگر آدمی زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرے گا لیکن دِل کا دھیان دوسری چیزوں پر مائل ہوگا۔ تو ایسی نمازیں فضول ہونگی یا یہ کہ اگر ایک آدمی قسمت سے زیادہ پانا چاہے تو اگر وہ سخت سے سخت پتھر سے اپنے ماتھے کا لِکھا بگاڑنے کی کوشش بھی کرے گا لیکن تب بھی اُس کو اُتنا ہی ملے گا۔

(الحدیث / القرآن / نقشبند مشکلکشا رح)

بُجرُک حال

دو ٹھان کوٹھِن اَتھہٕ دِوان
بیہان ترٛاوان لورِ بیٹھ ترٛاوان
تیٚلِہ چھُس آکاشہٕ بوٗتلِہ پیوان
چھُم ییٚلِہ زہ تَس پیوان تُنٛگرٛ پان

۱؎ اپنے جسم کا وزن ۲؎ بچپن کے دن

ترجمہ:۔ کھڑا ہونے کیلئے اب دونوں ہاتھوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ بڑھاپے میں بیٹھنے کی کوشش کرتے وقت ہاتھ میں چھڑی لینی پڑتی ہے اور اسی کے سہارے چلنے پھرنے کا مقصد حاصل کیا جاتا ہے تاکہ اِسی کے سہارے چل سکیں۔ میری حالت دیکھو کر جیسے آسمان سے زمین پر گر چکا ہوں، جب اپنا بچپن یاد آتا ہے تو کتنی حیرت ہوتی ہے یہ کہ میں تو آسمان پر پر، اب تو زمین کو عاجزی سے چھوتا ہوں۔

سنٛگرٕ لوٗستِس کانٛگر زھیوٚم
گجہٕ نہٕ پیوٚہ مُت لَدٕس کیات
اُچھَن وُنَر کنَن زَر پیوٚم
زَبانہٕ وَر گوم دَپِس کیات
دارُو سرابِ دوٚ دُرکر گوم
ہایکۂ دَر گوم لَدٕس کیات

۱؎ جوانی گزر کر گیا کوہ و بیابان سے لوٹ کر ۲؎ کم وزن۔ کم امیدی

ترجمہ:۔ جب انسان بوڑھا ہوتا ہے تو بڑھاپے میں اُس کو اپنی جوانی یاد آتی ہے۔ لیکن جب اُس نے کوئی عمل ایسا نہ کیا ہوتا ہے تو وہ مایوس رہتا ہے۔ اِسی حالت میں پہلے تو اُس سے آنکھوں کا نُور (بینائی) اور کانوں سے سُننے کی قوت چھینی جاتی ہے تو وہ ایک بے کار آدمی بن کر رہتا ہے۔ لیکن جب زبان بھی تھک جاتی ہے تو وہ مایوس ہی رہتا ہے۔ اب جبکہ جوانی ہی کسی کو نہ رہی ہوگی۔ تو اُسکے ہاتھ پاؤں بے سہارا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب سب کچھ ختم ہونے لگتا ہے تو آدمی بالآخر اپنے انجام پر مایوس ہی ہوتا ہے۔
(دُرکش شاہ) شیلر۔ حکیم جالینوس۔ حکیم لقمان)

دوہ لۆگ دَرِہ تہٕ دانٕبرِہ پیٚوُم
اۆگُن ژھیٚوُم پانہٕ نہٕ واتی
سوٚنتہٕ پیٚہِ وۄم ہَرِدہٕ تِ لۆکُم
لۆنِتھ لۆگُم پانَس عستی

ع۱ چُولہا ع۲ عمل

ترجمہ :۔ یہ کہ جب آدمی کو بُڑھاپے کی منزل پیش آتی ہے تو اُس کو یاد آتا ہے کہ اُسے دُنیا میں کیا کرنا تھا۔ اب جب سانس ختم ہونے کو ہے تو وہ بے سہارا ہوا۔ کیونکہ عمل کچھ تو نہیں تھی ۔ عمل جو اُس نے جوانی کے عالم میں حاصل کیا ہوا تھا آج اس کے کام آجاتا۔ لیکن دنیا میں جو عمل حاصل ہوتا ہے وہی بڑھاپے میں۔ یا آخری وقت پر ساتھ آکر کام میں آتا ہے۔

پانہٕ میٚشانے پُنِم ژُندرُو
موکھ زَن ڈیٚشوٗ ٹھےَ ژُندرُوٕنی
بوٗجرِہ پَجہِ بیٚسلہِ ڈَلہِ نےَ پِنڈرُو
آدہِ باژَن گرٛھک کھروٗنی

ع۱ چودھویں کا چاند ع۲ مست رہنا۔

ترجمہ :۔ چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے والے میرے وجود بڑھاپا یاد کرو۔ جب ہوش وحواس بِگڑ جائیں گے۔ تو گھر والوں کو بھی تجھ سے نفرت ہوگی۔ یعنی دنیا میں مست زندگی گزارنے والا جب آخری وقت میں قبر ڈھونڈیگا تو مٹی (یعنی اِنسان کا اصلی گھر) بھی ایسے اِنسان سے نفرت کرے گی ۔

(القرآن / الحدیث / حضرت علیؑ، حضرت فاروقِ اعظمؓ۔ غوثِ پاکؒ)

نُشدٕہن[1] سٕتی خوٚے کرٕ سَہ
رٕتی بنٛدٕہ روے قبلس کنُی
رٕتہٕن سٕتہٕن دوہ دہٕن ٹرٕی زٕنٛے
زَن دِنتھ شاہ وُگے کَنٛز[2]
بَدٕن سٕتہٕن خوٚے نو ٹھوِہ زٕنٛے
زَن اَژکھ تَمہٕ ہٕنٛن بانٕن منٛز

1 صالح۔ نیکوکار 2 شالی کی ایک قسم

ترجمہ:۔ اے لوگو! نیک لوگوں کی صحبت میں آکر خُدا کا ڈر اپنے اندر پیدا کرو۔ اپنے قبلہ کا خیال رکھ کر ہر وقت خدا کی عبادت میں مشغول رہنا۔ حتیٰ کہ نیک بخت صاحب علم لوگوں کی صحبت میں آکر علم حاصل کرو اگرچہ دن اور رات بھی ایک کرنا پڑے علم حاصل کرو۔ لیکن جو لوگ بے علم، بدکار اور خراب ہونگے اُنکی صحبت میں کبھی مت آجانا۔ اگر ایسا کیا تو یقین جانو کہ آپ لوگوں نے خود اپنے چہروں پر بدصورتی کے تِل لگائے ہیں کیونکہ بے علم اور بدکار کی صحبت میں آنے والا ہر آدمی بدصورت ہی ہوتا ہے۔

یُس یُتھ سُہ تِتھُے پانَس
ژٕ یٕہ نادانَس روُوی کیشاہ
اَمہِ غایٕبٕر[1] چھوٚ لگی ایمانَس
پانَس کھوتہٕ بیشاکھ وہنٛدٕن[2] خاص

1 شکایت کرنا 2 جاننا ماننا

ترجمہ:۔ جو جیسا ہوگا وہ ویسا پائے گا۔ اے دلِ نادان تجھے ہوا کیا ہے۔ اِسطرح سے دوسروں کی شکایات کرنے یا اِسطرح سے دوسروں کا حسد اور بغض رکھنے سے آپ کو نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ آپ کے ایمان میں فرق آجائیگا۔ بہتر ہے کہ اپنے سے بہتر دوسروں کو جانو اسی میں آپ کی (ایک انسان کی) بھلائی ہوتی ہے۔
القرآن / الحدیث / حضرت سلمان فارسیؓ

عجز وانکساری

دوٚہَس گُذٲرِم نوٚفلہٕ ہَتاہ

راتَس رٲدَسَس زاگےٚ

یوٚدوَے کَرِہم قبوٗلیتاہ

نَتہٕ ہوٗن زَن فیوٗرُس آگےَ

ترجمہ:- حضرت شیخ العالمؒ فرماتے ہیں کہ میں پنجگانہ نماز کے علاوہ سینکڑوں نوافل ادا کرکے شب بیداری کرتا تھا یعنی کہ فکر و ذکر میں رات دن عبادت کرتا تھا۔ خداوندِ کریم نے میری عبادت کو قبولیت بخشی ورنہ میں اور میری عبادت کسی کام کی نہیں۔

•

عجز وانکساری

زیٹھہ کَشاہ کوٚرُم سِیاہ روے

پایَنؑ لاریوٗم بوٗسے بَد

پاپہٕ نِنَن کاہن کوٚرُم خوے

چھہٕ سأری نیک تہٕ بہٕ بَد

عؑ گناہ

ترجمہ:- حضرت شیخ العالمؒ، کت پنڈت (قطب دینؒ) جو طالبِ حق تھے، کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ میری غفلت ہوسِ دُنیا سے مجھے بچا نہ سکے، میں پشیمان ہوں کہ میں نے اپنے بچاو کے لئے کوئی سامان نہ کیا۔ یہاں سبھی لوگ صالح ہیں اور تنہا میں ہی بدکار ہوں۔

•

اَولہٕ سَولہٕ بَڑاہ بَرِے
اُکی ہی پوسَتؑ مَنز عُمراہ بَرِے
دوہ راتھ سورِہ لارِ بیٹھ گُذارِے
توت کوٗت نُوٗندیؒ مان کرِے

(ریشی نامہ)

ع۱ ایک ہی کھال

ترجمہ:- ایک ہی کھال میں عمر گُذارنے والا
کُتا حق اور نا حق اشیاء سے پیٹ
بھرتا رہتا ہے۔ گندگیوں کے ڈھیر
پر عُمر گُذارنے والے اِس جیسی
مخلوق سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔
اے نُند کون دوسرا ایسا کرسکتا ہے۔

زیوٗن دوٗپہَم اَلکَس مَلکَس
خَلقَس ژُہنڈِتھ اُنی ہَم داےؑ
نانہٕ ہنز شَزاکھ کوٗنہٕ پیٚیم حَلقَس
اَدِہ اَنٛدٕ ہنم لاشنہِ نیشلے

ع۱ آیا۔ نرس

ترجمہ:- حضرت شیخؒ فرماتے ہیں کہ
بوقتِ پیدائش قرب و جوار میں
شور مچایا گیا۔ ڈھونڈ ڈھانڈ کر
ایک خاصہ لائی گئی میرے مٗکاش کہ
ناف (نال) کاٹتے وقت اُس کی چھُری
میرے گلے پر چلی ہوتی تو سارے مسٔلے
حل ہوجاتے۔

توبہ کی اہمیت

توبہٕ یوٗد کرکھ ٹیمہِ بوٗہ سرٕہ نرٕکھ
توبہٕ کرُن چھے تارٕہ دُنی ناو
توبہٕ رستہٕ پانو نتہٕ کیشاہ کرہک
ییتہٕ چھےٕ ہترٕ تہٕ وُشُن واو

ترجمہ:۔ توبہ کرو اگر سچے دِل سے توبہ کروگے تو پُل صراط تمہیں منزل تک پہنچانے میں خود معاون ہوگا۔ توبہ کشتی ہے جو پار لگائے گی نہیں تو روزِ محشر بس تمہیں ڈوبنے سے نجات کیسے ملے گی کہ جس دن کی ٹھنڈک بڑی سخت ہوگی اور ہوا آگ کے شعلوں کی طرح گرم ہوگی۔

آس تہٕ سیوٗدُی گوس تہٕ سیوٗدُی
سیدِس ہوٗل مےٚ کرہم کیاہ
بوٗ تنسٕ[1] گیوٗس تیٚتی وہڈوی[2]
وہدِس وہد کرہم کیاہ

[1] شیطان۔ [2] آزمایا ہوا۔

ترجمہ:۔ "نُند" تو سیدھی راہ پر گامزن ہو۔ حق کے سامنے باطل بے بس ہو کے رہ جاتا ہے۔ تیرے دِل کے آئینے کو کوئی ناپاک نہیں کرسکتا۔ میں تو پہلے سے ہی خالق کی نظروں میں ہوں اور جس کو سب اپنے پاس ہوگا غیروں سے وہ کیا لے گا۔ یا شیطان نے پہلے ہی مجھے پہچان کر اپنا راستہ الگ کیا تھا۔

لِنٔی[1] زَنڈس پوست دانہٕ مُنگی زِیاہ
کِزٕ ھس[2] مُنگی زِیاہ زافَل[3] تہٕ رونگ
ہنگے مَنگے اَرِہ پانہٕ لُنگی زِیاہ
ہَتہٕ ہوٚنہٕ کھٹنہٕ ڈُپی زِیاہ زنگ

۱ جنگلی جھاڑی ۲ جنگلی جھاڑی ۳ زعفران۔

ترجمہ:۔ جنگل کی خود اُگنے والی جھاڑی سے کیسے پھل اور میوے کی اُمید رکھی جائے۔ اور لونگ کیسے حاصل کیا جائے خواہ مخواہ اپنے کو ناتوان بنانے والی مِثال ایسی ہوگی کہ گویا اُس نے کتے کو، کاٹنے کے لئے اپنی ٹانگ پیش کی۔

زاڈِہن مَنز لال مۆ کھولَن
زالَن مَنز جانوار بولَن مۆ
سیٚکہِ شاٹھَن یِنبرزلہٕ مۆ فُلَن
کانٛزِہ[1] وانَن موٚختہٕ ہار میلن مۆ

(نورنامہ + ریشی نامہ)

۱ کانچ کی دوکان

ترجمہ:۔ کیچڑ کے ڈھیر سے کبھی جواہر برآمد نہیں ہوتے اور نہ ہی دامِ صیّاد میں پرندہ چہکتا ہے۔ ریگستان میں نرگس کے پھول اُگتے نہیں اور نہ ہی شیشے کی دکانوں سے لعل و جواہر مل سکتے ہیں۔

(علامہ اقبالؒ / حضرت بابا داوٗد خاکیؒ)

لگہٕ نہٕ کنہٕ پَل بَدل کعبَس

لگہٕ نہٕ آہنَس[1] گاسہٕ نار

لگہٕ نہٕ موٗکُر کُنہٕ دَر گاہَس

لگہٕ نہٕ شاہَس اِنکار

[1] لوہے کو

ترجمہ:۔ کسی بھی پتھر یا چٹان کو کعبہ کی عظمت نہیں
دی جاسکتی اور کسی بھی لوہے کے ٹکڑے کو بھسم
کرنے کے لئے گھاس کی آگ کارگر نہیں ہوسکتی ہے۔
کسی بھی پاک جگہ کے لئے ناپاک چیز جایز نہیں اور
نہ ہی بادشاہ کے حکم سے اِنکار کرنا جائز ہے۔

ہارِندو ہینٛدِ ہِشنٛز کامہٕ تزاوی تَو

تراوی تَو، پزاوی تَو حقہٕ ہشنٛز وَتھ

حضرت محمدؐ مَتہٕ مُشراوی تَو

اَسہٕ رَن دوزخَس ہُتمَن روزِ کتھ

ترجمہ:

دین اسلام کے ساتھ وابستگی جتلا کر
غیر مسلموں کی اطاعت کرنے والوایسا
مت کرو۔ راہِ حق پانے کے لئے
اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کو اختیار
کرو۔ یہ مت بھولو کہ ہم حضرت محمدؐ کے
اُمتی ہیں (ہمارے لئے جہنم کا ٹھکانہ
ہوگا) اور اُوپر سے اُن کی ناراضگی
ہوگی۔

مُسلمان ہِم ہِیندیُت پکَن
شکَن کِتھاہ کرِن، کیتھاہ کرِن بوٗزیے
یُقین چھُکھ کُفرُک مُسلمانی تھٔکَن
سینہٕ چھُکھ نہٕ صاف چھُکھ بَد خوٗیے
گوٗہس ہِم لیوٗن تہٕ نعمَژ چھکَن
تِم قیامژ دوہ وُوتھن سیاہ روے

ترجمہ:۔ جو مُسلمان ہندو کا راستہ اختیار کرے گا وہ بغیر رہبر و رہنما غیر مُسلموں سے کُچھ نہیں پائے گا۔ ان لوگوں کا نام تو مُسلمان ہی ہوگا لیکن کام اور یقین انکا کُفر ہوگا۔ یہ ایسے ہونگے کہ اُن کے دلوں سے کبھی غم اور وسوسے دُور نہ ہونگے۔ گوبر کے ساتھ نعمتیں ملاکر لپائی کرنے والو۔ تم سب کے سب قیامت کے روز کالے چہروں کی صورت میں کھڑا ہونگے۔

(القرآن / الحدیث / حضرت امیر کبیرؒ بانی اسلام در کشمیر)

دَئے ۱ مۄ دیوٕ ۲ مۄ کھٔے آسی
پھَل مۄ آسی ارِ خلبن
سنٛہن سرِن زۄ ۳ مۄ آسی
گبو مۄ آسی وانڈرن ۴

۱ اللہ تعالیٰ ۲ جن دیو ۳ بُنیاد ۴

ترجمہ:۔ حضرت شیخؒ فرماتے ہیں کہ ربّ کائنات (جلّ جلالہٗ) کبھی بھی جنیات کی صورت میں ہو نہیں سکتا ہے (یہ غیر حرکات ہیں) جنگل کی اُس جھاڑی سے میوے کی اُمید کبھی نہ رکھنا جسے چھُونے سے اپنے ہی ہاتھ پاؤں میں خارش پیدا ہوجائیگی۔ جیسے پانی کے تالاب گہرائی میں کتنے ہی ہوں مگر ان کی اپنی بُنیاد نہیں ہوتی ہے کہ جس طرح بندر سے دودھ (گھی) ملنے کی اُمید نہیں ہے اسی طرح ؛

مُسلمان یُس ہندیُت پالی
کرِہ آنتھہٕ بُدی خصم ژٕنی اَکھ
تیل تنزٕ آیِتھ ژُشی یُس زالی
تس کلس کرُٕل[1] اَتھن پھکھ
اَکھ خوٗر وۆہلی بیٚاکھ ناوِہ والی
پُشِس[2] آسہِ ژٕکہِ وانہِ ژٕکھ

۱ کالا داغ ۲ حیوان کی طرح

ترجمہ:- جو مُسلمان ہندو مذہب کا طرزِ عمل اپنائینگے، وہ کثرت میں ہوتے ہوئے بھی کمزوریوں سے پامال ہونگے. یعنی اِنکی مِثال ایسی ہوگی جیسے تیل سے جلائے گئے چراغ کو بُجھا کر وہ اِس کام کیلئے دھواں دار لکڑی جلائے۔ ظاہر کہ ایسے لوگوں کے چہروں پر داغ ہونگے اور ہاتھوں میں بدبو۔ مثال یہ ہے کہ ایک ناقص العقل حیوان ایک قدم خشکی پر ڈال کر اور دوسرا قدم کشتی میں رکھ کر سفر کرے۔ (حضرت امیر کبیرؒ/حضرت سلطان العارفینؒ)

ناوِہ وَسکھ کِنہٕ وۆہلِ[1] کھسکھ
دۆہَس ژوٗٹ کرٕ کھنہٕ لَسکھ مو
یوٚدوے اَکی وَتہِ محکم روزکھ
دوٗر پینتھان[2] نَن لوَسکھ مو
یا منہٕ دُنی ہچہِ زنجیرہ کاسکھ
تام ژوٗہ سُکھہِ آسکھ موٗ

۱ پیدل جانا ۲ منزل پر پہنچنا۔

ترجمہ:- کشتی میں بیٹھ کر سفر کروگے یا پیدل جاؤگے، غرض جس طرح بھی چاہے عبادت کرو۔ پھر زندہ رہنے کیلئے آپ کو اپنے لئے دِن بھر ایک روٹی بھی کمانی ہوگی۔ اگر ایک ہی راستہ مضبوطی سے تھام لوگے تو دوٗر دراز منزل کو طے ضرور کروگے لیکن جب تک نہ اپنے آپ کو دُنیا پرستی کی زنجیروں سے آزاد کروگے تب تک اے میرے وجود چین سے نہ رہ سکوگے۔

وحدتِ آدم

حضرتِ بابہٕ آدمؑ موٚلو

اَمہٕ حواؑ تٔتی آوو

اَدٕہ کتہِ وٕپٔن ڈوشب زٕرالو

کلَس ہمکل کیشاہ ہٕنڈوٗ

ترجمہ:- حضرتِ آدم علیہ السلام ہم سبوں کا باپ ہے۔ اگر حضرت حواؑ کو آدم کی پسلی سے ہی خالقِ کائنات نے پیدا کیا ہے تو پھر یہ ذات پات، رنگ ونسل، اونچ نیچ کی تمیز کیوں۔ اگر پانی ایک ہی جگہ سے آتا ہے تو بعد میں چھوٹی چھوٹی نہروں میں بٹ کر سبقت لینے کی کوشش کیوں کرتا ہے، یعنی جب ہم سب ایک ہی اصل کے ہیں تو پھر ایک دوسرے پر طعنے کیوں؟

ٮ۪خ تُلہٕ کتُر تہٕ شین

ترِم بیوٚن بیوٚن پأدٕ کٔرِی آشُن

یامَت پنبکھ آفتابچ پِژو

تامَت ترٕہن وٕنِ اَکُی گو

ترجمہ:- ٮ۪خ، کورا اور سفید برف تینوں خُدا نے الگ الگ پیدا کئے لیکن جونہی مشرق سے نکلتی ہوئی سورج کی کرنیں اِن پر پڑتی ہیں تو پھر تینوں پگھل کر پانی ہی میں تبدیل ہوتے ہیں۔

(الحدیث)

ذات یُس دَپان ذات چھَ میأنی
تَس عقل تہٕ ۱بۄد دأنی مۄ
اَلکُٹ واتَس نٕہکَس کَنی
یَلکُٹ واتِس کأنسِہ کِنی مۄ
۲بۄد بویاہ آسِس اِسلامنی
تۄہ کھوتہٕ ذات کانٛہہ پژنی مۄ

۱ ایمان ۲ عمل

ترجمہ:۔ اپنے آپ کو بلند ذات کا آدمی سمجھ کر ذات پات پر یقین کرنے والا کم عقل اور نادان ہے۔ کسی نے اِس دنیا میں (نسب کے متعلق) اتنا حاصل نہیں کیا ہے کہ اس کو آخرت کے دِن سفارش کیلئے پیش کرے۔ اِس صورت میں کسی کا نسب نامہ بخشش کا سبب نہیں بن سکتا ہے۔ یعنی ایمان کے بعد عمل کا امتحان ہوگا، ہاں اگر ایمان و عمل کی بود و باش ہوگی تو اِس سے بڑی کوئی شناخت نہیں، صرف مسلمان ہونا ہی سب سے بڑا حسب ہے۔

آدَم وۄپدا اُون ژُوٗ باوہٕ
آبہٕ واوہٕ نارہٕ تہٕ میٚژِی
اَن ہیٚتھ اورَے پھٹِتھ آوہٕ
دُنِیاہ رۄٹُن نالہٕ مِتی
کُنٛڈی بیٚلہِ گلنَس وَرزِنہٕ واوہٕ
ئیتی آو تِتی مۄژی

ترجمہ:۔ پیدا کیا خداوندِ کریم نے چار چیزوں سے آدم علیہ السلام کو پانی، ہوا، آگ اور مٹی سے۔ لیکن پیدا ہو کر آدم نے آتے ہی خواہش کی کہ گلے لگا لوں اس دُنیا کو۔ لیکن جب اسی مادہ میں سے ایک عنصر ہوا نے غلبہ پالیا تو بکھیر دیا اسکے دیگر عناصر کو اور پھر خاک میں مِل گیا۔ پانی کے ساتھ بہہ گیا، آگ ہوا سے متاثر ہوا اور اُڑ گیا۔ (القرآن / الحدیث)

کَنہِ یوٗ مَرِک گُربن کھَسکھ
کِنہِ یوٗ ہمہٕ نَتہٕ وَسکھ ناوَے
بالہٕ پان راوٕرکھ بوٚ جرس ڈٕسکھ
بوٗرِہ روٗس اُنِس وَتھ کُس ہاوَے
پَہ وٕہ یوٗد پکھ توٚہ اَدہٕ لَسکھ
نَتہٕ ہَبا کوٚرمُت راوَے

ترجمہ:۔ حضرت شیخ العالمؒ اس شرک میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایام جوانی کو برباد کرنا نادانی کے مترادف ہے۔ عبادت، انقلاب، اور کام کیلئے صرف جوانی درکار ہوتی ہے۔ کسی قوم کے انقلاب کے لئے اسلامی انقلاب اگر دیکھا جائے تو جوانوں نے لایا ہے۔ اسلئے جوانی کے دور کو ضائع مت ہونے دیں۔ جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کو یاد آجاتا ہے اپنا بیتا ہوا زمانہ جس طرح اندھے کا سہارا اسکی لاٹھی ہوتی ہے اسی طرح زندگی کا سہارا جوانی ہوتی ہے، اگر یہ انسان جوانی کے دور میں سوچ سمجھ کر چلے گا تو اسکی زندگی خوبصورت بن جائے گی اور اگر اسکو ضایع کرے گا تو اس کا سب کچھ کیا ہوا ضایع ہو جائے گا۔

اَڈن کھوٚژ نہٕ اَنہٕ گٔٹے
وۄدُر کولہِ فَٹہٕ نہٕ زاہ
ہوٗنِس اُڈِج روٗٹہٕ ہٕ سَٹے
کمیٖنَس خدمَت وِیژہٕ نہٕ زاہ

ترجمہ:۔ اندھا جس کے لئے رات دن برابر ہوتے ہیں، یعنی اس کی زندگی میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے اسکو بھیانک اندھیرے سے خوف نہیں ہوتا ہے۔ دراصل یہ شرک مبہم ہیں۔ اور ...... ووُدر جو کبھی پانی میں ڈوب نہیں جاتا۔ کُتے کو ہڈی حلق میں کبھی پھنس نہیں جاتی۔ کمینے انسان کیلئے خدمت اور نیکی فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔

با دوستاں لطفت با دشمناں مدارا
— سعدی

یِم یَرَس وۄہٕ[1] کار کرَن توَ
بَرَن بُچھِس وُڈرِہ تِمے چھ شاہ
یَردِیُن مُہِم یِم پانَس ہَن تو
ژِینتوُ رَتھِ کھَژِہ ژٕنتہٕ وُہ۲۰۵

ع۱ مَدد کرنا۔

ترجمہ:۔ جو لوگ غیروں کی مدد کرینگے، بھوکے کو روٹی کھلائیں گے وہی لوگ نیک ہیں جو لوگ دوسروں کے دُکھ درد کو اپنا درد سمجھیں گے یا اُن کے غم میں شریک ہو جائیں گے۔ انہی کی عبادت رنگ لاتی ہے۔

(القرآن / الحدیث)

(بوم سادہ) حضرتِ بابا بام الدینؒ خلیفہ اوّل حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ

سخت تپسیا کرنے والے اُس برہمن کا نام "بُم سادہ" "بوُم سادھو" تھا۔ اس کے مندر میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) بُت تھے جنکی وہ پوُجا کرتا تھا۔ صبح سویرے طے مکان کرکے پانچ تیرتھ سے اشنان کرکے سورج نکلنے سے پہلے اپنی کُٹیا میں وہ واپس پہنچتا تھا۔ وہ پانچ تیرتھ چندر یار بیجبہاڑہ میں، اُولر ناگ ولر جھیل میں، کھادن یار بارہمولہ میں، چھترہ یار چھتہ بل میں، اور شیوہ پورہ کوہ سلیمان میں واقع تھے[1]۔ کسی بھی ایک تیرتھ کو مرکز مان کر ان تمام تیرتھوں تک آنے جانے کی مسافت کئی سو میل بنتی ہے۔ اسکے علاوہ پھر اشنان اور پوجا پاٹ میں جو وقت لگتا تھا اسکا خیال رکھنا بھی ضروری ہے لیکن یہ سارا کام ایک دو گھنٹے میں ہی کرتا تھا[2]۔ جب حضرت شیخ نورالدین قدس سرہٗ (اپنے تبلیغی سنٹر غارِ کیموہ میں ہی) اِس برہمن کے حال و کمال سے واقف ہوئے تو پھر ۸۰۸ھ[3] میں اُنہوں نے اسکی روحانی طاقت کا جایزہ لیا اور پھر لہو میں لتھڑا ہوا گائے کا چمڑا کندھے پر ڈال کر برہمن کے مندر میں گھُس گئے۔ برہمن نے شور مچایا اور کہا ای فسادی اپنی چھایا سے میری مورتیوں کو چھوت مت لگاؤ۔ کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو؟

ع۱ ماخوذ از ریشی نامہ بابا کمال ص۔ ع۲ بحوالہ صحیفہ نورؒ ع۳ بحوالہ گلدستہ سوانح عمری شیخ العالمؒ

سوال

کلام بُمہٕ ساد

کُس مالہِ چُھکھ تہٕ آکھ کمہِ دیشہِ
گزشنہٕ رستھو سانہٕ بڑا ندی ژاک
ڈیشتھ بجمو بجَہِ اندیشہِ
دَفتو ریشہِ مالہِ کور کَنہِ آک

ترجمہ:۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو پوچھے بغیر ہمارے گھر
میں داخل ہو گئے۔ تم کو دیکھ کر مجھے بڑی فکر لگ گئی۔ ذرا بتاؤ
تم سے ہے آگئے ہو۔

جواب شیخ العالمؒ

ھرمہٕ کیشاہ نام مہراہ بجم
ساٗر کل تڑاوِتھ تمی کج دزاس
یور کُن پکان وت ملجم
بجم بوچھہِ تہٕ تورے آس

ترجمہ:۔ مجھے خدا کی طرف سے کچھ زیادہ ہی مہربانی ہوتی ہے، میں نے
باقی تمام مصروفیات کو ترک کر دیا اور اسی اُمید پر نکلا۔
یہاں آتے آتے میرا راستہ کھو گیا بھوک نے بھی ستایا۔ زبردست تڑپ
ہے منزل پانے کیلئے اسی لئے یہاں تک آگیا۔

•

سوال۔

کلام بُمہٕ ساد

رنن اہار ژارہ لج لاٗجم
سَپنِت واجم تِل اوس سات
سمت پوتلن سُی کند باجم
چھجِم بنج تہٕ دِمےَ کیات

ترجمہ:۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے میں نے بڑا اہتمام کیا اور
تکمیل کا وقت آخر آ ہی گیا۔ اپنی ضروریات اور خواہشات
میں اپنا سب کچھ لُٹا دیا اب میرے پاس کوئی سرمایہ ہی نہیں
کہ ساتھ لے چلوں؛

جواب شیخ العالمؒ

بوچھہِ چھے ژھود دارس پنو
ناحقہِ بوچھہِ گٹیہِ درت تہٕ کت
لستہِ اَگرِ ٹکرِ ژن پانَس کنو
وُچھتن بتہِ آسہٕ برت کت

ترجمہ:۔ بھوک کسی کے سخت رویہ کو پاش پاش کر دیتی
ہے اور تمام تر خصوصیات کو یکسر موقوف کر دیتی ہے۔
ایک لمحہ کے لئے اس پر فکر کرنا جب کھانے کی چیز میسر ہی
نہ ہو تو اضافہ کس چیز میں ہو سکتا ہے؛

•

سوال

کلام بُمہٕ ساد

کٔس مالہِ چھُکھ تہٕ آک کموتی
پکنتو ڈٔلِ تَتہِ گژھی ژیر
حارٔان کرتھَس اَمہِ حکمتی
دفتو ریشہِ مالہِ کیاہ چھُے سحر

ترجمہ: ارے تم کون ہو اور تمہاری حقیقت کیا ہے۔ ذرا جلدی کرو اپنی منزل تک پہنچ جاؤ ورنہ دیر ہوگی۔ تمہاری اس سوجھ بوجھ نے مجھے حیران کر دیا۔ اے ریشی ذرا بتاو تمہارے پاس کیا جادو ہے۔

جواب شیخ العالم رح

اولی برہمَن دتوم ظالمس بنتہٕ عالمس پوٚرم نہٕ کانٛہہ وژن
بانٛژن بندن مُول تام زالمس ساد ج کلمس چھُے بڈتن
بی بٹو ونری بٹو۔ پیتہٕ بزوٚنٹھ چھیو وٹہٕ وآٹ
سوِ کس کران چھکھ ونری بٹومنس تہٕ پونس کرسگات

ترجمہ: میرا کوئی استاد نہ بن سکا اور نہ ہیں نے کسی کے پاس اپنے زانوے ادب تہہ کئے۔ صرف پانچ دفعہ وقت پر نماز قائم رکھی۔ ارے بُمہ ساد کلمہ پڑھنا انسان کو اونچے مقام پر فائز کر دیتا ہے۔ اور سنٛت سبزی کھانے والے یہ سلسلہ کہیں منقطع نہیں ہو جاتا۔ تم اس بات پر دھاڑ کرکے بیٹھے ہو۔ پانی سے اپنی تن کو بہل دل کو صاف کر دو۔

•

سوال

کلام بُمہٕ ساد

دیٛوے جنٛدہٕ متہِ ووتھ ییٚز پانٛس
مندرَس متٕز آکھ مُسلاہٕ ہیتھ
مارنعوٚر مُسلہٕ چھُی عیوانَس
چمرَس زاہ گان دُو گبو کھیتھ

ترجمہ: ارے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے خرقہ پوش چلو جاؤ یہاں سے نکل جاو یہاں مندر میں یہ بحث لے کر کیوں آئے ہو۔ حیوان کی موت کی آس لئے بیٹھے ہو اور کھال پانے کی امید میں بیٹھے ہوئے ہو وہ بھی گھی اور دودھ کھانے کے بعد۔

کلام شیخ العالم رح

گوٚہ چھوٚ لوِان گژمٹو چوان۔ دوٚدگیو کھنس کیاہ کھوٚت رَہ
ماز ڈیشتھٕ اَنٛد چھوٚ ہیوان۔ یُتھ ہیُو ہند شوژر کیشاہ

ترجمہ: تم گوبر ملتے ہو اور حیوانوں کا پیشاب پیتے ہو، دودھ اور گھی کھانے سے کیوں جی چُراتے ہو۔
جانداروں کا گوشت دیکھ کر آنکھیں بند کرتے ہو یہ کونسی پاک پاگیزگی ہے۔

•

کلام بمہ ساد۔ سوال

ژےٚ ہی ژےٚ ہی کیتیاہ ڈیٹھم صوٗفی ہیتھ پنہٕ پنہٕ پیران اسی
وُلگنہٕ تپسی کرنی بیہٕتھم۔ اتھہٕ ہیتھ تسبیح بیٚیہٕ ہنہٕ پھاسی

ترجمہ:۔ میں نے تم جیسے کتنے درویش دیکھے صرف ظاہری دکھاوا کرکے بعد میں دھوکہ دیتے تھے۔ ظاہری طور پر پہلے بندگی کا راگ الاپتے تھے مگر بعد میں اُنکے ہاتھ میں تسبیح اور اندر مکر اور فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ کہتے کچھ اور کرتے کچھ اور تھے۔

کلام شیخ العالمؒ

بٹہٕ تہٕنٛد فاقہٕ کران لگنی
اوم ین گنٛڈِتھ کھیتہٕ من پانٛژوٗ
دیہٕ ڈولہٕ گن دِیہٕ ڈولہٕ گنی
ہے بمہٕ سادو یمہٕ روزہ کُشو

ترجمہ:۔ ارے بمہ ساد یہ پنڈت لوگ روزہ رکھتے ہیں دھاگا باندھ کر حد سے زیادہ کھاتے پیتے ہیں۔ حد سے باہر جاتے ہوئے کھاتے ہیں اور سو جاتے ہیں ارے بمہ ساد یہ روزہ رکھنا کیا ہوا۔

•

سوال۔ کلام بمہ ساد

صنعان تہٕنٛد گیاو حجس۔ پتہٕ پزوشہ مرید اسِس کتی
ہنز یانٛی ڈیشتھ فکرہ ڈجس۔ اَدہ ما کِتابہٕ حجس ستی

ءا شیخ ثنا

ترجمہ:۔ شیخ صنعان حج کرنے کے لئے چلا گیا آگے پیچھے بہت سارے مرید تھے۔ ایک ہندو عورت دیکھ کر اُس کے اوسان خطا ہو گئے پھر اُس کی وہ کتابیں اور عالم ہونا کیا کام آیا وہ سب کچھ بھول گیا۔

•

کلام شیخ العالمؒ

ہند بجود وس نہ گرمتس لرزان۔ ورزت مازبیہٕ رت
ہیندِ ین ہشزہ کورہ چھے گلہٕ ارزان۔ ستیہٕ نیو برتھس بوکرہٕ گت
داور دزک تہٕ کاوج رزان۔ یتھ ہیوٗ ہندی ہٕنٛد ورگ کت

ءا آرا لکحس

ترجمہ:۔ ارے کافر لوگ دودھ اور پیشاب سے بڑے لرزہ اندام ہوتے ہیں گوشت اور خون کو ایک چھوڑ کر مسلمانوں اور کافر لوگوں میں بہت فرق ہے۔ ان لوگوں کی لڑکیاں پرائے لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں کوئی پردہ نہیں کرتی ہیں جنکے لئے اُنکو سزا وہاں ہوگی۔ یہ کیسا نظام دنیا ہے = اہل متن سے معذرت کے ساتھ ترجمہ:۔

کلامِ ہمہ ساد :۔ سوال

ٹُلی ٹُلی مازِ چھوہ باگران رہنس۔ بُوئِ بَد چھو نو کتھ جانسی
چھوہ مُتی مازس تہٖ پھکہٖ لَد پڑاتَس۔ وَتہٖ یکھ ہاریشہٖ زِپانسی

ترجمہ :۔ تم پکا پکا کر گوشت اِدھر اُدھر تقسیم کرتے ہو۔ تمہارے حسین وجمیل بدن پر بدبو لگی ہوتی ہے۔
تم گوشت اور بدبو والے بدن پر بہت ناز کرتے ہو اور ہر وقت اِس کو پُر رونق بناتے رہتے ہو۔ جاؤ اسے ریشی اپنا راستہ لو۔

کلامِ شیخ العالمؒ :۔ جواب

صاحب ییلِہ دوہ تُنزری دوزخ
تتلِہ دُہ تُلہٖ نئے پُن تہٖ پاپ
وارِہ اَدِ کُلمُک معنی بوزکھ
ییتہٖ کیشاو تتہٖ ییلِہ آسکھ صاف

ترجمہ :۔ جب خداوندِ کریم اعمال کا حساب لیتے ہوئے جہنم کو گرم ہونے کا حکم دے گا۔ اُسی دن تمہارے نیک اور بد اعمال کا حساب لے گا۔ اگر تم کلمہ شریف کا معنی سمجھ لوگے اسمیں تمہارے لئے یہاں بھی نجات ہوگا اور وہاں بھی نجات پاؤگے۔

کلامِ ہمہ ساد :۔ سوال

رامہٖ رامہٖ مُیل گوم ہوہَس تہٖ رُوحس
شِوہ شِوہ سَپنُس بوڈ اَوتار
بوَنس پھپرِتھ یِمہٖ اُچھ[1] موٗہَس
وُچھِ کھےَ ریشی مالِہ ییتی پیشار

[1] پلک جھپکنے میں

ترجمہ :۔ خداوندِ کریم کی خواہش پر روح اور جسم ایک ہوگئے شو کا نام لیتے لیتے میں بڑا مقام پاگیا۔ میں پلک جھپکتے زمین اور آسمان کی سیر کرسکتا ہوں اگر تم دیکھنا چاہتے ہو تو ٹھہرو۔

جواب :۔ کلامِ شیخ العالمؒ

ہی بٹو بُت کیا دِنی۔ وَتہِ مو راو یمَن کنو
اَمِہ تیسی نرگَس[1] نِنیٔ۔ ہمہٖ شنر کروس رگَس[2] کتو
اَن ہت تھپ کرُن زُنارس۔ گوہ تہٖ گرمہٖ لوٗٹن زیو
یمہٖ سوہ خوش کرُن نہٖ جبارس۔ ناحقہٖ زاگن تو مُل تہٖ گیو

[1] جہنم [2] جنت

ٹَن آسان اَپُز روا۔ تہنْد پیر چھُی بُلبُل تہٕ کاو
اَدپئلہِ ژُھکھ دِیوان دعوا۔ گژھ باتوٗرک میواہ کھیاو
خبر چھِی ناژےٚ اِنسانس۔ پَژھ یوٚد کرکھ ژہ میاٗنی کتھی
پہےٚ خبرِ چھےٚ سارِس جہانَس۔ کلِیچ کوٗنز چھےٚ پانَس اَتھی

ترجمہ: ارے پنڈت میں کیا کہوں یہ پتھر تمہیں راستہ سے بھٹکنے کا کام کرتے ہیں۔ اِس طرح تپسی کرتے ہوئے تمہیں جہنم میں لیا جائے گا۔ ذرا جنت حاصل کرنے کی فکر تو کرو۔
رزق کھاتے کھاتے تم زنار پکڑتے رہتے ہو، گوبر اور حیوانوں کا پیشاب زبان پر پھیرتے رہتے ہو۔
اس طرح خدا کو خوش نہیں کرسکتے ہو خواہ مخواہ چاول اور گھی جلاتے ہو، تم غلط رواج پر چلتے ہو بُلبل اور کوّے اپنے رہبر بناتے ہو۔
اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ میں زمین و آسمان کی سیر کرسکتا ہوں تو پھر عالمِ برزخ کا کچھ میوہ کھلاؤ۔
ارے تمہیں خبر نہیں اگر تم میرے ساتھ بات کروگے اور میرا سُنوگے۔
تمام دُنیا کو یہی پیغام ہے کہ کلمے کی کُنجی اپنے ہاتھ میں ہے۔

•

(سوال) کلام نُمہٕ ساد

رَہ چھُم پانَس کیاہ کرہ کارُن۔ کُس مالہِ بوزِ تہٕ کسو ڈیزے
رُوٗدس تہٕ واوس ژونگ سنداُرن۔ بٹس نجو کلمہٕ پرنَس پزے
کیاہ بکہٕ باوِت ژےٚ باغوانَس۔ کتھ غیرزانَس کرُ تمُ ژھل
دیوُم ہندٕ و ہندِ نمہٕ یارس۔ یتہٕ گوس تارِہ برس تل

ترجمہ:۔ تم اپنی مرضی سے چلتے ہو اسطرح عبادت گذاری کا کیا فائدہ۔ کون سُنے گا اور کس کو کہینگے۔ بارش اور ہوا میں دیا جلانا ہوگا۔ پنڈت کو کلمہ پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تم باغبان کو میں کیا بتا سکتا ہوں مجھ ناواقف کو ٹال دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ میں باغبان سے ہندوانہ لے لوں لیکن یہاں پہنچ کر دروازے پر اٹک گیا۔

ہَنتہٕ با ڈِرہ پوٚرم بسم اللہ۔ سہی کرُیت تو کلاہ
حق لا الٰہ الا اللہ۔ پژھ کرُم محمدؐ رسُول اللہؐ

ترجمہ:۔ لو میں نے زور سے بسم اللہ پڑھ لیا اور مکمل طور اُس پر توکل کر دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا کے بغیر کوئی معبود نہیں اور میں نے محمد صلعم کے رسول ہونے پر بھروسہ کیا ہوا ہے۔

•

کلامِ بمہٕ ساد

ریشہِ مول بہتھ چھُم مراقبس۔ بیدار گژھ ہتھ ژلی وسواس
بہشتُک میوہ انمےٚ دمس۔ بجرٕ چھُ سانس ڈیکس داغس

ترجمہ:۔ ارے ریشی سر جھکائے کیوں بیٹھے ہو ذرا ہوشیار ہوجاؤ
تمہارا اندیشہ دور ہوگا۔ میں نے جنّت سے میوے لائے اور ہمارے
ماتھے پر لگا ہوا نشان بڑی اہمیت کا حامِل ہے۔

ریشی نامہ کے مطابق:۔

تبسُم کوٚر جناب نورالدینن۔ دوٚپُکھ تس کُن کہ اے بمہٕ ساد برہمن

کلامِ شیخ العالمؒ

دیتِم قفل ماوسٕس برس۔ روٚٹ گوٚے توٚے ژیٚے یوٚت کال
کُلیچ کوٚنز چھےٚ تتھ گرس۔ کلمہ پرٕنہ روٚستے توٚت اژُن محال

ترجمہ:۔ ذرا بتاؤ جنّت کے دروازہ پر تالا تو نہیں لگا ہوا تھا
اور اسی لئے تمہیں اتنا وقت لگ گیا ہوگا۔
اس تالے پر کلمہ کی کُنجی لگتی ہے کلمہ پڑھنے کے بغیر اندر جانا ناممکن ہے۔

کلامِ بمہٕ ساد

بو کس نتھ جایہِ رودُستھ بمہٕ ہا۔ بہٕ چھُس مالکھ سارِس باغس
اَدٕ کرٕ ییتھ جایہِ یتھی دم دمہٕ ہا۔ یہٕ بجرٕ سانس ڈیکس داغس

ترجمہ۔ اس جگہ میں کس سے اجازت مانگتا، میں اِس باغ کا مالک
ہوں ورنہ میں اِس مقام پر کیسے پہنچتا یہ ہمارے ماتھے پر لگے
ہوئے ٹیکے کا کمال ہے۔

کلامِ شیخ العالمؒ

ہے سادہ بمہٕ سادو۔ وعدہ کوٚرمُت پالی زِ ہے
آکھ سوار نہٕ گژھکھ پیادو۔ کھےٚ آیتس کانٛہ زِ ہے
دمہٕ دمہٕ پتہٕ تلوتوٚہٕ اُمی کانٛھو۔ سارِ عمرٕ توٚہٕ ستی بوٚزن ہو
اَسہٕ کن دماہ واک مجھو۔ پوٚز ڈیٚنتھو پتہٕ تلو توٚہی کم چھو

ترجمہ:۔ ارے بمہٕ ساد تم کتنے سادہ لوح ہو، تمہیں پیدا ہونے
سے پہلے کئے ہوئے اُس وعدہ کو پالنا ہوگا۔
تم یہاں سوار ہو کے آگئے ہو تمہارا مقام حاصِل ہوگیا ہے اِسطرح
رہوگے تو یہ مقام کھو جاؤگے ورنہ اپنے دِل پر جمے ہوئے میل کو دھو ڈالو۔
اسکے بعد حضرت شیخ العالمؒ بتوں سے اِنکی حقیقت کے بارے میں سوال
کرتا ہے۔

(جواب) کلامِ بُتاں

اُسی کیاہ وَنوزبانٕ زوٚتھ۔ اُسی ستی آلوٚدِ گےٚ
خَلق اوپدان کریہ ہنزِہ کرتی۔ بُمہ سَنزکرسو رگُس کِنُو

ترجمہ:۔ ہماری زبان نہیں، ہم بے زبان کیا بولینگے یہ سب
ناپاکی ہی ناپاکی ہے۔ لوگ نیک اعمال کے عادی بنے ہوئے
ہیں۔ ارے بُمہ ساد ذرا جنّت کا سامان تو بتاوٴ۔

کلامِ بُمہ ساد

پیٚرہ آدنہٕ کانٔہ نہٕ ووٚنُم۔ پانہٕ بوزِتھ زونُم نجو
وونی سو دِلہٕ ایمان اوٚنُم۔ بُمہ سنز کوٚرُم سورگس کِتُو

ترجمہ:۔ ارے میرے رہبر تم مجھ پر ناراض
مت ہو جانا، جانتے ہوئے بھی میں نے
عمل نہیں کیا اب میں نے ایمان لایا اور
اس طرح میں نے جنّت کا سامان حاصل
کیا۔ (پھر حضرت شیخ العالمؒ نے اس کا نام بابا بام الدین
رکھا یہ حضرت کے خلیفہ اول تھے)

وُچھتَن ییہِ ترٲمی اَکی ٹوکہٕ
تھالَس نیشا مُژ پکہٕ دانہٕ تھوکہٕ

ترجمہ:۔ ذرا تانبے کے برتنوں کو تو
دیکھو کہ ایک ہی شناخت کے تو سب
بنائے گئے ہیں۔ مگر تانبے سے بنے
ہو، سونا سے بنے ہو، لکڑی سے
یا مٹی سے بنے ہو کھانے کے لئے
ہی مُقرر ہیں۔ جبکہ سونے کی مٹی کی
لکڑی کی یا چاندی کی ہو ’پیک دانی‘
صرف تھوکنے کے کام ہی آتی ہے؛
کیا مثال ہے اہلِ دنیا کے لئے۔

نماز۔ روزہ۔ زکواۃ حج
اِنفاق ۔ جہاد۔ ذِکرو اوراد
عدل واِنصاف طہارتِ ظاہر وباطن
خیر خواہی۔ صبرو اِستقامت
شب بیداری

مسلمان کیلئے پانچ چیزیں ضروری ہیں:۔ نمازؔ، اِسے قائم رکھو۔ زکواۃؔ، اِسے اداکرو۔ رُوزہ، اِسے پرہیزگاری کے ساتھ قائم رکھو۔ توحیدؔ اور حجؔ قائم کرو۔ اِس کے بعد اِن عملوں کی فہرست ہے۔ ذکرو اوراد، عدل وانصاف، طہارتِ ظاہروباطن۔ خیرخواہی، صبرو اِستقامت اورشب بیداری وغیرہ۔

وَقتِچ نماز چھےٚ تَختش رَندَے
وَقتِچ نماز چھےٚ بَنٛدہٕ رِگیٖے
بےٚ وَقھت نماز چھےٚ مذاق تہٕ خَندَے
بےٚ وَقھت نماز چھےٚ شرمنٛدہٕ رِگیٖے

ترجمہ:۔ شیخِ پاکؒ نے فرمایا ہے کہ وقت پر پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بہترین نتائج پیدا ہوسکتے ہیں۔ اِسی صحیح نماز کا اصرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہی وقت کی نماز سچی بندہ گی کے مترادف ہے۔ جبکہ وقت کی نماز کے سوا کچھ نہیں ہے؛ بے وقت کی نماز سے آدمی کو شرمندگی ہی اُٹھانا پڑے گی۔

(القرآن)

پانٛژَن وَقتَن سُجداہ دِزِبےٚ
میٹھۍ تہٕ مُدرۍ کھینٛزِہ نہٕ زاہ
ماتَم ہتھ بیتہٕ دوہَے ریوٚزبےٚ
دُنیِ ہیچ لادَن ہنٛزِہ نہٕ زاہ

ترجمہ:۔ دنیا میں آکر مٹھاس بھرے
لذیذ اور لطیف کھانوں سے اتنے لاغر
ہوئے ہو کر دن کے پانچ وقت کی نماز
ادا نہ کی ؛ کاش آپ نے نیک عمل یہاں
کیا ہوتا۔ اور آپ کے دِل میں خوفِ خُدا
ہوتا اور آپ دنیا پروری میں گُمراہ نہ
ہوا ہوتا۔

کَسب یِم کرٕن نماز گُذارٕن
نَصرِہٕ تِم سمسارَس زاے
چھکھ لاگنےٚ ٹُھ پالٕن ہے کرٕن
پٕیتھ یِیکھ ٹُھ رٕہکاے

ترجمہ:۔ اے بابا نصر الدینؒ وہی لوگ زندہ شخصیتیں
ہیں جنہوں نے نماز ادا کی اور اِس نماز کی حفاظت
کی یعنی گناہوں سے اپنے کو دور رکھا ؛ اِن ہی خوش نصیبوں
کے لئے جنّت ہوگی۔ لیکن جنہوں نے نماز کو باقاعدگی
سے ادا نہ کیا، اُنکے لئے آخرت کی گھڑی مشکل ہی ہوگی۔

(القرآن / الحدیث)

روزٕہ، نمازٕ ستّے کَرَ سَہ

ئے کَرَ دَمسٕ دَیُو

یوٗد جنت گژھِ کرٕ یہٕ کرَسَہ

چھے ہٕ جنت نوٗت یو سہٕ رنیُو

سُندٕ پن ستی نیوٗسے کرَ سَہ

رٕتی بندٕ رَوٕسے قُبلٕس کُنُوٗ

عہ۱ ذکرِ حق

ترجمہ:۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ نماز قائم کرکے روزے رکھیں اور ہمیشہ اپنی زبان سے ذکرِ حق ادا کریں۔ اگر جنّت چاہتے ہو، تو نیک عمل کرو، عمل کا نام ہی جنت ہے یعنی زندگی بھر یہاں تک نیک عمل کرکے جنّت میں بس جاؤ اور نیکو کار لوگوں کے ساتھ رہکر نیکی کی ہدایت حاصِل کرکے خُدا کے روبرو اسکے خاص بندوں میں شامِل ہو جاؤ۔ (قرآن وحدیث)

سونَس موٗل چھُ سُنٛثر وَقتس

ہتیٚلِ کمٕ بختس نشہٕ رپہٕ نے

یِم تیار رَوٕدِس پانژن وَقتن

تِمَن تُتنہٕ سونہٕ سُند تاج موختو ژھیٚے

عہ۱ بدنصیب

ترجمہ:۔ بے شک کہ جس طرح سونے کے زیورات کو پرکھا کر نکالا جاتا ہے۔ اور کسوٹی پر صاف نکلنے والے سونے کی زیادہ قیمت ہوتی ہے ٹھیک اِسی طرح ایک اہم کسوٹی پر صبح کی نماز کا وقت قیمتی دیکھا گیا ہے جو آدمی اُس وقت بھی بیدار نہ ہوا وہ ایک کمبخت ہی ہے۔ سمجھو کہ جن نیک لوگوں نے پانچ وقت کی نماز باقاعدہ ادا کی، جنّت میں اُنکے سروں پر رکھنے کیلئے سونے کا تاج اور پہننے کیلئے موتی سے سجا ہوا چمکیلا کپڑا موجود ہوگا۔ (القرآن)

دِل چھُ گاڑ نتہٕ ہوٚکھ مو تھاوُن

ذِکرٕ ہُند پونی دِس لسہِ یو توَے

نماز چھےَ زمینَس پھَل زَن ووُن

آدٕ بیٚچ بنٕدہ کرُس کھسہِ یو توَے

ترجمہ :۔ دل ایک مچھلی کے مانند سمجھو جو کبھی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ دل عبادت چاہتا ہے اسے ذکرِ حق کی غذا چاہیئے۔ جس طرح کہ مچھلی کو خشکی پر رکھنے سے اس کی موت واقع ہوتی ہے۔

نماز ایک ایسی (عبادتی) پیداوار ہے جیسے کہ ہم کھیتوں میں بیج بو کر امیدیں اس کے ساتھ وابستہ کر کے پھل حاصل کر سکتے ہیں؟ پس نماز باقاعدہ ادب کے ساتھ ادا کرنے والے کو ضرور انعام دے گی۔
(القرآن)

توش بندٕ نماز بیٚیہِ رمَضانَس

تِی بابہِ لگہٕ یو پانَس ستی

کَن تھا و شوقٕ بیٚیہ فورانَس

بیتھ عبابہِ ویر واژلے کتی

عا حدیث

ترجمہ :۔ مُسلمان وہی ہے جو ماہ رمضان اور نمازِ پنجگانہ کا خوشی سے استقبال کرے۔ کیونکہ عمل ہی ساتھ ہوگا۔

شیخِ پاکؒ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو چاہیئے وعظ و تبلیغ، قرآن و حدیث کی تلاوت بڑی لگن سے سُنیں۔ لیکن اب تک لوگوں میں سے بہتوں نے سُنا پر ایسا کیا ہی نہیں۔ (القرآن / الحدیث)

قبرِ تنگی، تاریکی تۂ گٔے
دُبرِ تھ مٔشرہ میٚشر وَٹہٕ نٔے
نکیر مُنکر وَ سنَے ترٔ ٹے
غریبس موٚے وال تام نٔٹے
نمازٕ ۱ پَرتو تمی ژَ ھٔٹے
دِیوہ پٔتِم گوناہ کھٔٹے

۱ توبہ کی نماز

ترجمہ :- قبر ایک تنگ و تاریک کوٹھری کے مانند جگہ ہے جہاں روشنی نہیں آرام دہ بستر نہیں بلکہ اوپر نیچے ارد گرد مٹی ہی مٹی ہے۔ یہی مٹی پھر انسان کو ارد گرد سے گلے ملاتی ہے ارشادِ قرآن ہے کہ قبر میں ایک آدمی (مردے) کو نکیر اور مُنکر کے سوالوں کا جواب دینا ہوگا لیکن بے عمل لوگ وہاں تڑپتے ملینگے اسلئے کہ نماز ادا کرتے رہو یعنی توبہ کرو اور پچھلے گناہوں سے اپنے وجود کو پاک کرو توبہ ہی واحد راستہ ہے نجات حاصل کرنے کا۔ (حضرت علیؓ) (حضرت حاجی علی بسیؒ) (القرآن / الحدیث)

نبیؐ صاحبُن کھٔن تہٕ چیٚن وُچھتہٕ
ترٛیہِ ترٛیہِ دوہ گوٚڑکھ اِفطار
کرٛیہٕ تہٕ کارَن گوٚر تِموَ کشتہٕ ۱
پایہِ مُبارکَن ووتُک ضرار

۱ محنت

ترجمہ :- علمدارِ کشمیرؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پیغمبرِ آخر زمان حضرت نبی اکرمؐ کی سیرت کا جائزہ اور تعلیم حاصل کریں کہ وہ تین تین دنوں کے بعد خود روزہ کھولتے تھے لیکن بھوکوں اور پیاسوں کی مدد کرتے تھے۔ اُنکی پرہیزگاری اور عبادت گزاری کو دیکھو کہ کثرت عبادت کی وجہ سے پاؤں مبارک میں تکلیف پیدا ہوا۔
(القرآن / الحدیث)

تَگیےٚ تہٕ بُچھٕ بزُن دِزِ ہےٚ

مَنَس گژ نیشہٕ زہن کیٖاہ چھےٚ ذات

ثواب ساسہٕ گُن پرآ دِ زِ ہےٚ

یوٚد بایہٕ نوٚ ند کرَکھ راوِی نہٕ ذات

ع۱ بھوکا پیاسا

ترجمہ:- نفس کو قابو میں رکھو؟ اگر آپ نے اپنے نفس کو کنٹرول میں نہ رکھا تو یاد رکھو کہ ایک دِن نفس ایک ایسی چیز کی فرمائش کریگا جو آپ کے بس میں نہ ہوگا۔ نیکی سے ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالا کا قول ہے کہ ایک ثواب کے بدلے ہزاروں ثواب ہا عطا کریگا۔ لہذا نیکی کے لئے عمل کی ضرورت ہے پھر نیکی کبھی ضائع نہ ہوگی وہ خُدا کے حضور میں موجود ہوگی۔

بوٚہس تہٕ موٚہَس دِتھُ رضا

کَزٕ لُس پیٹھ وُڈِتھ ھاے

پانژہ وقت نماز کرِتھ قضاَ

تمیُک سَزا دِی نے خداے

ع۱ چہرے پر ع۲ ملنا ع۳ دھیان نہ دینا

(القرآن / الحدیث)

ترجمہ:- تو حرص و طمع کے پیچھے دوڑتا رہا اور اپنے لئے سیاہی ہی سیاہی کماتا رہا۔ جبکہ آپ کو یہ خبر تھی کہ نماز جنّت کی کُنجی ہے لیکن آپ نے نماز قضا کی اور وقت پر نماز ادا نہ کی۔ کاش آپ نے فکرمندی سے ہر وقت نماز ادا کی ہوتی۔ لیکن آپ ایسا کر نہ سکے آپ کو اِس غلطی کیلئے خداوند کریم سزا ضرور دے گا؛

نماز کان گیہم کاءِ ہلس
تِم پانٛژھ وَخ اَسِم خاصہٕ
کَل کرٕم نہٕ، بَل ژھوٚلُم نہٕ دِلس
اَپزِ نیک ٹُکُر موٚلُم ساسہٕ
مارٕ نَس، وۄپدٕنَس تَتھ زِلِزِلس
کٔرٕ یِہ روٚس قبرٕ کِنہٕ کھٔرٕ کاسہٕ

ترجمہ:- افسوس کہ نماز، یہ خاص عمل آپ کے ہاتھ سے جارہا ہے۔ وہی پانچ اوقاتِ نماز میرے لئے اہم تھے ہاں میں نے تیاری نہ کی تھی یا میرا دِل صاف نہ تھا۔ اسلئے اب مجھے جھوٹ کا سہارا لینا پڑیگا۔ مگر کیا ہوا میرے دائیں بائیں بیٹھنے والے دو فرشتوں نے دیکھا ہوگا۔ ہائے اب قبر کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں کیا جواب دونگا۔ وہ (قبر کا وقت) تکلیف دہ وقت ہوگا۔
(القرآن مقدس)

نمازِ فجر

فجرِ یوٚد گُذارکھ شوٚب کٔرٕ آسی
فجرٕ ستی لَسی پان
گَلمے تہجّد یوٚد وۄندَس آسی
توٚرے اَنٛد ہٕیی شیطان

ترجمہ:- وقت پر فجر کی نماز ادا کرنے سے تم ہر وقت رونق افروز ہونگے۔ تمہارا وقار دونوں دُنیاوں میں بلند ہوتا رہے گا اور تمہارا وجودِ خاکی بھی اِس عمل سے تنومند ہوگا۔ اپنے ذہن و قلب پر اگر اپنے معبودِ برحق کی پاکیزگی، اُن کی وحدت اور اُنکی عظمت حاوی کروگے تو ضروری ہے کہ شیطان (ترغیبِ گناہ) تم سے دُور رہے گا۔
(القرآن/الحدیث/ فرمودہ لال یار قلندرؒ)

ذِکرِہ اَوراد یۄد وُظیفہٕ آسی
ہیکہٕ کٔرِتھ ژیٚہ سٔتی مان
گژھ یہٕ کھوتہٕ ژۄر یۄد اِنصاف آسی
تَوے سٔتی لَگی ایمان

ترجمہ:۔ درود و اذکار کو روزمرہ اپنا شغلہ بنایا کرو۔ تو پھر تمہارے ساتھ مقابلہ کی ہمت کسی کو نہ ہوگی۔ اور اِن تمام نیک عملوں کے لئے مُہر ہے اِنصاف کا پابند ہونا۔ اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہونا پس جس نے یہ سب کچھ پایا وہی اِس کا حقدار ہوگا۔

نمازِ چاشت

چاشتؔ اُشراق[1] یۄد گُذارُگ
یَنُن گارُک صاحب جو
اَنڈکُن نیٚرِتھ یۄد دبن گُذارُگ
ٹیٚرِتھ شےٚ تارَک یَنُن زُو

ع۱ وہ نماز جو صبح کے فرض کے بعد ادا ہو جائے۔ ع۲ قریب قریب دس بجے سے شروع ہوتی ہے اور ۱۲ بجے کے زوال سے پہلے ختم ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ چاشت نماز اور اشراق جب آپ ادا کرینگے تو ایسا سمجھو کہ آپ نے مالک کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ تب لوگوں سے جُدا ہو کے آپ دھیان لگائینگے۔ پھر ہر جگہ آپ کی روح کامیاب ہے۔ "الحدیث"۔

نمازِ ظہر

ژٕ ہ ماز نمازِ ہ پٔیشی نَس
شُنِسَ کھوتہٕ آسَکھ پٔژِ نو
مُسلمانو رأچھ کرَ نِگینَس
دُریچہٕ تُلہٕ نے جَنتَس کُنو
رَحمت محمدؐ صاحبنِ دِینَس
مَرَن وَ تہٕ تھٔوُن کُلماہ نٔو

ترجمہ:۔ نمازِ ظہر کے ساتھ پابندی سے وابستہ رہو۔ مسلمان خاتم امت ہے۔ اِس نماز سے تو صاف وشفاف رہے گا تیرا ظاہر اور باطن۔ عقیق یمنی کی طرح جڑا ہوا ہے۔ ظہر، ضابطہ کی انگوٹھی کی طرح۔ گلے ملانے کیلئے ایک مسلمان کیلئے آئیگا۔ مرحبا اے دینِ محمدؐ مرحبا کلمۂ توحید کلیدِ درِ جنّت تحفۂ عظیم ہے تیرا۔ (القرآن / الحدیث)

نمازِ عصر

خاص چھےَ نمازِ ہ عصر کردِ گارَس
تَتہٕ گَٹہٕ کارَس پیی دَرکار
کارُن یوٚد کرَکھ یَتھ سمارَس
لالہٕ بَدلہٕ لَگی ہار
ژھَل یوٚد کرَکھ نفسِ خونخوارَس
نارَس بنِ تَتہٕ گُل زار

ترجمہ:۔ بے شک عصر کی نماز اثاثۂ آخرت ہے خاص الخاص ہے۔ بندہ اگر چاہے تو آخرت کیلئے محنت اور لگن سے کچھ حاصل کرسکتا ہے دنیا میں اگر نیک کام کا اہتمام کرنا ہو تو نیکی کا ثواب جنّت ملے گا۔ جو آپ کو آخرت کے وقت یاد کریگا لیکن اس کے لئے آپ کو چاہیئے کہ نفس جیسے خونخوار کو قابو میں لائیں۔ پس اگر آپ نے ایسا کیا تو سمجھو کہ آگ کے شعلوں سے پھول کھلیں گے۔ (القرآن / الحدیث / بہاوالدین گنج بخشؒ – (غوثِ پاکؒ)

نمازِ مغرب

شامِچ نماز شمع زَن تارَس
لوٗنگ پاپوٚ تہٕ پورِی نہٕ نار
نوٗرٕچ خبر بوٗزی بوٗزی شونک
آسہٕ کھےٚ پیادہ سپَنک سوار
کرہٕ ہندٕ گوٗبرٕ عرشَس واتک
صُحبَت تھوٗی پانہٕ جبار

ع؎ گناہوں سے نجات۔

ترجمہ:۔ نمازِ شام باقاعدہ اور باجماعت ادا کرنے والے۔ تم نوُرانی شمع کی طرح فروزاں رہو گے (شب کی تاریکیوں میں)۔ نمازِ مغرب ادا کرنے والے اس نماز سے تیرے سارے گناہ معاف ہو جائینگے، کہ جہنم کی آگ کا ڈر ایسا ہے کہ اُسکے عذاب کی باتیں سُنوگے تو بیشک بے ہوش ہو جاؤ گے لیکن اگر تو عقل کا آدمی ہو گا تو انہی باتوں سے تمہیں اصلی تاثر ملے گا۔ اور پھر نیک عمل اور صالح کردار اپنا کر تو منزل پر پہنچ جائیگا۔ اور ریاضت کی عظمت سے عرش پاکر تو پائے گا اپنے رب کا دیدار۔ (القرآن / الحدیث / غوث پاکؒ / سید علی عالیؒ / خواجہ معی الدین چشتیؒ / دہلی)

نمازِ عشاء

خُفتَن سُہ چھِنہٕ لوٗکَن خبر
نتہٕ خُفتَن پکہٕ ہَن پائلِتھ دوٚہے
یُتھنہٕ شیطان کڈِی مسجدِ نیبر
یُتھنہٕ تبر ژٕھنی تائلِت دوٚہے

ترجمہ:۔ کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ خُفتن (عشا کی نماز) کیا ہے۔ ورنہ سب لوگ عشا کی نماز ادا کرتے ہوتے۔ خبردار شیطان آپ کے آگے پیچھے کبھی بھی آکر آپ کو مسجد سے باہر نکال سکتا ہے۔ عمل ایسا کرو کہ شیطان کو دور سے ہی اپنے قریب پاکر اُس کے پاوں پر کُلہاڑی مار دو۔ لیکن اگر تو بے نمازی (بے عمل ہو گا) تو شیطان ہی تجھ پر کلہاڑی کا وار کرتا رہے گا۔

امراہ کڑی توَ بے ہنمازَن
یمَن وائلنجہِ گئے پۂ پربتو
کنِر پۂ نزاوَن کُفرَس مازَن
تمَن عذاب آسہِ کافِرَن کھوتو

ترجمہ:۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اردگرد دیکھ لیں کہ کون مسلمان نماز ادا کرنے میں تغافل کرتا ہے، اسکے پاس جاکر اس کو نماز کی دعوت دیں۔ کیونکہ شیطان نے ان کے دلوں میں وسواس ڈال دیا ہے جس سے اُن کے دِل پتھروں کے بن گئے ہیں۔ لہذا دعوات فکر وحق دینا اور اُنکو کفر سے الگ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اگر وہ نہ سمجھ پائیں تو اُن کو ہماری طرف سے اعلاناً کہدو کہ اُن کو کافروں سے بھی زیادہ عذاب اُٹھانا پڑے گا۔ (القرآن/الحدیث) غوث الاعظمؒ

حضرت عمر فاروق رضؓ / ابوالاعلیٰ مودودیؒ / حضرت سلطان العارفینؒ و سید اسماعیل شہیدؒ

نادان عَقلہِ نشےٗ اَبق
قوران خان عَقلہِ نشےٗ زوٗر
ہنماز گُذارَن عَقلہِ ہندی سبَق
بےٚ ہنمازی عَقلہِ نشےٗ سوٗر

ترجمہ: نادان وہ ہے جو قرآن سمجھ نہ پائے لیکن جن لوگوں نے قرآن کو پڑھ کر سمجھ لیا وہ طاقت والے ہی ہیں، وہ عقل سے بالاتر ہوتے ہیں یعنی وہ عشق کے منتہا کو پہنچتے ہیں۔ نماز پڑھنے والے عقل سے سبق لیتے ہیں اور جو بے نمازی ہوتے ہیں وہ عقل سے محروم ہوتے ہیں، جیسے...... ان کی حیثیت حیوانوں کی سی ہوتی ہے۔

(القرآن/الحدیث)

مومن سُند مقصدِ حیات

یتھ واوِ ہائے ژونگ کُس زالے
تِلہٕ کَنہٕ زالِس علم تہٕ دِین
پزٕکِتھ ترٲوِتھ سوٚ[۱] کَتھ[۲] پائے
سوٗری علم چھُس اَلِف، لام، میم

۱ مُنکرات ۲ معروفات

مومن کا مقصدِ حیات

ترجمہ :- آندھیوں سے بھرے معاشرے میں کون ہو جو چراغ روشن کرے۔ تیل کے بدلے اس چراغ میں علم اور دین سے روشن کرے۔ گناہ چھوڑ کے ثواب کمائے۔

سارا علم جو ہے وہ اُلف سے مُراد۔ لام سے مُراد ﷲ اور م سے مراد محمدؐ یعنے حدیث

سارا علم قرآن اور حدیث ہے۔

ستہ سٕرانس فَل یوٚد پوشے
گاڑہٕ تہٕ کٔرٕ ہمَس آسہٕ اَکی ذات
وُپٕٹھ[۱] دِنے وَے یوٚد توٚشے
دٕلال[۲] لَلہٕ وَے ژھُنن ذات

۱ دولت ۲ یقین

ترجمہ :- جب سچ ہی بولدینگے کوئی ناپاک نہ ہوگا تو جھوٹا کون ہوگا۔ ایک مچھلی اور ایک مگرمچھ کی ذات ایک جیسی کیسے ہو سکتی ہے۔ یعنے اگر آپ کے پاس دولت ہے تو آپکے پاس کھانے کو ہوگا اور آپ کا بدن بھی کپڑے کے لئے محتاج نہیں ہوگا۔

کُس یِیہِ ژ یٹہٕ کُن بے غرضیے
کَس آسہِ دِلس تیوٚت وُسعت
جَنتکہِ ہاوسہٕ تہٕ دوٚزخٕنہٕ بییے
دَٲپہِ چھِ کران عبادت

عٲ خُدا

ترجمہ:۔ کون ایسا ہوگا جو اللہ کو غرض کے
بغیر یاد کرے۔
کِس کے دِل میں ایسا شعور ہوگا۔
جنت کی لالچ میں اور جہنم سے بچنے
کے لئے اے اللہ تجھے یاد کرتے ہیں۔

بُلند نصب العینس چھُ کُڈُر آزمٲیِش

ژٲلُن چھُ وُزہ مَلہٕ تہٕ ترٹے
ژٲلُن چھُ مَنشدِہ نِس گٹہٕ کار
ژٲلُن چھُ پرَبتس کرُن اَٹے
ژٲلُن چھُ مَنز اَتھَس ہیوٚن نار
ژٲلُن چھُ پان کَڈُن گزٹے
ژٲلُن چھُ کھینی یکہٕ وَٹہٕ زہرَ خار

ترجمہ:۔ برداشت کرنا ایسا ہے جیساکہ بجلی اور کڑک۔
برداشت کرنا ایسا ہے جیساکہ دِن کے اُجالے میں اندھیرا۔
برداشت کرنا ایسا ہے کہ جیسے پہاڑ کو کندھے پر اُٹھانا ہے۔
برداشت کرنا ایسا ہے جیسے ہاتھ پر آگ رکھنا ہے۔
برداشت کرنا ایسا ہے کہ جیسے اپنے آپ کو چکی میں پیسنا ہے۔
برداشت کرنا ایسا ہے جیسے کہ ایک ساتھ ایک بوری زہر کا نوش کرنا ہے۔

آسہٕ ہا آدمی فیرہٕ ہا نیٚبہٕ
ساری سے عالمس اَنہٕ ہا لَیہٕ کنھ
چھُس نہٕ آدمی گوس ناضایہٕ
اُکہٕ ہی جایہ رُہتھ کتھ

ترجمہ:۔ اگر آدمی ہوتو گھر گھر یعنے ہر جگہ پہنچے۔
اور اللہ اور رسول کی بات ہر ایک
کو کہیئے۔
(القرآن / الحدیث)
میں آدمی نہیں ہوا اور میں نے اپنے
دن ضائع کیے۔
میں دعوت پر محنت نہ کرسکا۔ ماشاءاللہ
جب کہ پوری عمر دعوت میں گذری۔

عشق چھُ کُن شُر ماجہِ مرُن
سُہ مرِتھ اُوٚہُر کرِتہٕ پکھ
عشق چھُ کُنڈی زَنڈوٚتھہٕ رُن
وَتھہٕ رِتھ ڈُلاہ کرَ تہٕ پکھ

ٔ ۱ خیال

ترجمہ:۔ عشق ایسا ہے کہ ماں کا اکلوتا بیٹا مرجائے۔
وہ مر جائے اور گمان بھی نہ کرو اور چلتے رہو۔
عشق ایسا ہے کہ کانٹے بچھانے کے برابر۔
اور ان کانٹوں پر سوکر کروٹ لو اور چلتے
رہو۔

•

عشق چھُ گُنہٕ تُلہٕ رُوبٕ بٔسی یرُن
سُہ سُکھ دَماہ بَر تہٕ پَکھ
عَشق چھُ کرٕ تلہِ سَر دارُن
سُہ دارِتھ[1] ییہِ تہٕ پَکھ[2]

ع۱ پیش کرنا ع۲ چلتے رہو

ترجمہ:

عشق ایسا ہے کہ خالی گود
رہ کر ایک لمحہ بھی سکون
سے گُذار نہ سکو گے۔ عشق ایسا
ہے کہ آگے آکر تلوار کو سر
پیش کرنا ہے۔ اُسی کے
آگے سر رکھ کر چلتے رہو۔

عُشق چھُ غنیمس[1] بُتھہِ یژُن
سُہ فیرِتھ ییہِ تہٕ پَکھ
عُشق چھُ رَتہٕ جامہٕ بدَن پاژُن
سُہ رَژِت گنڈِتھ ییہِ تہٕ پَکھ

ع۱ جنگ

ترجمہ:۔ • عشق ایسا ہے کہ جنگ کے لئے صفِ
اوّل کا فوجی ہو اور اس جنگ سے پیچھے نہ مُڑو
اور چلتے رہو۔ اور عشق ایسا ہے کہ شہادت کا خونین
جامہ زیب تن کرکے وہی لباس فاخرہ پہنو
اور چلتے رہو۔

کامیابی ہُنْد شرط

۱۔ صَبر

ژٕوکھ تہٕ مۆدُرٕ ٹیٚوٹھ تہٕ زَہَر
خۄنہِ جِگرٕ یِمو اۆہرٕہ کھیٚوہ
یِمو یوٚت ہیٚشِری ژٕہڈ تہٕ قہر
سُہ تُنھٕ شہرَس گژھِ ھتھ پیٚوہ

۱۔ کھٹا ۲۔ میٹھا ۳۔ کڑوا

ترجمہ:۔ وہ ہی ہے کہ جس نے نوش کیا اپنا خونِ جگر۔ وہی ہے کہ جس نے کڑوا، کھٹا اور میٹھا زہر صبر سے پیا۔ وہی ہے کہ جس نے انتہائی برداشت کرکے نا مسائد حالات میں بھی جدوجہد جاری رکھی بیشک وہی لوگ اپنی منزلِ مقصود کو پالیتے ہیں۔

•

کٔژِ یِہ مانیٚن چِلہ دَرَن
یِم گٔنڈٕ تَن نَفسَس دَنٛدی
زَہَر کھیٚتھ تِمَے ہا دَرَن
یِم اۆہَر کرَن ہاکَس تہٕ ہَندی

ترجمہ:۔ وہی یادِ حق کرنے والے عبادت گُزار جنہوں نے اپنے نفس کو بند کیا ہو اور چلہ کشی کرتے ہو اور اگر وہ زہر بھی کھالینگے تو وہ بھی اُن پر اثر نہیں کرے گا۔ لیکن اس کے بعد ہی ایسا ممکن ہے کہ جب وہ پہلے جنگلی گھاس اور میدانی سبزیاں کھائیں گے۔ (حضرت بڈہ مالو صاحبؒ)

•

شفاعت

تنہٕ کیشاہ کرِ مول تہٕ ماجی[1]
بیتہٕ روزن کد آجِ پیٹھے
دَ یہٕ کا ستم سِشرٕ کچھہٕ زاجی[2]
اَرزہٕ میتنگ باجُتہٕ[3] ستی نوٹ بیٹھے[4]

۱۔ تنہا ۲۔ اندھیرا ۳۔ یار برادری ۴۔ عمل

ترجمہ:۔ اُس روز (روزِ محشر) کے وقت نہ ماں کام آئے گی نہ باپ۔ وہاں اکیلے (تنہا) ہی کھڑا ہونگے۔ اے میرے خُدا تو ہی میرے دِل کی اندھیری دُور کرو۔ یاد رکھو کہ عمل جو دنیا میں کیا ہو وہی وفادار نکلے گی اور وہاں ساتھ ہوگی۔
(القرآن/الحدیث) حضرت نظام الدین چشتیؒ

یمُی سورہٕ کَل تراوِتھ گوڑہٕ کتھ پاجِی[1]
تمُی یڑ کتھ گالِتھ اَرزن کڑ بیٹے
راجَس بوٗج یمُی کرَ تل ژاجی[2]
مُہمس باجَن کو چھے ہیبے

۱۔ عمل کرنا ۲۔ برداشت کرنا۔

ترجمہ:۔ جس نے خواہشات کو نظرانداز کرکے آخرت کا خاص خیال رکھا اور عقبائی زندگی کو ترجیح دی اُس نے نفرت اور لالچ سے اپنے دِل کو پاک کیا۔ جس نے جاہ و حشمت کو چھوڑ کر غُربت اختیار کی دراصل اُسی نے سب کچھ پالیا۔ (خواجہ غریب نوازؒ)

سُرگٔسؠ بوج ریوٗش کیاہ موجی
نرگٔسؠ بأج ہِم شِرکٕس پیٚیےٚ
تَتہٕ یأرِ گرِہ سُی مومِن بأجی
یُس پَرِدیُن مُہم پانسَ ہیٚیےٚ

عہ ۱ جنّت کو عہ ۲ جہنّم کو

ترجمہ:۔ جنّت حاصل کرنے کے لئے نفس کشی کرنا پڑتی ہے۔ جس نے شِرک کو چھوڑ دیا جنّت پالیا۔ شِرک کرنے والے کیلئے جہنم کی منزل ضروری ہے۔ خدا دوست اِنسان ہی وہاں ہمدردی کرسکتا ہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں جو دوسروں کے دُکھ درد کو اپنا دُکھ درد سمجھتے ہو

فَرضٕ تہٕ سنّت چھِ مَرمسَ وأجِی
تَتہِ لالُو ڈُوکھ تہٕ موختوٕژہ ھِنےٚ
حَضرَتنؐ اُمینٛج ٹُرموحتأجی
قیأمژ سُہ پانے بَرژُوشہ کُن پیٚیےٚ

ترجمہ:۔ فرض اور سنّت کی پیروی موت کے بعد نجات کا باعِث بن سکتی ہے۔ وہاں جاکر انمول موتیوں سے سجے جنت کے مکانات ملینگے۔ حضرت محمدؐ نے اُمّت کے لئے پناہ مانگی ۔ اُنھوں نے اُمّت کی نجات کے لئے خداوندِکریم سے دُعا کی اور قیامت کے دن وہ اُمّت کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ (الحدیث/ حضرت سلطان المشایخؒ)

•

زُٹ پیٹھ بستہٕ ڈُجی
میلِ یہٕ تہٕ بٔڈ ٹلہٕ جی چھِنے
سوٕ یُمی گَنڈ تَس آلودگی ژٔجی
تَس درگاہ وتھ موکہٕ جی چھِنے

ترجمہ:۔ پہننے کے لئے گدڑی، اقامت کے لئے لکڑی کا تختہ اور بچھانے کے لے کھال جس نے بھی اس سادگی اور افلاس کی حالت میں اِسے ڈھونڈا۔ اُسی نے آخرت کیلئے ایک زرخیز کھیت بنائی۔ جس نے یہ سب برداشت کرکے اپنے باطن کو صاف رکھا اِسی کو بارگاہ خداوندکریم (جل جلالہ) تک پہنچنے کا سیدھا اور آسان راستہ ملا۔

گیٖان یَس ووت تہٕ رَٹن[1] تَس تجی
سُی کرِہ ہرس رٕہتھ باو
مَدیَس مورِہ تہٕ خوٗدِی[2] تَس ژٔجِی
بہٕ نہٕ کا نہٕ تہٕ مے کیٖاہ ناو
سُہٕ یُمی رٕوٹ دُوی تَس ژٔجی
اَدہٕ کُس کرِ کُنہٕ تہٕ کڑاو

[1] ہدایت [2] عمل۔

ترجمہ:۔ جو فکر اور سوچ میں پختہ ہو وہی حیات کا کامیاب سپاہی ہے اور اُسی کے شعور اور لاشعور پر اس کا خالق چھایا رہے گا۔ جو اپنے غرور پر قابو پاسکا وہی اندر کے فرعون پر غالب ہوا۔ میں کوئی نہ تھا اور نہ میری کوئی شناخت ہے (اسکی اطاعت کے بغیر) جس نے بھی اس شناخت سے اسکی شخصیت کو پایا۔ وہی ہر وقت ہر حال میں اسکے ہاں اپنے گلے شکوے بھی کرسکتا ہے ۞

کأنسہٕ نہٕ کُنہٕ تہٕ کاشہٕ وٲژن[1] ژھنڈُم
ژوٚمہٕ رٕوہ ہاتکلہٕ گُنڈُم سہہٕ
نفس تہٕ شیطان ژھلہٕ پأے لٹھِ گنڈُم
گنڈُم دوٚلٕ[2] تہٕ کرہٕم سوٗبہٕ[3]

۱۔ نصیحت۔ ع۲ کمر بند ع۳ عبادت بندگی۔

ترجمہ :۔ کون ہے جس کو میں نے مغلوب نہ کیا، کیوں نہ کرتا۔ میں نے تو زنجیروں سے باندھ دیا ہے وحشی شیر کو۔ میں نے بہت ہی آسانی سے دونوں کو باندھ دیا (شیطان اور نفس)۔ میں نے کمر بستہ ہو کر ہمت کی اور خداوندِ کریم کی عبادت اور بندگی کرنے لگا۔

•

بہٕ پاٲری کانگرِہ تہٕ جَنٛدَس
ییٚمہٕ وَندَس گرٛم تھٲوِ رٲچھی
بَتہٕ کھینومُت نعمت و ہنٛدَس
نوٗن تہٕ استرِہ کاٲنزِ چھُم ہوٚدِہ رٲچھی

—٭—

بہٕ کیشاہ مَنٛگےٚ مَلایہٕ تہٕ قنٛدَس
ہَنٛد تہٕ ہاک چھُم چھوٚت ماچھی
بگی ہے مہرِ ژھنم وونٛدَس
دِیوہ بَنٛدَس گژھم شرمہٕ رٲچھی

(ریشی نامہ نورنامہ)

ترجمہ :۔ شاباش ہو کانگڑی اور جندہ پوشی پر جس نے ٹھنڈک میں مجھے بچایا۔ چاول کو صبح کے وقت پکا کر شام کو گرم کر کے نعمت جان کر کھائیے۔ جس نے نمک اور کنج سے اپنی بھوک مٹائی سمجھو اُسی نے بھوک سے مقابلہ کیا؛

مجھے شکر دودھ اور ملائی کی ضرورت نہیں۔ میں نے ساگ اور سوکھی سبزیوں میں ہی شہد کا مزا پایا۔ اگر دنیاوی لذائذ نعمتوں کے بجائے خداوند کریم میرے دل میں اپنی ہی محبت ڈال دے تو مجھے قیامت کو رُسوائی سے بچنے کے لئے بھی کافی ہوگا؛

زُوِہ میانے ہے من شوٗٹھو
دوہ دوہ گوٗناہ چھِی پوٹھان نی
گوٗنہَن کنُی بوٚر تھَم ٹوٗٹھو
تَتہِ کُس بیِی ٹوٗٹھانے[1] نی
نکیر تہٕ مُنکر ییٚن یو برٛونٹھو
تِی کرَن یہٕ قصاب کرٛان چھُ گوٗٹھانے[2] نی

[1] شفاعت کرنے کے لئے [2] مینڈھا

ترجمہ:۔ اے میرے وجود، میرے دن دشمن بدن۔ تیرے گناہوں کے بوجھ کا وزن بڑھتا ہی رہتا ہے کیونکہ تم گناہوں کی طرف راغب ہو وہاں (آخرت) کے دِن کون تمہاری سفارش کریگا، یاد رکھ (قبر میں پہنچتے ہی) نکیر و منکر کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا اور تمہارے ساتھ وہی حشر ہوگا جو ایک جاندار حیوان کا ذبح خانے پر ہوتا ہے۔

•

تَمہِ دوہ کنڈ فولادُس[1] ترُن
خنجرَ دارِہ ہیوٚ پِتوٗ
کٔری زِ نہٕ گوٗناہ کم بِن مارَن
کلمہٕ محمدؐ تارُن کِتوٗ

[1] پُلِ صراط

ترجمہ:۔ قیامت کے روز پُلِ صراط کے اوپر سے چلنا ہے جو بہت کٹھن راستہ ہے۔ گناہ کرنے سے باز رہو، تو پھر کوئی پروا نہیں ہے۔ محمدؐ کا کلمہ ہیں پُلِ صراط پر چلتے وقت کام آئے گا۔
(القرآن/الحدیث)

•

۲- اِستقامت

کانَن تھُدِن دآرِ زِہ ہٕ سپَر
کرَ تجہِ چھوکن فِرِ زہٕ نہٕ روے
بَلائے بہٕ تھُنزِہ وٕنٛدی زیکھ شُکرَ
تیلِہ چھُی بیتہٕ کھیو تَتہِ آبرُوے

۱؎ تیر ۲؎ سامانِ بچاؤ

ترجمہ:- اور تم اس کے تیر باران سے بھلائی کے واسطے سپر بن جاؤگے۔ خنجرِ جانان کے ہر ایک وار پر اپنا سر خوشی خوشی پیش کرو۔ اور اُسکی بھیجی ہوئی ہر بلا کو تم رحمت سمجھو، وہ اگر زہر بھی دیگا تو، تو اُسے شکر سمجھ کے کھا، اِسی میں آپ کی دنیاوی اور اخروی عزت ہوگی۔

سوال بابا نصرالدّین

نُمَ نَرِ تہٕ نُمُ زنگہٕ
یمِنی بو منگہٕ یمی مہٕ دِن
یمہٕ ییلِہ تھَکنَم ہنگہٕ تہٕ مَنگہٕ
اَدٕہ کَس بہٕ منگہٕ اَدٕہ کُس مہٕ دِی

ترجمہ:- بابا نصرالدّین حضرت شیخ سے کہتے ہیں کہ آدمی بظاہر اپنے ہاتھ پاؤں کی قوت پر دار مدار رکھتا ہے۔ جس کو اللہ نے کام کاج کے لئے بنایا ہے وہ اپنے ہاتھ پاؤں کی مدد سے اپنی روزی کا بندوبست کر سکتا ہے ہاں اگر ہاتھ پاؤں کی قوت جواب دینے لگے تو آدمی جن چیزوں پر ناز کرتا ہوگا ان سے بے سہارا اپنے آپ کو پائیگا۔ پھر آدمی بے سہارا ہو کر کیا کریگا اور کون اُسکو مانگ کرے گا؟

جواب حضرت شیخ العالمؒ

یَم کھَو زمین تہ آسمان کنگہ
تس بو منگہ تہ سوی مہِ دِئی
سُو یلہِ رُوشِہ ہنگہ نہ منگہ
اَدہ کَس بو منگہ تہ ادہ کُس مہِ دُئی

ترجمہ:۔ حضرت شیخ العالم بابا نصرالدین سے فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا دراصل اسباب علل سے قائم کی گئی ہے۔ یہ ہاتھ پیر اسباب و علل میں شامل ہے۔ دراصل پیدا کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنے کا سبب بھی وہی جانتا ہے جس نے زمین و آسمان کو قائم کیا اسلئے سبب سے توجہ ہٹا کر سبب پیدا کرنے والے سے لگن پیدا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہی ناراض ہوا تو ظاہری اسباب کی کوئی رفاقت کام نہیں آئے گی۔

•

بابا نصرالدین ـ سوال

داتہٖ بتہ شریہ انِ تہ رونِ ٭ داتہَ بتہ کرہ یلن پُور
داتہ بتہ شریہ ملن نہ گانن ٭ داتہ بتہ چھوی آلنَ سُور

ترجمہ:۔ ریشی غذا[1] اندھوں اور ٹیڑھے لوگوں کو ہضم ہوگا ریشی غذا سے پتھر بھی چور چور ہو جائیں گے۔ ریشی غذا مولویوں اور گانے والوں کی غذا ہے۔ ریشی غذا در اصل جنگلی سبزیوں پر مُشتمل وہ غذا ہے جو انسان کو کمزور بنا سکتی ہے۔

کلامِ شیخ العالمؒ جواب

داتہِ بتہ چھے نُورک طبق ٭ داتہِ بتہ کر الق کھئے
داتہِ بتہ چھُوی گورہ شند سبق ٭ داتہِ بتہ کھت مرتبہ پئی

ترجمہ:۔ ریشی غذا نُور کے مانند ہے۔ ریشی غذا بے خبر انسان کھا نہیں سکتا ہے۔ ریشی غذا کھانا دراصل مُرشد کا حُکم ہے۔ کیونکہ یہ غذا کھانے کے بعد ہی آدمی کسی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

•

[1] :۔ وقف کا کھانا

کلام شیخ العالم۔ جواب

ہنڈس پکڑ لدز تہ ہیہ مُو
بحر ہنز آیرِ کر مو ژیشژ
تاپَن پُون تہو زتہ زَوہ مُو
ہُنڈس پرنز تہ ہیہ مو ہیشژ

ترجمہ:۔ اور حضرت شیخ رح بابا نصرالدین سے فرماتے ہیں کہ دراصل بات یہ ہے کہ اگر بھیڑ کے اُوپر گھوڑے کا وزن رکھا جائے وہ برداشت نہیں کرے گا۔ کیسے اُس بہر جانورسے (جو دوسرے جانوروں کو اوپر سے گرا دیتا ہے) دوسرے قسم کا جانور مقابلہ کرے گا۔ اے بابا نصرالدین دراصل آپ وہ پانی ہے جو آفتاب کی گرمی سے پختہ نہیں ہوگا (ایسا صرف باخبر لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ تم جیسے سادہ لوگوں کو نصیحت کرنا یا سمجھانا فضول ہی ہوگا ابھی۔

•

بابا نصرالدین۔ سوال

گرگراکس تاج لاگن سرس ٭ گرہ کر رسُول خدای ہرس آس ٹاٹھو
گرگراک متوآسہِ روزگارس ٭ یُت سو نظر کرہ تتو سو واتو

ترجمہ:۔ بابا نصرالدین حضرت شیخ سے فرماتے ہیں کہ جو اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہوگا اس کو کچھ اہم ذمہ داریاں نبھانی پڑتی ہیں۔ کیونکہ گھر خانہ دار کے سر پر (تاج رکھنے کے مانند) یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ جیسا گھر رسول خدا صلعم نے بسایا اور جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند آیا وہی (خانداری) اختیار کریں۔ کیونکہ گھر والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے عیال کیلئے ضروریاتِ زندگی کا بندوبست کرے اور یہی وجہ ہے کہ گھر کے خانذار کو صبح سے شام تک محنت مزدوری کر کے اپنے عیال کو پالنا چاہیئے۔

کلام حضرت شیخ العالم رح۔ جواب

پانی گرُم وین کس خیزہ ٭ اَمہ دابنز مارُس نیزہ دِت
ژجاس دورا سننس گارت ٭ وُوڈُر ہکمنہ بٔریت کتِ
واللہ ژہنس پلاہ تلِت ٭ باللہ تہ چِھس شہلت کت

حضرت شیخ رح بابا نصرالدین سے فرماتے ہیں کہ جو میں نے خود کیا ہے لہذا اسکا ذمہ دار دوسرے کو کیسے ٹھہرا سکوں کہ گھر کے اس چولہے نے مجھے دُنیاوی خواہشوں میں مبتلا کر دیا ہے یعنی (پیدا ہونے کے بعد میں نے عقبا کا خیال نہ رکھ کر دُنیاوی زندگی کو گلے ملایا یہ خود میری اپنی غلطی ہے) لیکن جب میں اس راستے سے الگ ہوا تو پھر اسی راستے نے مجھے ڈھونڈنا شروع کیا کیونکہ میں نے اپنے نفس کو دنیاوی خواہشوں سے دور رکھنا چاہا تھا۔ جب اُس نے ضد کی تو میں نے پتھر سے اپنے نفس کو مار ڈالا اللہ تعالی کے فضل عنایت سے اب آرام کی زندگی گزار رہا ہوں ٭

•

اس کے بعد بابا نصرالدینؒ حضرت شیخ نورالدینؒ کی مرضی اور اجازت کے بغیر اپنے گھر چلے جاتے ہیں لیکن کچھ مدت کے بعد بہ حالتِ علالت واپس حضرتؒ کے دربار میں آکر معافی طلب کرتے ہیں۔

جوابِ شیخ العالمؒ

اوسُکھ یارن ہند کستھ لُٗو
تہَلِ تہَلِ آسی کلَہ وان
کتھ راو رَت مقانک بتہ ڈُٗو
ارزن کیتاہ ویُن گولِت یان

ترجمہ:۔ تم تو میرے دوستوں میں سے ایک رفیق تھے جس کے ساتھ میں اور میرے دوست سخت محبت کرتے تھے۔ لیکن آپ نے یہاں جو حاصل کیا تھا اُس کو ضائع کر دیا۔ آپ نے اپنے آپ کو پامال کر دیا ہے اور ایسا کرتے وقت آپ کو ہوش نہ رہا کہ میں یہ کیا کر رہا ہوں۔

•

سوالِ بابا نصرالدینؒ

بابہ شیطانن کرُم اُول گولو
مَندِنن کرُنَم سمارات
تنُفس شیخ یر صیعس لرِی ژُلسو
آسم لانہٕ تہ کرہس کیات

ترجمہ:۔ بابا شیطان نے مجھے اس راستے دن دھاڑے بھڑک دیا اور مجھے اچھے بُرے کی پہچان نہ رہی ورنہ میں آپ جیسے شیخؒ (رہبر) سے پیچھے کیوں رہ جاتا۔ ورنہ یہ میری قسمت میں لکھا تھا کہ اتنی مصیبت آنے کے باوجود بھی آپ کے یہاں تربیت کے لئے نہ ٹھہرا؟

(اسکے بعد حضرتؒ اسے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں اور بابا نصرالدین سوال کرتے ہیں)

جوابِ حضرت شیخ العالمؒ

تہ توئی خہنزہِ یو نوی ڈئی
تمہ ہور خہنزہِ تہ ویہ مُو
کندہ پورہ گندہ مُرہ پُشی
ژُچھ زی تہ سُہ ہارلیہ مُو

ترجمہ :- اے بابا نصرالدین یاد رکھو یہ نصیحت کہ جتنا نفس مانگے اتنا ہی اسے کھلاو ورنہ بدہضمی کا خطرہ لاحق ہے۔ اگر اس سے زیادہ آپ کھانے کی کوشش کریں گے تو آپ کو تکلیف ثابت ہوگا (یعنی حد سے زیادہ باتیں کبھی نہ کرنا اور بغیر تحقیق کے کسی بات کا دعوانہ کرنا) کیونکہ ایسا کرنے سے انسان بے عزت ہو جاتا ہے، جیسے زیادہ غذا کھانے سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے اور انسان اپنے جسم کو گندہ تصور کرنے لگتا ہے اور پھر دیکھنے سے ایسا لگے گا کہ ایسے انسان کی قدر و قیمت ہی نہیں ہوتی۔

سوال بابا نصرالدینؒ

بابہ رُوش ژٹت ژُلم ہرنس
وئین کتہ لبَس تارِ ترنس شئے

ترجمہ: بابا اے میرے پیرِ کامل مجھے یہ خود معلوم نہ ہوا کہ میں ہرن کی دوڑ لگاکر (یہاں سے) کیوں بھاگا۔ اب مجھے پھر اپنے دامن کے نیچے چھپاکر رہنے کی جگہ دے دو۔ میری خطا (غلطی) مجھے معاف کرکے درگذر کر۔

جواب۔ شیخ العالمؒ

آگرٕ ہُکھیس تہ ہت لنجہ مرنس
اَدہ پچھے جایہِ جایہ ترنس شئے

ترجمہ :- اے بابا نصرالدین جب سمندر بالکل خشک ہو جاتا ہے تو اس میں پرورش پانے والے تمام قسموں کے جانور بھی ختم ہوتے ہیں پھر انسان کو یہ آزادی ملتی ہے کہ اس دریا کے رقبے پر جہاں سے دل چاہے خشکی کے اوپر سے چل کر اسکو پار کرسکیں۔

روایت ہے کہ اس کے بعد بابا نصرالدینؒ حضرتؒ کے قدم پکڑ کر معافی مانگتے ہیں تو وحدت کے لعلِ بے بہا "حضرت علمدارِ کشمیر" کی نظرِ عنایت سے دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی جوانی اور منزل پاتے ہیں۔

سوال بابا نصر الدّینؒ

باجِ برونٹھ برونٹھ کرک سوار
اس خلق چھی پتہ ام وفن بارہ بتھ
یِہ اَسہِ نَشِن ژِینُن منوش زم نالے
باجِ تتہِ پکزہ پرارت کیتھ

ترجمہ:۔ اے میرے رہبر آپ وہاں اُس دِن (روزِ محشر میں) پیدل نہیں بلکہ سواری پر آگے ہونگے اور ہم لوگ آپ کی سواری کے پیچھے پیچھے اپنے اپنے عملوں کے بستے لے کر پیدل ہونگے لیکن جب وہاں آپ ہمارے آگے آگے چل کر منزل کی طرف پہنچانے لگوگے تو پُلِ صراط کو پار لگانے سے پہلے ٹھہرنا تاکہ ہم لوگوں کو بھی اپنے ساتھ پُل صراط پار کراؤگے؟

بابا نصر الدین کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

نصر بابہٕ یان پُشرٕ جان آفرینَس
تۆہ ستی ژُلی آئینَس مَل
دوہ یوٚد کژاوک وۄدہ تَس ربِہ تَس
تۆہ حضرت رَٹی[1] سپٔنس تَل

[1] شفاعت بخشنے والا۔

ترجمہ:۔ حضرت شیخؒ اپنے خلیفہ بابا نصر الدین کو مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ اے بابا نصر الدینؒ اپنے آپ کو اللہ پاک (جل جلالہٗ) کے سپرد کرو اس سے تمہارے دِل کا آئینہ صاف و شفاف ہوگا، اگر تو دن رات اس کی بارگاہ میں عجز و زاری کرتا رہے گا تو تمہاری پرورش ضرور رسولِ پاک صلی علیہ وآلہٖ وسلم کے سایہ میں ہوگی:

•

بابا نصرالدینؒ کو ہدایت دیتے ہوئے؛

نَفسأَ ینت چھےَ نوقصان دِینَس
بۆوِی نۂ تَتھ زمِینَس پھَل
نصرؒ بابہ وَگرِ روز ہَم قرینَس
تۆہ سمَند دِنےَ زٔمینَس تَل

ع۱ فرمانبرداری۔ ع۲ نفس

(ریشی نامہ و نورنامہ)

ترجمہ:۔ نفس پرستی کرنے سے دینی خسارہ ہوگا، جیسے کہ سخت جان زمین سے ایمان کا بیج اُگ نہیں سکتا۔ اے بابا نصرالدینؒ اگر تم اللہ ذوالجلال کے اطاعت گذار بنوگے تو تمہیں عزت و نجات کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا۔

•

گرِہ رۆس سِپاہ شُرِہ رۆس مۆلو
ہلہٕ رۆست کھۆر چھُی فلہٕ رۆس کان
پیرِہ رۆس مُورید چھُی تیرِہ رۆس نۆلو
کھۆرِ رۆس ناٹِید تۆرِہ رۆس چھان
ہنتھہٕ رۆس کَٹھ کاہ رۆس بیٚالو
شاہ رۆس مُلکَس وانہٕ نوقصان

ترجمہ:۔ جنگ میں بغیر بندوق فوجی کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک باپ کی جس کا بیٹا نہ ہو۔
قرآنِ شریف اور جائے نماز وغیرہ بغیر اطاعت و بندگی خدا گھر میں رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے حجام کی اُستری بالوں کے بغیر ہو۔ اور اُستاد کے بغیر شاگرد ہو۔ (رہبر کے بغیر مرید) کی مثال ایسی ہے جیسے تیر کے بغیر کمان ہو۔
استری چلانے کی مہارت کے بغیر باربری دکھانے کی مثال ایسی ہے جیسے علم کے بغیر مفتی، ہتھیار کے بغیر ترکھان۔
اون کے بغیر بھیڑ کی مثال ایسی ہے جیسے بُوجر (کھاد) کے بغیر زمین بادشاہت کے بغیر ملک رکھنے سے پورا علاقہ پریشان ہوسکتا ہے۔ (یا یہ کہ خانہ داری کے بغیر افرادِ خانہ گمراہ ہوسکتے ہیں)

تَس پَدمان پورچہِ لَلےٚ
تمہِ گَلےٚ اَمرِتھ پیوٚ
تمہِ شِو وُچھ تھَلے تھَلے
تیٚتھُے مےٚ وَر دِتو دیوٚ
گآ ری تہٕ لآگِکھ کلی
یام وُلنھ کرِکھ سیوٚ

ترجمہ:۔ جیسا عطا کیا تو نے پدمان پورہ کی اُس لَلہ کو۔ کہ جس نے اپنے گلے سے پیا ہے آبِ حیات کو۔ جس نے اپنی گود میں اوتاروں کو پالا ہے۔ اور جس نے دیکھ لیا پہچان کر اپنے آپ کو۔ اے میرے خدا دے مجھے ایسا ہی رُتبہ جو تو نے اپنے خاص بندوں کو دیا ہے جو خاص مگر سادہ لباس پہن کر تیری عبادت کرتے رہے۔

•

توٗرے آکاش وُچھنہ ژٕلی
تیٚتھُے مےٚ وَر دِتو دیوٚ
لُکہ بَو ہنچہِ کجےٚ
اَکجے کرَن سیو
ستی جانا وارَن ژَجے
تیٚتھُے مےٚ وَر دِتو دیوٚ

ترجمہ:۔ اور جن کے تابع فضا رہا اور پالتو جن کے ساتھ رہے اور پھر اُڑ گئے رفعتوں کے آکاش میں[1]۔ ویسا ہی رُتبہ دے مجھے اے میرے خدا۔ جس سے چمکتی اُڑی لوکہ بھون کی وہ گونگی لڑکی[2] جس نے وہ رُتبہ پایا تیری مخلوق میں۔ اے میرے خدا دے مجھے ایسا ہی رُتبہ۔

[1] پلاسمن ریشی یا خلاص من ریشی [2] دیالگام اسلام آباد کی گنج ملنہ۔

•

گوڑر لِلبلا گرٕی نی
تَمہِ مایَس دابےٚ گوٚ
رٮ۪ش توٚے ہنٛزٕ ہنی
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِہ

دیُت گنگہِ بَرس توٗرُوٚ
تَتہِ شِو مُیل وَکھنہٕ کوٚ
سۄ سارِس راتس پروروٚ
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِہ

ترجمہ:۔ دے اس ریشی کا رتبہ مجھے، جس نے اپنے کشکول کو ہی بنایا اپنی کائنات اور ایک کڑوے درخت کی رطوبت سے روزہ کھول کر اس سے بسر اوقات کرتا رہا۔ اور جس نے قائم کی ریت ریشیوں کیلئے سرد مہری اور جان کی سختی۔ اے میرے خدا ویسا ہی رتبہ مجھے دے۔ جیسا اُس خدا رسیدہ بزرگ کو دیا، جس نے گنگا کے منبع کو بھی شاپ دیا۔ اور جو رات بھر تیری رضا کے لئے بیدار رہا پھر واصل ہوا تیرے جمال اور تیرے دیدار سے۔

ڈنڈک وَنٕکۍ زلکا رٮ۪شی
کُژھ پھلہٕ کرٕن سوٕ
پوٗختہٕ بکھتیٚ اوس مکھُت سُی
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِہ

رٮ۪ش وَنٕکۍ میران رٮ۪شی
ژنٛدرٕ ساسَس انزُل چوٕ
اُدٕ دیٚہ روٗس آکاش گوٚوے
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِہ

ترجمہ:۔ جیسا دیا تو نے ڈنڈک وَن کے اُس زلکا ریشی کو۔ جس نے جنگل کی جھاڑی کا پھل کھا کر ہی اپنا فرض نبھایا۔ اور ایسے میں ہی اپنے مقام کو حاصل کر گیا۔ ویسا ہی رتبہ مجھے دے اے میرے خدا۔ جیسا دیا ہے ریشی ون کے میران ریشی کو، جس نے انصاف کیا اپنے نفس کے ساتھ اسطرح کہ لعاب دہن سے بھی پیاس نہ بجھائی۔ لیکن نوازا آپ نے اُسے ایسے کہ کھل گئی اُس کی نظر آسمانوں تک تیری رحمت سے ایسا ہی اے میرے خدا دے مجھے رتبہ۔

کُندِ گاٹج کو بڑ رُزَے
تمِ بَٹَن وُگرِ نوٗ
تَس لۄرِ تھ وِزے پڑزَے
تیُٹھ مےٚ وَر دِتو دِوٗ

تَس چۄس کَلَن لجے
سُہ آشِینہٕ توٗت ستِی نوٗ
تیُتھ نگرا وُچھِتھ ژَجے
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِوٗ

ترجمہ:۔ اُس بدھ بکھشو کا رُتبہ مجھے دے اے میرے خُدا، جس نے طے مکان کے کمالات سے تبت کا علاقہ طے کیا۔ اور جس کا وقت پر اندرون روشن ہوا جس سے پایا اُس نے نِروان کا رُتبہ۔ مجھے اے خُدا ویسا ہی رُتبہ دے۔ جیسا دیا اُس عظیم خاتون کو جو اپنے شوہر کو ساتھ کر کے شہر کی گہما گہمی کے بجائے ہجرت کر گئی تیری تلاش میں، اور لوٹی دشت و صحرا کی طرف، مگر پائی تیری رفاقت۔ اے میرے خُدا دے مجھے ایسا ہی رُتبہ۔

رَمَس پیتہٕ پو ہلوٗ
تمِ دَمس وَکھُن کوٗ
سُہ ہرموکھ وُچھِتھ ژۆلوٗ
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِوٗ

ٹۆ ٹھکہٕ اِشہٕ بڑ گو سانس
تمِ زلنیٚ نہ کرِ تھ سوٗ
ٹۆ ٹھکھ رَکھزالس ہس وانس
تیُتھ مےٚ وَر دِتو دِوٗ

ترجمہ:۔ اے خُدا دے مجھے اُس گڈریا کا عرفان جو دیوانہ ہو کر گاتا رہا تیرے بجھن اور تمہیں بُلاتا رہا اپنے گھر پر۔ پر دیکھا تمہیں ہر موڑ پر ہر چہرے میں۔ ایسا ہی رُتبہ دے مجھے اے میرے خدا۔ ایسی ہی عنایت سے مجھے بھی نواز دے اے میرے مولا۔ جس عنایت سے تم نے نوازا ایشبر نشاط کے سادھو اور رگ زالو ہاتھوں والے تاجر کو۔ اے میرے خُدا ویسا ہی رُتبہ مجھے دے۔

ٹوٗ ٹھکھ سدٕ واٗرنس اُپ بدٕرس
تمہٕ دوٗدیس اوٕہرٕ کوٕ
ٹوٗ ٹھکھ سبد شری کنٹھس سدرس
تیُتھ ـــ مےٚ وَر دتو دِوٕ

سہزٕ کہ سہزا نندے
اگر ٹُندی کرہن
گوٕ کال تہٕ مال تسٕ اندے
تیُتھ ـــ مےٚ وَر دتو دِوٕ

ترجمہ:۔ عنایت ہو ویسی مجھ پر جیسی کہ آپ نے برہمن پر کیا جس نے وطن بھی اور غذا بھی دونوں پھر چھوڑ دیئے۔ تیری رضا کے لئے عطا کر مجھے ستجہانند[1] کا عظیم رتبہ مہاتما بدھ[2] کا، کامل ادہم[3] کا جنہوں نے تیرے لئے چھوڑا اقتدار کو اور دھتکارا دولت کو۔ دے مجھے اے میرے خدا ایسا ہی رُتبہ۔

[1] مہاتما بدھ نے بھی اقتدار چھوڑ دیا۔
[2] وسط ایشیا کے شہرِ بلخ کا حکمران تھا، مال و اقتدار چھوڑ کر اپنے مالک کا ہوگیا۔

زاٗنِ مینون چھُی امرہتہٕ گورو
تمہٕ آدُر سمسار کوٕ
گوٕ گورسٕ ژاٹھا ژورٕو
تیُتھ ـــ مےٚ وَر دِتو دِوٕ

وِز کرالے کرٕ منہٕ ٹسنزی
دِوٕ سنزے گژھ ھھمَ سوٕ
وُنی وہنتھ نُندبابہٕ سنزی
تیُتھ ـــ مےٚ وَر دِتو دِوٕ

ترجمہ:۔ دے میرے لاڈلے زینؒ[1] کو وہ رُتبہ۔ جس نے تابع کیا رفتارِ گردش کو اور مسخر کیا کائنات کو آپ کی تعلیمات کا آبِ حیات عام کرکے اور سبقت لے گیا اپنے اُستاد سے یعنی (بابا بام الدینؒ) سے جس نے وقت پر (عالم جوانی میں) اپنا سامان نہ بنایا۔ تاکہ مہربان ہوتا مبرا رکھوالا۔ اب میں تو کہتا ہوں (یعنی نُند ریشؒ) مگر وقت تو وقت ہے۔ گذر گیا سو گذر گیا۔ مگر اے میرے خدا بخش مجھے بھی ویسا ہی عظیم رُتبہ۔

[1] حضرت زین الدین ولیؒ حضرت شیخ العالمؒ کے خلیفہ دوم مدفن عیش مقام اسلام آباد۔
[2] روایت ہے کہ جب نورالدین نورانیؒ نے اپنے خلیفہ اول بابا بام الدینؒ کو زین الدین ولیؒ کی رہبری و رہنمائی کی ذمہ داری سونپی تھی تو زین الدین ولی اپنے اس رہبر سے آگے ہی نکلا، جس کا ذکر کلامِ شیخ میں بھی ہے۔

ٹُڈی کُنڈی وَسَن کیٹھکر مۄرَن

اَدہ گرٛزھہِ زورَن تفاوَتھ

نَتہٕ تہِمے مو کلن یمَن عربی فورَن

نَتہٕ چھُ ہارَنٛ تہٕ موٗہرَن تفاوَتھ

(ریشی نامہ)

۱؎ ایک کانٹے دار درخت۔ ۲؎ روپیہ پیسے ۳؎ اشرفیاں۔

ترجمہ:۔ آپ کے ذہن میں یقیناً اس وقت طاقت کی اضافگی کا احساس ہوگا جب آپکے ہاتھ میں (کیکر (کانٹے دار درخت) کی لکڑی کا ٹہنا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح قیامت کے روز جن نیکو کار لوگوں کو عربی زبان میں جواب دینا آئے گا وہی کامیاب ہونگے ورنہ پیسوں اور اشرفیوں میں بہت فرق ہے۔

فُقُر چھُ دوزخس وُرُن ٹھُرُو

فُقُر چھُ اَنبیاہَن ہنٛدی خوے

فَقُر چھُ الگ تہٕ پلگ ژُرُو

فُقُر چھُ مُشک تہٕ بیبیہٕ خوشبوٗے

فُقرس پیٹھ یُس روٗدی درُو

تَس چھُ یتہٕ کھیشونتہٕ آبروے

فُقرک مزہ یَس ووٗدس شرپُو

سُہ رحمت تھہشرہ رحمت وبندے

۱؎ ایمان ۲؎ عمل ۳؎ دل کو (ریشی نامہ باباکمال رح)

ترجمہ:۔ فقر دوزخ سے بچانے کا وسیلہ ہے، فقر انبیائے کرام علیہ السّلام کا طریقہ رہا ہے۔ فقر ایمان و عمل کی اضافگی کا سبب ہے اور فقر میں مہکتی ہوئی خوشبو کا نام ہے۔ جس نے فقر پر استقامت کی وہی یہاں بھی معزز اور عزت و آبرو والا بن گیا ہے اور وہاں بھی۔ جسکے دل میں فقر نے جگہ لی اور قرار پایا وہ راہ فقر کی دشواریوں کو اپنے لئے رحمت جانے گا۔ (الحدیث / حضرت نظام الدین چشتی رح)

فُقرَس پیٹھ یُس رۆدُی دَرُو
تَس چھُی بیٚتہٕ کھیو تَتہٕ آبرُوے
فقرُک مَزہٕ یَس وۆڈ ندَس شتٕرُو
سُہ زَحمَت تھٲنہِ رحمت وبندٕے

ع۱ دل کو

ترجمہ :- جو شخص فقر پر اَڑا رہا یعنی جس نے
فقر پر استقامت کی وہ یہاں بھی سُرخرو
ہے اور وہاں بھی سرخرو ہوگا۔
جس نے دِل میں فقر کو جگہ دی وہ خدا کی
جانب سے ڈالی ہوئی دشواریوں کو رحمت
سمجھے گا۔

تَس کالکُ نیٚول چھُ پَگاہ پیُوٗ
سُی گوٚ تٕرِتھ بوہٕ سبشدے
یہِ کینژراہ نعو دایَن تہٕ رسوٗلَن ڈُپوٗ
تہٕ یمی پول تہٕ سُہ ژادگرِ یندے
یُس چھُ بیٚتہٕ سُی چھُ ستَتے
سُی چھُ پٕرِتھ جا یہٕ ژٹ مکان
سُی چھُ پیشادہٕ سُی چھُ رٕتھی
سُی چھُ سوٗری گیٚتھِ پان

(ریشی نامہ بابا خلیل)

ترجمہ :- جس آدمی نے فقر اختیار کیا وہی کامیاب ہوگیا سمجھو کہ اُس کی فصل پک گئی اور یہ دریا پار کر گیا۔ جو کچھ بھی خدا اور اُسکے رسول کا فرمان ہے پس جس نے بھی اسکی پیروی کی اور حکم سمجھ کر اسے مانا وہی کہیں شمار و قطار میں آگیا۔ جو یہاں وہ وہاں بھی (مالک) ہے اور وہی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔ وہی پیدل اور وہی رتھ سوار ہے اور وہی ہر ایک کے ساتھ موجود ہے۔

(القرآن / الحدیث)

کُنبرِ ہے بوزُکھ کُنہٕ نو روزُکھ
اُمی کُنبرن کوتاہ دیُت جلاو
عقل تہٕ فِکر نور کوٚت سوزُکھ
کأنسہِ نباہ ہیوٚک چیتھ سُہ ڈٕری یاو

•

نفَس مو ذَپ بَداہ
نفَس ستی سوداہ چھُے
نفَس پنُن رَٹُن خداہ
نفسی پزز نِتھ خوداہ چھُی

(ریشی نامہ)

ترجمہ:۔ اگر توحید کی حقیقت سُنوگے تو برداشت نہ کر سکوگے، اسی توحید نے تمہارے ہوش وحواس بدل ڈالے تو اس کی کُنہ تک عقل سے پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ سنو! کوئی اب تک پی نہ سکا اس دریا کو (توحید کے)۔ اپنے نفس کو بُرا مت سمجھو کیونکہ اسکے ساتھ آپ کا رشتہ ہے اسے قابو میں رکھو۔ پھر اسکو پہچاننے کی کوشش کروگے تو وہی خدا کی پہچان ہوگی۔

نصر بابہٕ جنگل کھسُن گیم خأمی

میہٕ دوٚپ یہِ آسہِ بڈ عبادت

وُچھم تہٕ یہِ آس بڈ بدنأمی

سرہ آس کرٕنی کُنی کتھ

ترجمہ:۔ اے بابا نصرالدینؒ میرا خیال غلط نکلا کہ جنگلوں اور بیابانوں میں کی جانیوالی عبادت اعلیٰ ہوتی ہے مگر یہ میری بھول تھی۔ دراصل یہ عبادت نہیں بلکہ بدنامی تھی اصلی مقصد تو (دیدارِ ذات) تک رسائی حاصل کرنا تھا جو یہاں بھی تحقیق کی جاسکتی ہے۔

•

نصرٕ بابہٕ ریشی آسی پٔرٕتھ ریشی

نالی اوسکھ جٔشٕرہ تہٕ بٔشگہٕ پٔن

مُنگِتھ آسی انان وِشکہِ گُشی

نٔپ آسی پٔزاوان مٔنزٕ ؤنٕ

ترجمہ:- اے بابا نصرالدین ریشی لوگ پرانے زمانے کے لوگ تھے وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنکر دُنیا سے نفرت کرتے تھے۔ وہ جوؤں کی بھوسی مانگ کر لاتے پھر جنگلوں اور خاموش جگہوں میں خدا کی عبادت کرتے۔

نٔصرٕ بابہٕ ریشی ہے ریشتھ پالہٕ ۂن

سٔنگ گالہٕ ۂن کرٕ یہٕ ہِشرٕ آشے

نٔصرٕ بابہٕ ریشی چھِنہٕ ریشتھ پالٔن

پان چھِ گالان ژٕکھہِ بغضہٕ سیتی

ترجمہ:- بابا نصرالدین اگر ریشی لوگ سچ مچ ریشی مسلک پر چلتے اور نفرت اور نافرمانی کے آثار عمل کی اُمید سے مِٹا دیتے۔

اے بابا نصرالدین ریشی لوگ اگر ریشیت پر عمل کرتے اِس کے برعکس وہ نفرت، حسد اور بغض سے اپنے آپ کو تباہ کر دیتے ہیں۔

اَزکی ریٚشی چھِ کالِکی ریٚشی
یِمَن کھینَس کُنی غَم
تہٕ کھیتھ تہٕ یِمَن خوداے مَشی
ریٚشی ہے ہِم تہٕ ژوٗر کم

(ریشی نامہ)

ترجمہ :- آجکل کے ریشی نافہم ہیں یہ صرف اپنا پیٹ بھرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر بھی کھاپی کر خداوند کریم سے نافرمانی کرتے ہیں۔ اگر یہ ریشی ہیں تو چور کون لوگ ہیں۔

زمانہٕ زِیٖنُن

نَصرِہؒ سُہ زِہینہٕ یَتھ زمانَس
یُس مُسلمانَس خبرَ ہیٚیے
کھۄٚتہٕ یَس چھوٚ تہٕ مَنزکرِ یہٕ تہٕ گیانَس
نٟیِس دِتھہٕ یُس پانَس کھیٚیے

عا تھوڑی

ترجمہ :- شیخ العالم نصرالدین سے فرماتے ہیں کہ اے بابا نصر وہ اُس زمانے کو جیت نہیں پائے گا جو اپنے مسلمان بھائی کی خیر و عافیت سے واقف نہیں ہوگا۔ یعنی جو اس کا حال پوچھنے کے لئے اُس کے پاس نہیں جائے گا۔
اور جس کی داڑھی انصاف اور عمل میں سفید نہیں ہوگی اور دوسرے کو پہلے کھلاکر خود کھائے۔ اُس وقت تک وہ مُسلمان مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

تَیار روزِس وُضوَس تہٕ سٕرانٕس
پانٕژَن وَقتَن خبَر ہیٚتھ
کوٚشِش آسی تَس ایمانَس
یَس نوٗرچِہ سۄ کلِہ کامَن پیٚیَے

ترجمہ:- جو شخص ہر وقت پانچ وقت کی نماز پڑھنے کے لئے وضو اور غسل کے لئے تیار رہے گا۔ وہ صاحبِ ایمان ہے جو اپنے آپ کو مکمل ایمان والا بنانا چاہتا ہے، وہ صبح صادق سے پہلے یعنی نوٗر کے وقت اپنی آرام کو خیرباد کرکے اپنے ایمان کو روشن کرنے کی غرض سے تیار بیٹھے گا۔

•

سۄ زَنَن سَبہٕ بَتہٕ چھُنہٕ پوشان
کۄ زَنَن ڈیوٗٹھُم میٹھِہ ماز پولاو
پاٚز ڈیوٗٹھُم کھٹِتھ کَنَن گُشان
رازٕہ ہوٗنٕزَس ڈیوٗٹھُم پٕژنان کاو

ترجمہ:- جو دنیا میں عبادت گذار بندے ہوتے ہیں اور کسی کا حق نہ کھانے والے ہوتے ہیں اُن کو رزق کے مُشکلات ہوتے ہیں وہ لوگ عام طور پر غریب ہوتے ہیں۔ جو حق تلفی کرنے والے لوگ ہوتے ہیں حرام کھانے اور کمانے والے ہوتے ہیں وہ عام طور پر لذیذ گوشت میٹھے کھانے اور پلاؤ کھانے والے ہوتے ہیں۔ غریب عبادت گذاروں کی مثال عقاب کی طرح ہوتی ہے اُن کا درجہ ربّ کے دربار میں بہت اونچا ہوتا ہے۔ حرام خور لوگ مُردار کو کوے کی طرح بلے کٹے اور فربہ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ عقاب یعنے عبادت گذاروں کے مقام کو پہچانتے ہیں۔ جس طرح مُردار کوے کو پاکباز عقاب کے اونچے مقام کی پہچان ہوتی ہے۔

آسہِ چھِنٕس ٹھُن ٹھُن تہٕ بُرِھس گوٚہر
آسہِ طوطہِ کوٗل تہٕ کاوَس گانٹھ
آسہِ فرِشتَس ہتھزَر فَل نَنچِہ گوٚہر
آسہِ پاٚز وَنَن تہٕ پاہلِی گانٹھ

(کلامِ میر محمد ہمدانی — ریشی نامہ بابا خلیل)

ترجمہ:- آخری زمانے میں جبکہ قیامت قریب ہوگی۔ جو لوگ بالکل عبادت اور علم سے خالی ہونگے وہی زیادہ شور و شر کرتے دکھائی دینگے اور جو لوگ پُرمایہ عالم اور عابد ہونگے وہ بالکل خاموش ہونگے۔ وہ طوطے کی طرح خاموش ہونگے اور مکار لوگ مردار کوے کیطرح اپنی بولی گاتے ہونگے۔ اُنکی مثال ایسی ہے جیسے (فرپس) سفیدہ بہت اونچا ہوتا اُسکا کوئی پھل یا میوہ نہیں ہوتا اور میوے دار درخت میوؤں کے بوجھ سے زمین پر جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ عقاب دُنیا داروں کی مکاری سے جنگلوں میں پوشیدہ ہوگا۔ یعنے عبادت گذار اور نیک بندے دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔

ذِکرہ سِتی پوٗرُم اللّٰہ
فِکرہ سِتی سپنُس کلوٗ
دِل ڈیٖٹھُم بوڈ عرش اللّٰہ
کَنہ بوٗزُم فَاِنَّمَا توٗ لوٗ

ترجمہ:- حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ہر سانس ذکرِ حق میں صرف کی اور جب اُس ربِ کائنات جل جلالہٗ کی عظمت، وحدانیت اور نظامِ دُنیا پر غور کیا تو میں گونگا ہی ہو گیا۔ پھر میں نے اپنے دِل کو سب سے افضل جگہ پر پایا جہاں میرے کانوں میں فانما تولو کی صدا گونجی؟

کَنہ بوٗ راتھ کھوٗژھ زُلسَ
اَزلَس کوٗت گژھہ باتے
یَتھ دُنیا ہَس رٔٹہ زُلسَ
یَتھ زُلسَ ہوٗ پٔژہ آے

۱؎ پانی ۲؎ تقدیر، قسمت

ترجمہ:- حضرت شیخ العالمؒ فرماتے ہیں کہ پیدائش کے بعد آیا نے جب آپ کو پاک کرنے کے لئے اوپر سے کچھ پانی لگایا تو آپ چیخنے لگے، اِس پر آیا نے ذرا دھیرے دھیرے سے آپ کے بدن پر پانی ڈالا مگر بات ایک ہی ہے کہ اِدھر سے گرا اور ادھر سے باہر نکلا، مگر میرے بھائی قسمت میں جو آپ کے ہوگا اس کو کسی بھی طرح سے ٹال نہ سکوگے یہ بات پیدا ہوتے ہی سمجھو کہ یہ دنیا بھی اسی پانی کے مانند ہے یعنی اِس دنیا میں کوئی پاک، نیک اور با عمل ہوگا اور کوئی اس دنیا سے ناپاک (بے عمل / بے علم) ہی مریگا۔ لیکن معلوم ہوتے ہوئے بھی کچھ لوگ اس دنیا میں اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ یہ دنیا ہی اُن کی سب سے بڑی جنت ہے۔

نِلَس پَیٖوم ہٲلو
پیٖپَس پیٖوم ڈوٗڈھ
کاٹھِہ پوٚژس نہ بیٚتہ
کاٹھِہ پوٚژم نہ بزوٗنٹھ
انبیا ہَن آسہٕ بیٚتہ
اولیا ہَن گوٚس بزوٗنٹھ

ترجمہ:- فرماتا ہے کہ جب میری زندگی کے درخت کے شگوفے پھل اور بننے کے لئے نمودار ہوئے تو شگوفوں اور سبزہ کو جو کیڑے خراب کرتے ہیں، شکر اللہ کا کہ میں اُن سے محفوظ رہا پھر اِس منزل سے نکل کر پھول یا میوے بنتے ہیں اُن کو کڑک اور بجلی کا خطرہ ہوتا ہے اُن سے بھی میں محفوظ رہا۔ میں نے کسی مرشد کی تقلید نہیں کی اور نہ میں نے آخرت کی منزل میں اپنے سے آگے کسی کو نکلنے دیا۔ میں تمام انبیاؤں پیغمبروں کے بعد دُنیا میں آیا اور سب اولیاوں، خدا دوستوں سے آگے نکلا یعنے حضرت شیخ العالم اویسی سلسلے کی طرح اشارہ کرتے ہے۔ اویسی وہ ہوتے ہیں جن کو دربارِ نبوی سے ڈائریکٹ فیض حاصل ہوتا ہے۔

ژٲوٕنُم، گیٖونُم، ژھٔنڈُم گوٗرُم
یٔر کٔژہ وٚہہ اُوٚ ہوٗزُم مِٹے
ڈُھلی دہ بُسَ نعش پٔنُن موٗرُم
کار اُوٚ ہوٗرُم سوٗزُم دَیے

ترجمہ:- حضرت شیخ فرماتا ہے کہ میں نے دُنیا میں پیدا ہوتے ہی خُدا کی راہ کو تلاش کیا۔ مجھے راہ حق کی تلاش اِبتداء سے ہی ہوئی۔ میں نے ذکرِ حق سے اپنے ہی دِل میں خدا کو پایا۔ دن میں عام طور لوگ کھاتے پیتے ہیں اور صرف اپنی پیٹ کی پرورش یعنی دن کو گذارتے ہیں۔ اس کے برعکس میں نے روزے رکھے اور نفسانی خواہشات کو مار ڈالا اس کے بدلے میں مجھے راہِ حق حاصل ہوئی اور میں نے وہ چیز حاصل کی جو کبھی فنا نہیں ہوتی ہے۔ یعنے مجھے راہ حق اور ذکرِ الٰہی کا اُونچا مقام حاصل ہوا۔

۱؎ دن کا حصہ

آسیے پوٗژھ تہٕ بوٗر ھٕم ہاوُس
آلژھ کوٗر ھٕمُ گاو تہٕ وۄژھوٗ
پٔرکتٕ[1] مہربینہٕ ژوٗ مہرازہ
نکُتٕ[2] مازان[3] یٔہی میٔہ گژھو

۱؎ گناہوں کا راستہ ۲؎ نفس ۳؎ تلاش

ترجمہ:۔ اگر کوئی مہمان ہوگا تو نفس کی خواہش سے اُس کی مہمان نوازی کے لئے گائے یا بچھڑے کو ذبح کرتا ہے تو تمہارا جسم اور نفسانی خواہشات میٹھے اور لذیذ غذا چاہتا ہے، جیسے دُلہا اور دُلہن، اور تمہارے غذا کیلئے گناہ کے راستے کھُل جاتے ہیں۔ گوشت اور میٹھی غذا کھانے سے خدا اور رسول کے راستے میں رُکاوٹ آتی ہے۔

دوٗد، گیو، گرُس تہٕ گوگجہ مازہ
ژہ بَن وازہ تہٕ بہٕ بَتہٕ پوٗژھو
ژوُس گڈِتھ بَن بَڈہٕ اَندازہ
اَدٕ ژہٕ کُس وازہ تہٕ بہٕ کُس پوٗژھو

ترجمہ:۔ فرماتے ہیں کہ انسان کی نفسانی خواہشات میٹھی میٹھی غذا جیسے گھی، لسی، شلجم اور گوشت کو بہت چاہتا ہے۔ دِل چاہتا ہے کہ کوئی تیار کرنے والا، پکانے والا یہ سب چیزیں میرے نفس کیلئے تیار کرے اور میں مہمان بن کر ان سب چیزوں سے پیٹ بھر دوں۔ لیکن جب موت آتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے نہ کوئی مہمان ہی رہتا ہے اور نا ہی پکانے والا۔
حدیث:۔ اَکۡثِرُوا مِنۡ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ۔

اصلی مسلمان کُس گو؟

اَنگہٕ زن خوشبو موکھ زَن وُدِیے
نِشہٕ وُدَن ہیتھ کتھن مان
پَرس پٔر نہٕ تہٕ پانس پائے
سُی ڈِپہٕ زینے مُسلمان

ترجمہ:۔ جو آدمی داناؤں کی صحبت میں آکر اپنا لباس و جسم معطّر اور پیشانی سنجیدہ و متین کرسکا، اور جو اوروں کو نصیحت کرنے کے بجائے خود کو بھی عملاً کچھ کرکے دکھاتا ہے، اُسی خوش نصیب کو اصلی مسلمان کہتے ہیں۔

سُی پوٗر شاہ سوٗرگ پڑاوِے
لیُں دے سَرہٕ ینتہٕ بہین سان
رِتِن دہ ہَن روزہ تھاوے
سُی ڈِپہٕ زِے مُسلمان

ترجمہ:۔ جو آدمی خود بھی اور اوروں کو بھی خدا پرستی کی طرف مائل کریگا۔ وہی نیک فطرت آدمی جنت کی زینت بن سکتا ہے۔ اور جو روزے رکھ کر دوسرے پاک دنوں کی قدر کریگا، وہی خوش نصیب اصلی مُسلمان ہے۔ (الحدیث)

پانَس مول یُس کرِہ نۂ ہاریے
سِتی بیِنَن کرِ نۂ مان مان
پرَ تۂ پان یُس ضدرَس ناسے
سُی ڈُپِر زِسے مُسلمان

ترجمہ :۔ جو آدمی ہر وقت عجز و انکساری میں رہ کر خود کو گمنام بنا کر بڑائی جتلانے کے لئے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرے گا وہی خود اور دوسرے کو پار لگ جانے کی فکر میں ہوتا ہے وہی خوش نصیب اصلی مُسلمان ہے۔

اَند کُن ہِنرِ تھ پَنْد یُس ہیِنیَے
شیرِ سے لاگِر پَنْنُ پان
کوٗ زن ترٛاوِتھ سوٗزن گارِیَے
سُی ڈُپِر زِسے مُسلمان

ترجمہ :۔ جو آدمی بد لوگوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو عزت کریں اور اوروں سے عبرت حاصل کر کے نیک صحبت اختیار کریں وہی خوش نصیب اصلی مسلمان ہے۔

ڈھچِہ کامہِ کرُو ڈالی ٭ آسہ نو زِز چ سوکل سامان
ژنیتھ کِسُور مدہ والی ٭ ژالِہ گوٗب وزَن تہ اومان
یہِ بیرس بیرِ نۂ تہ پانَس پالی ٭ سُی ڈُپِر زِسے مُسلمان

ترجمہ :۔ تم غلط کام کرنے سے راستہ کھو گئے ہو اور اپنے بچاؤ کی کوئی تیاری نہیں کر رہے ہو اور نا ہی کچھ سامان اکٹھا کر رہے ہو۔ گناہ گاری سے تمہارا بوجھ بڑھ جائیگا اور آخر تم یہ بوجھ برداشت کرنے کی طاقت کھو جاؤ گے۔ جو کوئی وہی بات دوسروں کیلئے بھی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو تو پھر اگر مسلمان ہونے کا دعوا کرے تو اس میں کوئی شک نہیں۔

بییس نظر کرِنہ پینے ٭ آسہ نہ دِن ڈیشِت یَزمان
بییس اُوپُشم پیس وِوکھنے ٭ پانَس بزو تھٹی اَنی ایمان
وازِسے پُلہ تہ شرہ زاہ ٭ سُی ڈُپِر زِسے مُسلمان

ترجمہ :۔ اگر کوئی دوسری چیز دیکھی جائے اور اس پر کوئی پشیمانی نہیں ہوگی۔ دوسروں پر سبقت لے کر جو تصدیق کرے اور ایمان لائے، خدا کی طلب میں رہے اور اِس طلب کے اشاروں سے واقف ہو، اگر وہی مسلمان کہلایا جائے گا تو اِس میں کوئی شک نہیں۔

یِٹھ یُس گنڈِہ ژھڈُ سُی ہیٚیہِ
مٚشرِی و بٚندِے پٚنُن پان
اَنٛدکُن نیٚرِتھ بَرِہ یُس فٚنٛترِیٚیہِ
سُی ڈِیُٹھ زٚبے مُسلمان

(ریشی نامہ)۔ (باباکمالؒ)

ترجمہ: جو اپنی خواہشات کو قابو میں رکھ کر قناعت کو اپنا شعار بنائے گا اور خلوت نشین ہوکر اپنے مولیٰ کو پہچاننے اور جاننے کی کوشش کریگا وہی خوش نصیب اصلی مُسلمان کہلائے گا۔

•

کِبرٚ و نخوتُک انجام

گٚژھ ؤد نو مُسلمانَس پٚزٛنے[۱]
گٚژھ ؤدَے سٔود راوِی پانَس
گٚژھ ؤد نو مُسلمانَس پٚزٛنے
گٚژھ ؤدے گٚژھِ یہِ تہٕ کارُن دٚزٛنے

۱۔ غرور، نخوت۔

ترجمہ:۔ غصّہ کرنا مسلمان پر واجب نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ تکبّر کرنے سے پیچھے ہٹے۔ غصّہ ایمان کو کھا جاتا ہے۔ لہٰذا غصّہ کرنا مُسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ جو لوگ تکبّر کرتے ہیں یقین جانو کہ اُنہوں نے دین و ایمان سے ہاتھ دھویا، اُن کے شور شرابے سے کوئی فائدہ نہیں۔ (القرآن)

ناپاک چشمی ہُند انجام

نظر کرِٕی زِنہٕ پرٕدٕ ہنن زَنانَن
توالکھٕ[۱] تہٕ پلکھٕ[۲] دَزِے
توٕہ چھُوٕ گِی ایمانَس
کرُوٗد نو مُسلمانَس پزِے

۱؎ ایمان ۲؎ عمل

ترجمہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ غیر عورتوں کی طرف نظریں اُٹھائیں۔ اگر ایسا کیا تو یاد رکھو کہ ایمان اور عمل سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مسلمانوں پر واجب نہیں کہ وہ تکبر کریں یعنے کبھی بھی غصہ کریں۔

قوٗران فہمی ہُند فایدٕ

دوٕہے وُچھہٕ زہم حضرتِ قوٗرانَس
توٕہ دِلُک دودا بلے
توٕہ ٹھوٗر لگی شیطانَس
کرُوٗد نو مُسلمانَس پزِے

ترجمہ: حکم دیا گیا ہے کہ مُسلمان ہر روز قرآن کریم کی تلاوت کریں تاکہ اِس کے دِل کا خوف اور ڈر دُور ہو جائیں اِس کے نُور سے ہی آگے چل سکیں۔ اور شیطان بھی کبھی آگے نہ بڑھے۔ لیکن مُسلمان پر واجب نہیں کہ وہ کبھی تکبّر کریں۔

مہمان نوازی

صاحب ستی ییی مہمانس
تہنز ٹولِرہ کنزٕ ھاہ دِزے
ییی دِکھ پرس تی ستی لگی پانس
کروڈ نو مُسلمانس پَنزے

عا تکبر

ترجمہ:۔ خدا مہمان کے ساتھ آتا ہے اور اسی کی محبت کے طور پر مہمان کو کھلائے پلائے بغیر مت چھوڑو جو کچھ تم دنیا میں خدا کے راستہ میں خرچ کروگے وہی تمہارے کام آئے گا۔ مسلمان کو تکبر کرنا زیب نہیں دیتا ہے۔

کرودُے ژور پیے خزانس ؛ کرُود موٗ مُسلمانس پزے
تَخ یمٕ سُند پھیوٚر آسمانس ؛ تس تے گُمت گیاؤ واکہٕ وِزے
ہاٗنزٕ گرِ رہن پیو سلیمانسؑ ؛ کرُود موٗ مُسلمانس پَزے

ترجمہ

تکبر تمہارے عمل کے خزانے میں ڈاکہ ڈالکر رہے گا اور اس کو خالی کردے گا۔ تکبر مُسلمان کیلئے زیبا نہیں ہے۔

حضرت سلیمانؑ کا تخت ہوا میں اُڑ رہا تھا ذرا سا تکبر ہونے پر اس کی شان وشوکت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اِس زوال کے دوران اُسے ہانجی کے گھر رہنا پڑا۔ اِس طرح مُسلمان کے لئے تکبر کرنا مناسب نہیں ہے۔

انجامِ حیات

ترٲوتھ ییٚنہٕ اَنٛد مٲدانَس
ماز اَستخوان میژِہ تل چھُونے
حساب ہیٚنہٕ دانَس دانَس
کرود نو مسلمانَس پَزرے

ترجمہ:- دنیا سے تم چلے جاؤ گے موت آئیگی اور تمہیں مٹی کے نیچے چھوڑ دیا جائے گا تمہاری ہڈیاں اور گوشت مٹی کے نیچے سڑ جائے گا۔ تمہارے کئے ہوئے ذرہ ذرہ کا حساب لیا جائیگا مسلمان کو تکبر کرنا زیب نہیں دیتا۔

کٔشیرِ فیوٚرُس اَندی اَندی
کانٛسہِ کوٚرُم نہٕ براندی ترٛاو
جَنٛدَس کرُم ییٚلہِ پیوَندی
اَتھ تہِ دوٚپ ہَم فُندی آو

ترجمہ:- شیخ العالمؒ فرماتے ہیں کہ میں کشمیر میں دینِ حق پہنچانے کے لئے گھر گھر گھوما لیکن کسی نے اس حق بات کو سننے کے لئے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا جب میں نے اپنے لباس پر جو کہ پھٹا پرانا تھا پیوند لگائے اُسے دیکھ کر بھی کہا گیا کہ یہ مکار، دھوکہ باز اور فندباز ہے۔

چھونہِ پوان ٹُلنہٕ شرمنٛدٕ
نٮ۪ن گژھان آنٛدی ہاو
یامت نہٕ واتن یار تہنٛدی
تامتھن گژھان برأنٛدی واو

ترجمہ:۔ جو لوگ خالی ہیں وہ آخر میں شرمندہ ہو جاتے ہیں اور جو لوگ یہاں ہیں وہ اپنی اصلیت چپکے سے دکھاتے ہیں۔
اور جس وقت تک اُن کے دوست اُن کے پاس پہنچ نہیں جاتے اُسوقت تک اُنکو دروازے پر ہی استقبال کیا جاتا ہے۔

ژہنکھ اَتھہٕ بوڈ چھُی ڈولراہ
کھُورکیشاہ وایک تھوٚکی ہوٚژٕ
اُچھ کٔن ترٛوٲوِپرٕنہٕ ترٛاوکھ لراہ
جاے شیرکھ نیٚنٛدرٕ رٚژی

۱ دل۔ عبادت ۲ بندکرنا یا چھپانا ۳ آرام۔ اطمینان

ترجمہ:۔ جب آپ کو اِس بات کا احساس ہوا ہی کہ اِس دنیا میں بڑی عبادت (دِل) ہی ہے۔ تو اگر پھر سچے دل سے عبادت کروگے تو کوئی شکوہ نہ رہے گا۔ یا اگر آپ لگن سے اپنی منزل کی طرف گامزن رہوگے تو تھکاوٹ محسوس نہ کروگے۔ پھر بھی آپ کان اور آنکھیں ہی چھپا کر سکون سے آرام کر سکتے ہو، جبکہ کسی دوسرے کو اس کام کیلئے (سونے کیلئے) بستر، جگہ اور تنہائی کی ضرورت ہوگی۔

شِو چھُ زال وَہراوِتھ

ژٕ بے چھُ مرُن ترُن کتھ

زِندہ نے مَرُک تہٕ اَدہ کیاہ مَرک

پانہٕ مَشنزِہ پان کڈ ژاڑرِتھ کتھ

ترجمہ:۔ اللہ وتبارک نے بنی نوعِ اِنسان کے لئے دو راستے رکھے ہیں۔ نیکی اور گُناہ۔ جنّت اور جہنم۔ جہنم کا جال بچھا ہوا ہے اور اِنسان کو مرنے کے بعد ایک راستہ پُلِ صراط کو طے کرنا ہے جو اس کو پار کر سکے وہ مومن ہوگا اور جو اس کو پار نہ کر سکے گا ہمیشہ جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ حضرت شیخ اسی بات کی یاد دلاتا ہے۔ اِنسان کو زندہ ہی مرنا ہے یعنی آخرت حاصل کرنے کے لئے اُسے دُنیا میں سخت عبادت اور پھر ریاضت کی ضرورت ہے، قدم قدم پر خدا اور رسولؐ کی اطاعت و فرمابرداری کرنی ہے۔ بہت دشوار کام ہے اُس کو دُنیاوی زندگی میں ہی اپنے لئے جنّت اور آخرت کا راستہ چُننا ہے۔

زبُوُن کوُرنَم کیشاہ تام وعدہ

ہِپُون نیُونَم اَتھہٕ خط

کَموان کموان لُوسِم پاد

میٖہ زَن ژہیم اَدہ مالہِ کتھ

ترجمہ:۔ جب میں دُنیا میں تولد ہوا تو ربِ کائنات کی طرف سے فرشتوں نے میرے ہاتھوں میں بے شمار دُنیاوی نعمتوں کی فہرست دی اور میں خوشی خوشی دُنیا کی طرف مائل ہوا لیکن جوں ہی میں تولد ہوا تو فرشتوں نے وہ خط میرے ہاتھوں سے واپس لیا اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ جہاں جہاں اُس خط کے ٹکڑے گئے وہاں وہاں مجھے رزق کے دانے کمانے کیلئے جانا پڑا اور جمع کرتے کرتے میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میں نے دُنیا میں آنے کے لئے غلطی کی کیونکہ دُنیا ناپائدار ہے۔

ناۤدِر وقتہٕ قادِر سوٗرُم

شیطان فُرُم وٚنہٕ دِ ے

غۄنہٕ گوس غرق سونہٕ پیتُرُم

کونگہٕ رَنگ دِژاٗم ہندِ ے

پاپَوٚژ گور تہٕ گردَن بٕرُم

زاۤنتھ اَپُز کوٚرُم کندِ ے

ع۱ گناہوں سے ع۲ معلوم ہوتے ہوئے۔

ترجمہ:۔ جو نازک اور قیمتی اوقات تھے، اُن سے میں غافِل رہا (یعنی خدا کی عبادت نہ کی) اسطرح میرے وجود کو شیطان نے دشت و آوارگی میں ڈال دیا۔ میں نے اِسطرح اپنے آپ کو مار کر غرقِ خون کیا۔ میں بھی کیسا پکانے والا ہوں کی زعفرانی پتی جنگل کی کڑوی سبزی میں ڈال کر اسے لطیف بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور اِسطرح اپنے کندھوں پر گناہوں کا بوجھ لاد لیا۔ یہ جان کر بھی کہ سچ سچ ہی نکلتا ہے۔

نِژاہ پیٚیس کو نہٕ سَنہٕ ژاٗجِن

منصوٗر کاکس اوٚ نابَن گیی

شانتہٕ ہشر کرٕ بہٕ موٚلہٕ تکہٕ واجِن

اَندِرم خبَر نبَر کِتھہٕ پیٚیی

ترجمہ:۔ منصوٗر کو عیشِ الٰہی میں تجلّیِ ذات کی معمولی سی کِرَن پڑ گئی۔ نور اور عشق کی کرن سے منصوٗر کہنے لگا انا الحق وہ اُس وقت مقامِ فنا فی اللہ میں تھا۔ عشقِ الٰہی کی کِرَن کو برداشت نہ کر سکا۔ یہ کرن اتنی تیز تھی۔ منصوٗر کا راز جو تھا عشق کا وہ بانار میں پڑا اور اُس کے لئے پھانسی کا حکم دیا گیا۔

عارِفن عاشقن شوٗباہ لاگِن
اَندرِم آواز نیبرٕ کِتھہٕ پیئے
شرعِکس سوٗتھِس ریٖراہ وانگِن
اَدٕہ کیشاہ خارِکھ خبرٕ گیئے

ترجمہ :- یہ بھی شیخ منصور کی طرف منسوب ہے۔ حضرت شیخ فرماتا ہے کہ خُداشناسوں، عاشقوں میں شیخ منصور نے اپنا نام روشن کیا۔ اُس کے دِل میں عشقِ الٰہی کی جو کِرن پڑگئی۔ اُس کے برداشت سے باہر تھی وہ اناالحق کہنے لگا۔ فنافی اللہ کے مقام پر پہونچکر یہ راز لوگوں تک پہونچا۔ اُس کو رسولِ پاکؐ نے خواب میں فرمایا کہ تو نے شریعت کی عمارت کو مِسمار کیا تو عشق میں اتنا مست ہوگیا کہ اناالحق کہنے لگا۔ اس کے لئے تمہیں مُشکلات اُٹھانے ہونگے۔

ماشوقن ییلہٕ درشُن ہاوُن
درشُن دیوٗوُن منصوٗرسیٖ
شوقُک شوٗراب سُہ ییلہٕ چوٗوُن
قتٕل کرٕاوُن زَن ژوٗر رَسیٖ

ترجمہ :- اپنے عاشقوں کو جب خُدا نے اپنی تجلّی کی کِرن دکھائی، اُن میں سے شیخ منصور عشقِ الٰہی کا شراب پی کر اِتنا مست ہوگیا کہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ اِتنا مست ہوگیا کہ اللہ کے عشق نے اسے پھانسی کے تختے کے قریب پوہنچایا۔

•

کوٚر چھ ہکڑٕ وَن دِیوہ دارَس
ژُٹِتھ کرَس گٮ۪نہٕ لاڑِی
گوٚبُر چھُ نازی بچہٕ آخرتَس
لُدِتھ پلہٕ نہٕ کرِی زٕہ یس سوآری

(اصلی ریشی نامہ)

ترجمہ :- بیٹی دیو دار درخت پر کلہاڑی
کے مانند ہے۔ کلہاڑی درخت کو
کاٹ کر نیچے کی طرف پھینک دیتی
ہے جیسے کہ پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے
کردئے جاتے ہیں اور بیٹا باپ
کے لئے آخرت کی سواری ہے اور
اس مفید سواری سے کسی بھی وقت
زین کس کر فائدہ اُٹھایا جاسکتاہے۔

•

بوے چھُ یتہٕ گژھ بجُرَس
پٮ۪ٹھیس مُہم کرہس یارِی
زٕنی چھےَ رُٹان مَن پٹارس
نوٚندِس تہٕ ڈیٹھس کرہس یاری

(اصلی ریشی نامہ)

ترجمہ :- بھائی حقیقی طور پر بُڑھاپے
کا سہارا بن سکتا ہے جو مصیبت
کے دوران کام آئے گا اور
عورت دِل کا سکون ہے ۔ جو
آرام اور تکلیف میں ہر وقت
ساتھ رہ کر ہاتھ بٹاتی ہے

•

اَسہِ بڑو شہ یم آے تِموٗ دِژہ کھٹیہ
چھوٗ نی دَپہٕ دَپہٕ کرنَس حاصِل کیاہ
مَرِنَس لجُم بڑو ہہ تژیہٕ تژیہٕ
غُسلَس واَصِل حاصل کیاہ

(نورنامہ) باباکمالؒ

ترجمہ:۔ جو ہم سے پہلے تھے اُن کو حقیقی طور پر خدا کی عبادت کرنے کا سلیقہ معلوم نہ تھا، اِسی لئے کر اُنہوں نے جو جی میں آیا سو کیا۔ دراصل شور شرابے کو عبادتِ خدا کا نام دینے سے کُچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جس نے مرنے سے پہلے ہی اپنے آپ کو مار ڈالا جسے بعد میں غسل دینے والے کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔

دہن دَرِہ تہٕ کور دِمہ کھٹیہ
مَشدِہ نِس زونُم راتھ کیشاہ
سَرفو دِژرَم اُڈی جَن ٹو پہٕ
لَسے کیشاہ تہٕ مَرے کیشاہ

ترجمہ:۔ دِن ڈوب کر رات ہونے کو آئی اب کون کمائی کر سکے گا۔ میں نے دن دھاڑے میں ہی رات کا تصور کرکے کچھ کمائی حاصِل کی۔ لیکن سانپوں نے ہر طرف سے ڈس لیا، اب ہڈیوں تک زہر پھیل گیا۔ بولو کہ جیوں تو اب کیسے، مروں تو مروں کیسے

(الحدیث)

کھینتھ اَپزُ پوٚز کیٚشاہ دَپہٕ[1]
چھُ چھوٚنبن صفتھ اَکُی کیٚشاہ
دِلُک دَروازٕہ کیتھٕہ مالِہ ترپہٕ[2]
سوٚنُس کِتھٕ دِمہٕ کاڑُک واٹھ
خوداے ڈیو شٹھُ کسوٚ مالِہ کھٹہٕ
پانٕہ چھُم سُہ ستیٚ مےٚ پانَس کیٚشاہ

۱؎ بولنا ۲؎ بند کرنا

(ریشی نامہ)

ترجمہ :۔ عمل کرنے کے بغیر ہی کیوں اپنی عمل کا واسطہ مانگوں؟ جو لوگ خالی ہوتے ہیں وہ کچھ زیادہ ہی بولتے ہیں لیکن جو باعلم ہوتے ہیں وہ خاموش رہنا ہی پسند کرتے ہیں کیونکہ اُنکو پہلے ہی معلوم ہوتا کہ سونے کو پیتل سے جوڑا نہیں جاسکتا ہے۔ پیر مجھے خداوند کریم نے دکھا ہا ہے کیوں چھپا دوں تو وہ میرے ساتھ ہی ہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں ؟

آخر زمانہ کی نشانی

نصر بابہؒ ژٕہ بوز گوٚرٕہ ہنٛدی وَژَن
سوٚرٕہ ہٕشنِز ووٚڑٕہ آسہِ موٚرٕہ سُنٛد تاج
لُکھ پیٚتہٕ پکَن دُنیاہ ژوٚرَن
لاگَن مسجِدن تہٕ مقبرَن باج

۱؎ نصیحت

ترجمہ :۔ حضرت شیخ آنے والے زمانے کی پیش گوئی کرتے ہوئے بابا نصرالدینؒ اپنے مُرید خاص کو پونے سات سو سال قبل مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ اے نصرالدینؒ آپ یہ رائے بہ ہوش وحواس سُن لیں کہ زمانۂ آخر میں نااہل کے سر پر تاج شاہی ہوگا۔ اور لوگ بدفطرت اور بے ایمان لوگوں اور سیاست کاروں کے پیچھے پیچھے چلینگے یہ بھی ہوگا کہ مسجدوں اور آستانوں کو سونا، چاندی اور دولت سے خوبصورت بنائینگے مگر نماز ادا نہ کرینگے۔ (القرآن / الحدیث)

ماجہِ کورِ کرِتھ اَکھۂ واس نیرَن

دوہ دہن برَن غیرَن ستی

خوش بِی عقس دُنیاہ لوٗرَن

سُی ہا مالِہ آسی وانڈَر راج

ترجمہ:۔ حضرت شیخ نورالدینؒ کہتے ہیں کہ ایسا بھی وقت ہوگا جب ماں بیٹی کا یہ حال ہوگا کہ ماں اپنی بیٹی سے اتفاق کر کے (بےہوش وحواس) اُسے کسی مرد کے آغوش میں ڈالدیگی۔ اور دونوں ماں اور بیٹی دن اور رات کسی غیر مرد کے ساتھ گذار دینگے۔ لیکن پھر خداوند کریم اِس دُنیا کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دے گا اور اُس وقت بنی آدم کے شکل وصورت میں جنگلی درندوں کا ہی راج وتاج قائم ہوگا۔

(الفرقان)

آخر زمانے کی نشانیاں

آگر ہو کھَن ھنڈ گزَن

تیلِہ مالِہ آسی واندر راج

گداہ گژھن غنی ہیم پیہِ رازَن

ہُنہِ گژھن مندورہ نزن یہِ گاش

ترجمہ:۔ دُنیا سے علم اُٹھ جائے گا، بڑے بڑے سمندر خشک ہو جائیں گے۔ گندی نالیوں میں پانی کا بہاؤ زیادہ ہوگا اور یہ وقت ایسا ہوگا جب بنی آدم کی شکل وصورت میں جنگلی درندے کے ہاتھ میں نظام دُنیا ہوگا۔ اس وقت نااہل لوگوں کا بول بالا ہوگا اور عزّ ت وتوقیر والے پست تصور کئے جائیں گے۔ اُجالے اندھیروں میں گم ہو جائیں گے اور سیاہ کاریاں نمایاں ہونگی۔

•

صُبح پھوٗل تے رات گیٔہ ادا
اَتہِ کھو رُوٗدُکھ راداہ دِتھ
بانگ تہٖ صلواۃ چھی حقہٖ سُنْد ناداہ
تتہ کیشاہ آکھو وعداہ دِتھ
فرض تہٖ سُنت کر مالیِ اداہ
جنتس نِنیو ناداہ دِتھ

ترجمہ :۔ صبح کی نماز کے لیۓ تیار ہو جاؤ غفلت کی نیند چھوڑ دو۔ غفلت کی نیند میں رہ کر صبح کا نورانی وقت ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ خبردار اذان اور نماز کی ادائیگی کا حکم خداوندکریم کا ارشاد ہے" اسی لئے تو آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔

جو کچھ بھی آپ پر فرض اور سنت واجب ہوا ہے اسکو ادا کرتے رہو یہاں تک کہ اس کو بجالانے کے عوض آپ کو جنّت اپنی طرف خود بلائے گی ؛

(القرآن / الحدیث / و حضرتِ غوث الاعظم دستگیرؒ)

۔ سہ کیاہ منگیو گُلرتہٖ گُلستانس ؛ یَس ماٲٹس جانس چھانگر گیٔے
سہ کیاہ منگیو شبِ قدرِ ہندِ نوٗرانس ؛ یَس اَند میدانس ہندِ رپیٔے

(باباخلیل)

ترجمہ :۔ وہ آدمی پھولوں بھرے باغ اور پھولوں سے کیا مانگے گا جکی جوانی ہی انتشار میں بکھر گئی۔ شبِ قدر اور اسکی عظمت سے اُس آدمی کو کیا اِستفادہ مل سکتا ہے جو مرکر بستی سے دور مرغزار میں مدفون ہو۔

۔ ڈَکھہ ژلَن مندورِ ژَسَن ؛ لوٗرِ رتھ بالہِتھ آسَن ساری
زوس وَن لگم کیاسَن ؛ مول مرہ تہٖ ماجی پاری
میش گو رہ بَل واتہٖ ناوَن ؛ تَتہٖ حساب منگَن روز نہٖ یاری

(باباخلیل)

ترجمہ :۔ یہ زمین ہل جائے گی اور اس پر بنی ہوئی بلند وبالا عمارتیں زمین بوس ہو جائینگی اور سب کچھ ویران ہو کر رہ جائے گا۔ اور انسان کو کونسی چیز اب فائدہ دے سکتی ہے جب باپ کے مرنے کے بعد ماں کی ہمدردی انسان کیلئے رہبری کرتی ہے۔ جب لاش قبرستان میں پہنچا دی جائیگی وہاں اپنے کئے کا حساب دینا ہوگا، اسمیں کوئی سفارش یا کسی دوسرے کی مدد کام نہیں آئے گی۔

•

دِیارَن گگُن چھُی دارِن تہٕ بامن

پیٚٹھ مو دُنٕی ہیچ کامَن بَر

سَنٛز کران چُھکنہٕ اصلکی سامَن

بگُیؔ صُبحَس تہٕ شامَن سَر

کھوٚژان کوٚ نہٕ چُھک تورہٕ چِنٛ پامَن

یٚتھنُو گژھِی دامَن ترَ

۱ خدا تعالیٰ

ترجمہ:۔ دھن دولت جمع کر کے دنیا کی پیروی مت کرو دنیا فانی ہے کیوں نہ صبح و شام خدا کو یاد کرتے ہو اور پائیدار اور لافانی سروسامان تم کیوں نہ پیدا کرتے ہو۔ روزِ آخرت کے لعنت و ملامت سے کیوں نہیں ڈرتا۔ خبردار تمہارا دامن (گناہوں سے) ترنہ ہو جائے۔

دارَس لُدُک کوٚ نہٕ سٔتہٕ موٗدُو

نارَس لوٗیک دوٗد مو

عآرِفوٚ تہٕ عاشقوتوٚے وُدوٚ

منصوٗرٕ ری اوس تہٕ موٗدمو

ترجمہ:۔ یعنے منصور نے جب انا الحق کہا لوگوں اور عالموں نے اُسے پھانسی پر لٹکایا۔ وہاں سب لوگوں کی شکل منصور جیسی ہو گی اور وہ مر نہ گیا۔ بعد میں اُسے انا الحق کہنے پر آگ میں ڈال گیا۔ لیکن وہ جل نہ سکا۔ کیونکہ وہ خدا کا ایسا حقیقی عاشق تھا کہ عارف باللہ لوگوں اور بڑے بڑے عاشقوں نے اُس کے عشق پر ثابت قدم رہنے کیلئے رویا۔ منصور سچا عاشق تھا اس لئے نہ جلا اور نا ہی مرا۔ عاشق کبھی مرتے نہیں۔

ڈرِ کِ یاوِ پیٹھ سیٚلِہ موجا ہاوُن
لال تہٕ رتن پأرأوِنۍ دۄنۍ ژھٔجی
عِشق آس تیٖر سہٕ سیٚلِہ وتہٕ راوُن
محبوب بڑاوُن توٚت کُس گژھِ

ترجمہ:۔ یعنی دریا میں جب طوفان آتا ہے تو موجیں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن لہروں کے ساتھ کنارے پر لعل وجواہر نکل آتے ہیں۔ مطلب ہے کہ جو کوئی بھی عشق الہٰی میں گم ہو جاتا ہے پھر سب کچھ اُسی کا بن جاتا ہے۔ لیکن عشق کی راہ میں دشوار موجوں اور مُصیبتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے پھر سچا عاشق بن جاتا ہے جو مصیبتوں کو برداشت کرتا ہے وہی لعل وجواہرات کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ عشق الہٰی کے تیروں کو خوشی خوشی برداشت کرتا ہے اور خُدا کا محبوب بن کر آخرت کا سفر اختیار کرتا ہے۔

کونگہٕ کستورِہ تَن چھَلہٕ ناوِنۍ
مَن متاوُن تمُہٕ دار رَسیہِ
عاشقن تہٕ عأرفن دِھفاہ ہاوِنۍ
کتھاہ ھتاوِنۍ سمار رَسیہِ

ترجمہ:۔ جو لوگ خُدا کے حقیقی عاشق ہوتے ہیں وہ اپنے جسم کو تمام آلودگیوں سے صاف کرتا ہے بلکہ اپنے من یعنے دِل اپنے اندرون کو صاف وپاک کرتا ہے۔ یہی لوگ عارفوں اور عاشقوں کے مقام پر پہنچ کر اُن کے راستے سے بھی آگے جاتے ہیں اور دنیا سے جاتے جاتے اپنے عشق سے دنیا میں نہ مِٹنے والے نشان چھوڑکر حیاتِ طیبہ حاصل کرتے ہیں۔

•

یمۍ تھٲوِ سَتھ[1] زمین تہٕ آسمان کَنگہٕ[2]
تس بہٕ مَنگہٕ تہٕ سُی میٚنے دِیہِ
سہٕ یٚلہِ روٚشِم[3] ہنگہٕ تہٕ منگہٕ[4]
اَدہ کَس بہٕ منگہٕ تہٕ اَدہ کُس میٚنے دِیہِ

۱ سات ۲ پیدا کرنا۔
۳ رُوٹھ جانا ۴ اچانک

ترجمہ:۔ جس نے سات زمین پیدا کئے اور آسمان پیدا کیا۔ (القرآن) اُس سے میں مانگوں اور وہی دینے والا ہے۔ جب وہ خوامخواہ رُوٹھ جائے۔ پھر میں کس سے مانگوں اور کون مجھے دیگا۔

یِرَس گرٕیٚ زِہ نہ واشس واشے
اَدِٕہ کَڈنے پاشے ناو
غٔریبَس گژھان دۄہ ناشے
پٔیٖتھ ہَفوان چھِ راشِنۍ ناو
یُمۍ کرِہ تَس یَتھِ دۄہ تاشے
تَس تمۍ لۆگۍ آشِنۍ ناو

ٹیکس۔ لگان۔

ترجمہ:۔ یاد رکھ کہ غیب کی بات کو اعلاناً مت سُناو۔ اگر ایسا کیا تو آپ کو دیوانہ بنا دینگے۔ غریب کے دن ہی ضایع ہوتے ہیں کہ ایسے جب وہ کچھ تیار کرتا ہے۔ تب اس پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ لیکن جس نے بھی دن بھر خداوند کریم کی عبادت کی یقیناً اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے رشتے میں لے لیا۔

•

سَرِہ مَنٛزٕ کھورٕہ دِژٕم لَتاہ
دیوٕہ کُنہٕ اۆنت لَبٕہ ما
دِتُم نہٕ بوچھِ نٕزن منَس نہٕ پھاہ
ییٚتہِ بٔرونٛٹھ دِتم نہٕ تَتہِ کیشاہ

ترجمہ:۔ جیسے کوئی جھیل میں پاؤں ڈال کر اِس کی گہرائی ناپنے لگے اور اِس خیال میں کہ شاید اسکی گہرائی تک۔ پہنچ سکوں؛ میں نے کبھی اپنی بھوک کو لطیف غذاؤں سے نہیں مٹایا اور نہ ہی میں نے کبھی نرم بستر پر نیند کی۔ ابھی تک بھی ایسا نہ کیا۔ اب آگے بھی ایسا نہ کر سکوں گا۔

•

کٔتھن سِیوٕ کریم صاحبس

وُ چھتھ خامس میٚہ کوٚت ژٔلو

بانگ بوٗزم صُبحس تہٕ شامس

سوے بوٗزِتھ پوٚکس ہلو

ترجمہ:۔ ایسے ہی صرف اللہ کی باتیں
ہی کرتا رہا۔ پر دیکھا کہ اب زندگی
جب بڑھاپے میں پہنچ چکی تو اپنی
خامیاں محسوس ہونے لگیں۔ اذان میں
نے سُنی صبح اور شام کو، لیکن وہ یہ سُن کر
بھی مسجد کی طرف آنے کے بجائے بازار
کا راستہ اپنایا۔
(الحدیث)

بڑمیوٗس نہٕ رٔمیوٗٹس نہٕ پیٚشنٔس

آسہٕ ہا تَتہٕ سِشہلو

پانٛژن وَقتن نہٕ وُنھتھ وُنس

یہٕ مٔوہ فُرم مٔہ ہیتھ ہلو

ع۱ جھکنا۔

ترجمہ:۔ میں بہک گیا پر جُھکا
نہیں ظہر کی نماز میں وہاں میرا
نفس (من) ٹھنڈا ہو جاتا۔ میں نے
پانچ وقتوں کو خدا یاد نہیں کیا۔
میرے نفس نے یہ مجھے دھوکہ دیا
اور ٹیڑھے راستے پر لگا دیا۔

وُکھ بڑوٗرہے وُگہِ ہَم دامَس
توِہ بُلبُل روٗزِہ ہَم ہوٚ کلو
ییٚتہِ شہ وِ ہڑار کرِے عالمَس
تَتہِ نوٗ ندس رح چھَ بَر ہوٚ کلو
عا بلی۔

ترجمہ :۔ حضرت شیخ رح فرماتے ہیں کہ کاش
میری زبان میرے قابو میں آجاتی ۔ تو
میرا دِل یادِ خُدا میں مشغول ہو جاتا ؛ جہاں
کوئی دوسرا اس دنیا کی دیکھ بال (جانچ پڑتال)
کرنے کیلئے وقت مانگے گا وہاں مجھ کو
یعنی (نوندہ ریشی کو) اسکے لئے سب دروازے
کھُلے ہیں ؟

اَندَر نے اَڑی زِہ توٚے مارَن
کا مہِ کارَن دیدار دِیے
عاشق ڈیشِتھ یورے لارَن
ماشوق پڑاران یار کرِییے

ترجمہ :۔ جو اندر جانے اور محبوب تک رسائی کی کوشش نہ
کریگا اُس کی قسمت میں موت کے بغیر کچھ نہیں دیدارِ حق
مردِ باعمل اور صاحبِ ریاضت کے نصیب میں ہے کیونکہ
میں نے عاشقوں کو محبوب کی طرف جاتے ہوئے اور
ماشوق کو بھی بے صبری سے یار کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا۔

ووندِ نَے گَنڈِہ زِہ تہِ کامہِ کیتھ نیرِے
لوب نے آسہِ وَن کَتہِ پیٚیے
دود نَے کھیَنسہِ سَزہہ کَتہِ پھیرِے
یورِہ نَے گرزھرِ زِ تورہ کیتاہ پییے
(ریشی نامہ بابا کمال رح)

ترجمہ :۔ اگر کمرہمت نہ باندھی جائے تو کام کیسے کئے جاسکتے ہیں اور اگر عشق
کی گرمی اور دیدار کی تڑپ نہ ہوگی تو کیسے ممکن ہے کہ محبوب جلوہ گر ہوگا۔
دودھ استعمال کرنے سے ہی بدن میں طاقت آتی ہے اور ریاضت اور
محنت شاقہ سے محبوب تک رسائی نہ کی جائے تو وہ بے نیاز محبوب کیوں
اور کیسے دیدار ہوگا۔

کرِ بندن توشہ خدائے ٭ کرِ بندَن توشہ خدائے

یمَن میانَن شُشترون دندن ٭ کوہ بسرت پیکو ہائے

چھِہس نارے ژرم اندن ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

مَد تہٕ لوب مارُم دُجے ! ٭ متژ نمن کیتژاہ ژائے

بگیہ کاسنم وتل نجُے ! ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

میون وکھن چھِ ونان کابت ٭ چان بخت کم کم آئے

نولہ انگن گنڈتھ ونُدن ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

حضرتس تہٕ اویس قرنسؓ ٭ تِم زِہ تُتی یَلِ میجائے

بوکھ نہ حکم باوت کرنَس ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

ڈنڈک ونگ زلکاریشیؒ ٭ تِم کرِ ہس کڈن مائے

اَن کہنک تھاون نہ بندن ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

تِم عضرت میران ریشیؒ ٭ کرِیڈہ نفَس سیت کرِ نیائے

پان آنز من قترِن دندن ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

تِم حضرت رُمہ ریشیؒ ٭ جنتَس منزِ ارزان جائے

صدرحمت تمن چندن ٭ کرِ بندن توشہ خدائے

پران ابیاس پلاس ریشوؒ ٭ تم فرسس لِون ڈزائے

اکہِ دَمہ مھٹوس نہ زہ سو ٭ کر بندن توشہ خدائے

پت کالے یم اَشِس بوٗے ٭ تموتپ کرنجے دشائے

زُوتہ مُرِی چھوسک وندن ٭ کر بندن توشہ خدائے

اکسی مالس تہ ماجے ہندن ٭ کوہ تھاوتھک دوُئی تہ نیائے

مسلمانن کوہ ہندن ٭ کر بندن توشہ خدائے

گذار تو چھ وقت بیہ پشین ٭ دوہ دنے جنتس جائے

دُن ونت نندہ ریش زندن ٭ کر بندن توشہ خدائے

ماقبل لکھی گئی مناجات جو حضرت شیخ نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے جو اپنا تخلص "نندہ ریشی" کرتے تھے۔ پتہ چلتا ہے کہ احمد ریشی سے مُراد پیغمبرِ اسلام احمد مجتبیٰ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور اویس ریشی سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ باقی پانچ ریشی جن میں پانچواں خود حضرت شیخ العالمؒ ہیں کشمیری ہیں۔ زلکا ریشی کو ڈنڈک وَن کا بتاتے ہیں۔ ڈنڈک ون کامراج کے علاقہ حل کے ایک جنگل کا نام تھا جہاں اِسی نام کا ایک گاؤں تھا۔ اور حضرت شیخ العالمؒ زلکا ریشی کی جائے وہاں ہی قرار دیتے ہیں۔ حضرت میران ریشی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُس نے بُرے نفس کے ساتھ جھگڑا قائم رکھا اور نفس کو چلّو بھر بھر پانی جو صرف دانتوں ہی پر لگ جاتا تھا، دیتے تھے۔ حضرت رمہ ریشی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس نے جنّت میں جگہ بنائی، اِس واسطے قصّہ خوانوں کا کہنا کہ اِس سے مُراد حضرت خضرؑ ہیں درست نہیں کیونکہ حضرت خضرؑ قیامت تک زندہ رہینگے۔ اور جنّت میں جگہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پلاس ریشی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ "پران ایباس" کرنے والے تھے (پران ایباس کے معنی ہیں دائمی حبسِ نفس، سانس کو ہمیشہ کے لئے بند رکھنا)۔ کہتے ہیں کہ کشمیر کے کچھ ریشی گذرے ہیں جنہوں نے پانچ پانچ سو برس تک سانس کو بند رکھا ہے۔ حضرت شیخ العالمؒ فرماتے ہیں کہ یہ ریشی پرانے زمانے میں تھے۔ اور انہوں نے خدا کی بندگی جیسی چاہیے تھی ویسی کی۔ میں ان پر فدا ہوں۔

(نوٹ)، احمد ریشی اور اویس ریشیؓ نے زندگی کے زمانے میں اپنی تشریف آوری سے کشمیر کو مشرف نہ فرمایا ہے۔ لیکن شیخِ کامل اُن کو کشمیر کے ریشیوں میں شمار کرتے ہیں۔ اور اِسکی بِنیاد صوفیائے کرام سے اور حضرات ریشیوں کی اِس شہادت پر ہے کہ آنحضرت صلعم اور حضرت اویس قرنیؓ اِن کی تربیت کے لئے نہ صرف روحانی طور پر یہاں تشریف لاتے رہے ہیں۔ بلکہ جسمانی لباس میں۔ اور یہ اکثر بزرگانِ خدا کی چشم دید شہادت ہے۔ بعد وفات اِس روحانی اور جسمانی تشریف آوری سے لازم ہوا کہ ان کا تذکرہ بھی کشمیر کے ریشیوں کے تذکرہ کے ساتھ ہو۔

شام بی بی

حضرت شیخ العالمؒ کے خلیفوں میں سے تھی۔ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ العالمؒ کے دایرہ عقیدت مندی کے دوران گھر والوں نے اِس کی شادی طے کی۔ جب اس کو شادی (سہاگ) کے دن خاوند (شوہر) کے گھر لے جا رہے تھے، اتفاقاً رستے میں اُسکی نظر حضرت شیخ العالمؒ پر پڑی اور اس پاکدامن پر ایسی حالت واقع ہوئی۔ کہ ڈولی سے نکل آئی اور حضرت شیخ العالمؒ کے پاوں پر گری اور حضرتؒ کے پاؤں پکڑ کر زار زار روئی۔ حضرت شیخ العالمؒ نے نصیحت کی اور سمجھایا کہ چلی جاؤ۔ پردہ میں بیٹھو۔ میاں کی خدمت کرو۔ ماں باپ کی لاج رکھو۔ وہ روتی ہوئی بولی سہ

خاکستر مجھ کو عشق خُدا نے بنایا ؛ ناموس وننگ شرم وحیا کو جلایا

ساتھیوں نے سمجھایا۔ اثر نہ ہوا۔ سب مایوس ہو گئے۔ لباس اور زیور کو اُتار پھینکا۔ دُنیا سے بیزار ہو گئی۔ عبادت و بندگی خدا میں تن من سے مشغول ہو گئی۔ جنگلی ساگ اور جڑی بوٹیوں کے علاوہ کچھ نہ کھاتی تھی۔ ٹھنڈا پانی نہیں پیتی تھی۔ لوگوں نے پوچھا اناج سے بنے ہوئے کھانے کیوں نہیں کھاتی ہو؟ کہا اپنے مُرشد کی پیروی کیلئے یہ آبِ حیات کا چشمہ ہے۔ جس نے اس چشمہ سے پیا، وہ ہرگز نہیں مریگا اور کہا میں تمنا کرتی تھی کہ کاش میں بابا نصر الدینؒ کے برابر ہوتی۔ (کیا اچھا ہوتا) اور جب میں نے آپ پر نظر ڈالی، تو اپنے آپ کو اُسکے برابر پایا۔ اور کہا۔ خدا کے بھیدوں کو ظاہر کرنا ہزار خونِ ناحق سے بدتر ہے۔ المختصر باہمت معرفت سے بھری ہوئی اِس پاکیزہ نیک سیرت کی بے شمار باتیں مشہور ہیں۔ حضرت شیخ العالم کی وفات کے بعد کشمیر کے اطراف کی سیر کی۔ آخر میں علاقہ پوشکر کے گاؤں میں قرار کیا اور وہیں انتقال فرما گئیں۔ ان کا مقبرہ حضرت شیخ العالمؒ کے تیسرے خلیفہ حضرت بابا لطیف الدینؒ کے مرقد شریف کے پہلو میں واقع ہے جو کہ پوشکر علاقے میں ہے۔

کلامِ حضرت شیخ العالمؒ

کنٛدِ ماج چھونیٹھ کنزان
ترن دیوان درا توئی
کو نہٕ موج چھو پلگ سران
تَتہٕ ہوٗرن بَرٗن کاتُو

۱؎ سرسبز گھاس کاٹنا۔

ترجمہ:۔ جاندار چیزیں کاٹنا تمہیں پسند ہے۔ تم آخرت کی فکر کیوں نہیں کرتی ہو۔ جب خداوندِ کریم تم سے اُن جانداروں کے متعلق پوچھے گا تو تمہیں وہاں برابر اس کا خمیازہ اُٹھانا ہوگا (ان میں سے ایک بی بی بہت ہوشیار تھی) تو اُس نے حضرت علمدار کو یہ جواب دیا۔

جوابِ شام ماجی

اَس ہمالہٕ چھہٕ نیابوِن دیوان
توئی ہورَن داس دارتو
پانہٕ چھکھ عاصہٕ ہیتھ ساساہ ماران
کَنہٕ چھکھ کران زَن ندرتو

۱؎ مویشیوں کے لئے مخصوص گھاس

ترجمہ:۔ اے حضرت شیخ العالمؒ ہم یہ گھاس کاٹ کر مویشیوں کو دیتے ہیں۔ آپ ہم کو نصیحت کرتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں آپ نے عصیٰ میں خال لگا رکھا ہے اور اس طرح سینکڑوں جانداروں کو مار ڈالتے ہو۔

کلام حضرت شیخ العالم

پونہ دردہ ذات نہ اندی
کنڈ ماج ژٹک سہزس کند
بہارک سبزاہ ڈیوٹ اسہ وندی
آسن جای چھو شہرہ اند
لچھاہ مارک کیثاہ دک گرندی
کچھہ برکرژ زونن کڈت اند
یہ بوزک شوژک گورہ پندی
ڈیشت رش رود ونن اند
کھوک نہ بوگ اہی پرکت مندی
کھواسہ شبہتہ رنتوا وُ پلہاک تہ ہند

ترجمہ:- مرکر دنیا میں پھر کوئی آتا نہیں اسطرح یہ گھاس کیونکر کاٹتی ہو سردیوں کے موسم میں سبزے کی بڑی اہمیت ہوتی ہے یہ دنیا آخر فنا ہو جائیگی۔ لاکھوں جانداروں کا قتل کرکے تم کیا جواب دو گے۔ تم پہاڑوں سے گھاس نکالتی ہو۔ یہ سبزہ بھی یادِ خدا میں مصروف ہوتا ہے۔ دنیا کی ہر شے خدا کے رحم پر قائم ہے۔ ہر کوئی جمادات اور نباتات خدا کی تعریف میں ہر وقت مصروف رہتا ہے اگر تم فکر کرو گی تو پھر رہبر کی بات کی طرف دھیان دو گی۔ اسی دھیان میں لگ کر ریشی لوگوں نے جنگل کا راستہ اختیار کر لیا۔ وہاں جاکر تم اپنے اندر اور باہر والے جسم کو معاف کرو گی، وہاں جاکر کوئی شک کئے بغیر وہند اور وپلہاک کھاؤ گی۔ یہ سن کر یہ نیک سیرت عورت بہت خوش ہوئی اور جواب دیا۔

کلام شام باجی

ریشہ مالہ پار پار چانن داین
بنن پاین تل وچھتہ کیاہ چھوی حال
یہ شوب چھی اخفن کھورن تہ عامس
یس ژرٹہ گاسہ آسہ تس کیاہ حال
ہاوسہ دزایس ہتہ دند ہیت گاسس
چھم واسرہ دوشین کُنی گاو
چاو برس دودس گیوس گرس
کھنم غریب غریب سوی چھم صد باد

ترجمہ:- ارے ریشی میں تم پر قربان ہو جاؤں آپکے پاؤں اور عصا نے کتنے جان ضائع کئے آپ ہاتھ میں عصا لئے اور پاؤں میں کھڑاؤں پہنے ہوئے ہو، اسطرح تمہاری کیا حالت ہوگئی ذرا بتاؤ۔ مجھے بھی تمنا ہوئی اور میں بھی گھاس اکٹھا کرنے کیلئے نکلی میرے گھر پر ایک گائے دودھ دیتی ہے۔ میں دودھ، چھاچھ اور گھی بڑے شوق سے کھاتی ہوں مجھے یہ بہت پسند ہے اور غریبوں کو بھی پلاتی ہوں۔ اسطرح اُنکے دل خوش ہو جاتے ہیں اور مجھے بھی خدا کے ہاں اس کا ثواب ملتا ہے۔ تو علمدارِ کشمیر نے شام بی بی کو فرمایا ذرا غور سے سنو میں اسکا جواب دیتا ہوں۔

جواب حضرت شیخ العالمؒ

اِہماج زو چھوستہٕ کنہٕ زٹرے
زُوس زو دِزِ نہ زال
لاتِس لِجہٕ نس تتَ کیشاہ کرزے
تت پٹ برزس دوہتہ رال

ترجمہ:۔ سخت محنت کرکے اپنے جسم کو کمزور بنانا ٹھیک نہیں ہر کسی کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے۔ خداوند کریم نے جس کے مقدر میں جو کچھ لکھا وہ تدبیر کرنے سے بدلایا نہیں جاسکتا ہے۔

جب شام بی بی غملدار کشیر کا جواب سُنا پھر جواب دیا۔

سوال شام ماجی

باہ بج دوہ گیہ دیوہ کوُشر شہلی
نوی ہٹ دُند درالیس ہلہ ہت
جبھی مت یاد گیمٕز تہِنز کلی
یمبرزلی رچھتم ژت
ژہ شوبک گُنداہ سانہ مللی
یکتم گرٕ ہت گرہ ینٕ ہت

ترجمہ: میں غریب لوگوں اور مسافروں کو دودھ پلاتی ہوں، اسلئے میں گھاس جمع کرنے کے لئے نکلی۔ مجھے بھی خدا یاد کرنے کی فکر لگ گئی ہے۔ ارے میرے رہبر ذرا مجھ پر مہربان ہوجاؤ۔ تم میرے سر پر تاج کی طرح زیب دے سکتے ہو اگر آپ آئینگے تو میں آپ کو گھر لے چلوں۔ حضرت شیخ العالمؒ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور شام بی بی سے فرمایا:۔

کلامِ شیخ العالمؒ

امرا کروی اَسہِ ازا سنی
اندی وُچھ ہا وندی صد باو
وچھتہ بن سیر نزہ کینسہ وَنِ
یہ ژہوپت تہِ اسہِ وندی واژاو
خَسٹت پیاہ چُھکھ رُو تُن منی
کِس کیاہ بنِ کرمہ نکھنی آو
کم بنِ وانژرت زاتہِ رخہہ کرمنی
پزکت باو تم کُوری کیشاہ جہوی ناو

ترجمہ:۔ اے میری بیٹی بغیر جان پہچان کے آپ کو یہ حکم سُنایا صرف اسلئے کہ دیکھوں کہ کس کا دل بیدار ہے تاکہ پوشیدہ باتوں کو پوشیدہ رکھنے والوں کی صلاحیتوں کا امتحان ہوسکے تاکہ خداوند کریم کے راز کو بھی اپنے دل میں جگہ دو گے۔ تاکہ پوشیدہ باتوں کی علیت علمِ غیب سے معلوم ہونے کی صلاحیت بڑھ جائے۔ مجھے بھی معلوم نہیں کہ میرے تقدیر میں کیا لکھا ہے۔ اے بیٹی ذرا اپنا نام تو بتاؤ۔ یہ سُنکر وہ بولی، میرے رہبر پھر سُنو۔

کلام شام ماجی

بانج وین گوم ہاوستہ بہتم پنجی
لنجی گوم بلبل واہت کِت
خبراہ ہتم زن ببرہ لنجی
دیوہ قبر گژہم شہلٹ کت

ترجمہ:۔ ارے میرے رہبر میری تمنا ہے، میرا دل کہتا ہے تم میرے سر آنکھوں پر بیٹھو۔ آج صبح سویرے میرے دِل نے گواہی دی ہے کہ مجھے کوئی مہمان آنیوالا ہے۔ میری قبر کی منزل آسان ہوجائیگی، تھوڑا میرے نزدیک ہوجاؤ۔ تاکہ میرے گناہ معاف ہونگے۔ حضرت شیخ نے فرمایا اس سوال کا جواب میں دونگا ذرا سنو۔

جوابِ شام ماجی

کیٛاہ دَپےٚ ریشہٕ مالہِ شیخ اَبدالَس
ژٕہ کم لاٚسَس بول زانہِ شاو
ونٛدٕہ سو کرت حقتعالیٰ ئَس
اَدہ نہ برت دنیا اک
دِتھٕ یلہ گنڈِت سلیتہ ستے
کینہ نہ زانوی سیر صد باو
بانج سٕنے تہٕ ستی مریدن گئے
مہ چھوی پنز پاٹ شام موج ناو

ترجمہ:- میں آپ کی تعریف کر نہیں سکتی ہوں میرے پاس الفاظ نہیں
ہیں۔ ریشیوں میں تمہارے برابر اور کوئی نہیں ہے۔ آپ دنیا کے شیخ کامل
ہو۔ تم انمول موتی ہو تمہاری قیمت نہیں کیجا سکتی ہے۔ تم نے اپنی
تمام زندگی خدا کی یاد میں گزار دی ہے اور تمام نفسانی خواہشات کا
قلع قمع کیا ہوا ہے۔ آپ نے اس کام کیلئے کمر باندھ رکھی ہے۔ اور
عبادت گذاری میں آپ جیسا کوئی خبردار نہیں ہے اور آپ پر تمام راز
کھل چکے ہیں۔ اے میرے رہبر مجھے بھی اپنے پیروکاروں میں شامل
کردو میرا نام شام ماجی ہے۔ حضرت علمدار نے فرمایا اے بیٹی جاؤ کوئی
فکر مت کرو ہم نے تمہیں اپنے مریدوں میں شامل کر دیا جاؤ خوش ہو جاؤ
لیکن ارشادِ خداوندی سے کبھی منہ نہیں موڑنا پھر تمہیں وہ رتبہ ملے گا جسکی
تم متلاشی ہو۔

•

کلام حضرت شیخ العالمؒ

پاٹژن وقتن سجداہ دِزی
میوٹ تہٕ مُدر خہسز نہ ذات
ماتم ہت کت دوہ دوہ دزی
دنیا اچ لادن ہز نہ ذات

ترجمہ:- پانچ وقت کی نمازیں قائم رکھو!
اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کو
نظر انداز کرنا۔ دنیا میں عجز و انکساری
سے بیٹھو اور خدا کی مکمل اطاعت کرو۔
مگر دُنیا کی پیروی نہ کرنا نہ ہی دل سے
اس دُنیا کا گمان کرنا۔

•

جواب شیخ العالمؒ شام سوجؒ کو

یہِ ہے مأج کوٗرٕ دوہ اکہِ تھکی
اَتھے دہن رگی نہکس رٕچھرزہ ژہتھ
یہِ ہے مأج ترٕوک رٕ ڈٕ زہن وَگِی
آسہِ زہِ مرگ پٔنٕ ژہتس ہنتھ

ع۱ جِسم وجان ع۲ پرایا ع۳ گھوڑا۔

ترجمہ:۔ یہ جسم اور جان ایک دِن کمزور پڑ جائے گا۔
اِس پرائے چیز پر کیا بھروسہ۔
اس نفس کے گھوڑے کی لگام سختی کے ساتھ ہاتھ
میں لے اور اپنا مرنا یاد کر کے ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت میر سیّد علی ہمدانیؒ اور حضرت میر محمد ہمدانیؒ کشمیر میں

مختلف روایتوں کے مطابق حضرت امیر کبیرؒ نے تین دفعہ کشمیر کا دورہ کیا اور آپ تیسری مرتبہ ختلان سے نہیں بلکہ ماوراء النہر سے کشمیر آئے۔ اسوقت آپ کے ساتھ سیکڑوں سادات تھے۔ اور یہ ۷۸۵ھ ہجری مطابق ۱۳۸۳ء عیسوی کا زمانہ تھا۔ لیکن اُس دور میں لکھی گئی تاریخ سے صرف ایک دورے کے متعلق شہادت تحریر ملتی ہے اور تحقیق سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ اسوقت حضرت شیخ العالمؒ پیدا ہو چکے تھے اور آپ کی عمر اسوقت تقریباً چھ سات سال کی تھی۔ نورالدین اور اسکے گھروالوں کا سید حسین سمنانیؒ کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور سید حسین سمنانیؒ نورالدین کے فکروفن سے واقف ہو چکے تھے۔ جب سید برادران کو لگام سے شوپیان تک حضرتؒ کے استقبال کے لئے گئے تو رستے ہی میں نورالدین کشمیری کا ذکر آیا ہوگا کیونکہ شاہ ہمدانؒ نے جن سادات کو کشمیر اپنے اپنے مشن کے لئے روانہ کیا تھا۔ ان میں سید برادران کا مشن اہم تھا۔ تاریخ کی سیاہی گواہ ہے کہ حضرت امیر کبیرؒ کو نورالدین کشمیری کے متعلق رُوحانی طور پر دربارِ رسالت مآبؐ سے بشارت ملی تھی۔ لہذا یہاں پہنچتے ہی سید برادران کی وساطت سے اُسکو پیش کرنے کی استدعا کی گئی۔ اور اسی لئے سید حسینؒ نے اپنے

ھ۱ حاشیہ بحوالہ سید میر علی ہمدانیؒ ص ۷۷ از ڈاکٹر سیدہ اشرف

مرید مگر ہونہار بچے کو اپنے مرشد کے آگے پیش کیا اِس ابتدائی تعارفی اور تاریخی ملن پر ہی حضرت امیر کبیرؒ روحانی طور پر یہ جان گئے کہ بچہ حضرت اویس قرنی کی امانت ہے۔ البتہ اُنہوں نے اپنے برادر سید حسینؒ سمنانیؒ کو اِس کشمیری طفل کی تربیت و سربراہی کے لئے مامور کیا۔ بعض روایتوں کے مطابق للہ عارفہ کو بھی ایسی ہی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ چونکہ حضرت کا قیام اس مرتبہ جتنے عرصے تک یہاں رہا اتنے عرصے تک شیخ نورالدینؒ اور حضرت امیر کبیرؒ کے درمیان باہمی گفت و شنید ہوتی رہی، قیاس ہے کہ آپ اس مدت میں بیشتر اوقات سید حسین سمنانی کی وساطت سے کیموہ کے اِس نورالدین کو بلایا کرتے تھے۔ اگرچہ سات آٹھ سالہ نورالدین نے حضرت امیر کبیرؒ سے بیعت کرنے کی دلی آرزو کی لیکن حضرت امیر نے کم عمری کو ملحوظِ خاطر رکھ کر نورالدین کو مرید بنانا مناسب نہ سمجھا[۲]۔ حضرت امیر کبیرؒ سلسلہ اویسیہ سے وابستہ تھے۔ اسلئے وہ اعلاناً فرماتے تھے کہ وہ روزِ محشر میں حضرت اویس قرنیؓ کی رہبری میں ہونگے۔ لہٰذا نورالدینؒ اپنے کلام میں ان صاحب سے آرزو کرتے ہیں کہ وہ حضرت کی رہبری میں ہی داخلِ جنت ہونا چاہتے ہیں۔ حضرت سید حسین سمنانی اکثر و بیشتر شوقِ ملاقات سے دریا پار کر کے اُن کے گھر کیموہ جانے تھے۔" ہمدان تا کشمیر کے مصنف علی اصغر حکمت رقمطراز ہے کہ

حاشیہ ۱ صحیفۂ نورؒ - بحوالہ غلام نبی گوہر

وادی میں قیام کے بعد جب رختِ سفر باندھنے کا ارادہ کیا تو سلطان نے سفر ملتوی کرنے کے لئے منت و عاجزی کی لیکن وہ نہ مانے اور سلطان کی درخواست پر محمد بلخی کو سلطان کو شرعی معاملات میں ہدایت کیلئے چھوڑ دیا[۱]۔ آپ ذی القعدہ ۷۸۶ھ بمطابق ۱۳۸۴ عیسوی حج بیت اللہ یا اپنی علالت کی بناء پر کشمیر سے نکل کر پکھلی یا سوات وہاں سے کافرستان کے مقام کنار پہنچے۔ وہاں کے بادشاہ محمد خضر شاہ نے آپ کو بطورِ مہمان ٹھہرایا۔ شاہ ہمدانؒ نے ذی القعدہ کا مہینہ کنار میں شاہی مہمان کی حیثیت سے گذارا مگر یکم ذی الحجہ ۷۸۶ھ مطابق ۱۳۸۵ء بعد نمازِ ظہر علیل ہوگئے اور پانچ روز اسی عالم میں گذر گئے مگر آخری دن ۶ ذی الحجہ چہارشنبہ کی رات کو چند بار پانی پیا اور نمازِ عشا کے بعد اصحاب کو بُلا کر وصیت فرمانے کے بعد نصف شب تک "یا اللہ، یا رفیق، یا حبیب" کرتے کرتے رحلت فرما گئے۔ اکثر مولفین متفق ہیں کہ شاہ ہمدانؒ وقت آخر بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کا وِرد کر رہے تھے۔ عینی شاہد نورالدین جعفر اپنی تصنیف خلاصۃ المناقب میں لکھتے ہیں کہ روزِ چہارشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۷۸۷ھ کو تابوت خطِ ختلان کی خانقاہ مبارک میں پہنچ گیا اور قریہ علی شاہ (کولاب) میں دفن کیا گیا[۴]۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا برمحل ہوگا کہ بیشتر تواریخ نگاروں نے حضرت امیر کبیرؒ کے

۳ خلاصۃ المناقب ۴ نورالدین جعفر۔ د۔ میر علی ہمدانی از ڈاکٹر سیدہ اشرف

دورہ کشمیر اور حضرت شیخؒ سے اُن کی ذاتی دلچسپی کے واقعات کو یا تو سرے سے ہی درج کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اور اگر کسی وجہ سے کوئی واقعہ درج بھی کیا تو کسی نہ کسی بہانہ تراشی سے توڑ موڑ کر ضبطِ تحریر کیا ہے۔ جسکی وجہ سے آپ اور شیخ نورالدینؒ کے متعلق مکمل دستاویز دستیاب نہیں ہوسکتی ہیں۔

ریشی نامہ بابا کمال کے مطابق میر محمد ہمدانیؒ حضرت امیر کبیرؒ کے اکلوتے فرزند تھے۔ اپنے قبلہ گاہ کی وفات پر آپ کی عمر صرف بارہ سال کی، آپ کے لائق باپ نے آپ کے لئے ایک وصیت نامہ اپنے مرید خاص قوام الدین کے سپرد کی تھی، جس میں حضرتؒ نے آپ کو ان کا نامکمل مشن پورا کرنے اور کشمیر کی سیاحت کے دوران نورالدین کشیری کی دیکھ بھال کرنے کے لئے زور دیا تھا۔ اسی وصیت کے مطابق آپ کشمیر کا دورہ کرنے کے لئے نکلے اور تین سو عظیم عالم سادات کے ہمراہ ۷۹۶ھ میں کشمیر پہنچے، جسکا کلام حضرت شیخؒ میں بھی ذکر موجود ہے اور ابجد کے حساب سے وہ بھی ۷۹۶ھ بنتی ہے اگرچہ اسوقت حضرت شیخؒ کی عمر سترا یا اٹھارہ سال کی تھی۔ وہ ایک بچے کے باپ بھی بن گئے تھے۔ مگر وہ اتنے مشہور نہ تھے کہ حضرت سید میر محمد ہمدانیؒ کو فوراً ان کا اتہ پتہ معلوم ہوجاتا۔ اور اگرچہ ۷۹۲ھ میں سید حسین سمنانیؒ کی وفات کے بعد سید حیدر اور

ھ بحوالہ صحیفہ نور جز اول

شیخ العالم کے مابین ایسے ہی خوشگوار تعلقات جیسے کہ سمنانی صاحب کو تھے، پھر بھی حالات مختلف تھے، تاہم میر صاحب کے اصرار پر سید برادران کے وساطت سے ہی اس وقت بھی سید حسین سمنانیؒ کی خانقاہ واقعہ کلگام میں آیا۔ حضرت شیخ العالمؒ کے وطن گاؤں کیموہ میں دونوں شخصیتوں کا تعارفی اور تواریخی ملن ہو چکا ہے۔ اور اس ابتدائی ملن سے ہی حضرت شیخ العالمؒ اور سید محمد ہمدانیؒ کے آپسی تعلقات کچھ ایسے استوار ہوگئے کہ یہ دونوں شخصیات دین اسلام کی آبیاری کیلئے سربکف ہوکر نکلے۔ بعض روایتوں کے مطابق آپ نے ۲۲ سال تک کشمیر کی سیاحت کی اور بعض تذکروں میں اس مدت کو ۱۲ سے ۱۸ اٹھارہ سال تک تحریر کیا گیا ہے۔ آپ نے اس مدت میں کشمیر کے بیشتر علاقوں کا دورہ کرنے کے ساتھ وہاں خانقاہیں بھی تعمیر کروائیں۔ تاریخ کشمیر[1] کے مطابق آپ سلطان سکندر کے دورِ حکومت میں کشمیر آئے تو سلطان سکندر نے ان کے ہاتھ سے بیعت لی اور انکے مرید بن گئے اور اس کے بعد ہی سلطان سکندر نے اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے بہت کچھ کیا۔ اور خانقاہِ معلّی اور جامع مسجد کو تعمیر کروایا اور ان دنوں خانقاہ معلیٰ ایک منزلہ تھا۔ اپنے قیام کے ابتدائی بارہ سالوں تک حضرت شیخ العالمؒ کے ساتھ رابطہ رکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ۸۰۲ھ میں جب حضرت

[1] تاریخ کشمیر از محمد ابن پنڈت
ھ ریشی نامہ منظوم از حکیم علی شاہ کرستور

شیخ نورالدینؒ ایک مہیب جگہ پر کیموہ میں غار نشین ہو گئے تو یہ سلسلہ جوں کا توں پڑا۔

بہ ظاہر ۸۰۸ھ میں غار کیموہ سے نکلنے کے بعد حضرت شیخؒ نے کشمیر کی پہلی سیاحت کی اور اس دوران غار کیموہ کو ہی تبلیغی ہیڈ کوارٹر کے طور پر اِستعمال کیا گیا۔

قصہ المختصر جب روپہ ون "ژارن" میں قیام پذیر حضرت شیخ نورالدینؒ نورانی قدس سرہ کو باطنی صفائی سے قطب ربانی جناب حضرت میر محمد ہمدانیؒ کی آمد کا حال معلوم ہوا۔ تو وہ اپنے خلیفوں اور دیگر کارندوں کے ساتھ کرالپورہ تک ان کے استقبال کو آئے۔ فتحاتِ کبروی کے مصنف مُلا احمد جو حضرت شیخؒ کے ہم عصر بتائے جاتے ہیں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ۲۵ ماہ رجب ۸۱۴ھ کے دن قطب ربانی حضرت میر محمد ہمدانیؒ قدس سرہ اپنے مریدوں اور دوستوں کی ایک جماعت لے کر حضرت شیخ نورالدینؒ ملا جس کی عمر اس وقت ۳۷ - ۳۶ سال تھی) سے مُلاقات کے لئے شہر سے روانہ ہوئے اور زالوشہ[۵] کے مقام پر شیخ العالمؒ اور حضرت میر محمد ہمدانیؒ کی مُلاقات ہوئی۔ یہاں اِس امر کا تذکرہ ضروری ہو گا کہ عبادتِ شاقہ اور مُسلسل پرہیزگاری کی وجہ سے (جوانی کے عالم میں ہوتے ہوئے بھی حضرت شیخ العالمؒ بہت ہی سُست اور کمزور

۵ فتحات کبروی ذ تاریخ حسن جلد سوم

نظر آ رہے تھے۔ حضرت میر محمد ہمدانیؒ نے انہیں اعلیٰ اوصاف سے پُر پاکر کچھ عظیم تبرکات پیش کئے۔ جو کہ سانحہ ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵ء میں زیارت گاہ کے ساتھ ہی ایک تاریخی معرکے میں آتشی حادثے کا شکار ہو کر شہید ہو گئے۔

ناچیز ان اندھی تالیفوں کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے بہ تحقیق تحریر کرتا ہے کہ حضرت میر محمد ہمدانیؒ نے حضرت شیخ نورالدینؒ نورانی کو ۷۹۶ھ میں کوئی خطِ ارشاد عطا نہیں کیا تھا۔ بلکہ آپؒ نے موقعہ پاکر ۸۱۴ھ میں ایک اہم اور تاریخی ملاقات کے دوران ہی "خطِ ارشاد" علمدارِ کشمیرؒ کو پیش کیا، جو کہ تبرکاً تادم تحریر خانقاہ معلّٰی سرینگر کی زیارت گاہ میں موجود ہے بہر حال ذوق و شوق، درجات و مرتبات کی باتیں ہوئیں جس کے بعد حضرتِ شیخ العالمؒ نے اطاعتِ امیر کی پیروی کرتے ہوئے بیعت لی۔ ریشی نامہ باباکمال وغیرہ کے مطابق حضرت میر محمد ہمدانیؒ اور حضرت شیخ العالمؒ کے درمیان اس طرح سوال وجواب کی محفل ہوئی ہے:-

ژٕہ تیٚہ بو کٔر گوس ⁂ فلہ رستوٗی ہر گوس
سو بر گوس بنہٕ گری ⁂ میرہ سرگوس وَن تری

ترجمہ:- چوراہے پر میں قصور وار ہوا۔ میں نے ویران خانے کا دروازہ بند کیا۔ میں نیا اُگا ہوا شاخ بے پھل گیا اور جنگل کے انتہائی گہرے چاہ میں ڈوب گیا ہوں۔ (بحوالہ درِ صُدرِ از میر غلام نبی)

اس کے بعد حضرت میر محمد ہمدانیؒ سوال کرتے ہیں اور حضرت شیخ العالمؒ نہایت عجز و انکساری سے جواب دیتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے:- اگلے صفحات پر

کلامِ حضرت (میر محمد ہمدانیؒ)

سوال: دُو وتی کراکس فرِ گوک
یام ززر گوک ہتیٖ ترے
یؤہ شہرک سوداگر گوک
کیمت جواہر کرت لارے
کوٹہ ہرکت نز گوک
یک درکار صرگہ گرے

ترجمہ:۔ اے نورُالدینؒ آپ نے شیطان ملعون کو رُسوا کر دیا۔ آپ نے اپنی جوانی کو عبادتِ شاقہ اور پرہیزگاری سے بڑھاپے میں دھکیل دیا ہے اُس سے آپ اس شہر کے سب سے بڑے سوداگر (عالم) بن گئے، ہیں۔ آپ نے یہاں پُر خطر حالاتوں اور کٹھن مرحلوں میں جہادِ اکبر کر کے بے شمار دولت (نیک عمل و ثوابات) حاصل کئے ہیں؟ جس کی وجہ سے کل آپ اس میدان کے شاہسوار ہونگے؟ اے نورُالدینؒ آپ روزِ محشر میں بہت کام آیئں گے۔

جواب: حضرت شیخ العالمؒ:۔

شوٗ بہٕ بڈگرٕ تہٕ ٹٹوٗ
شوٗ بہٕ ٹھٹھل تہٕ ناو
شوٗ بہٕ کولرٕ تہٕ ربپ ولوٗ
شوٗ بہٕ رازہ ہونزس لرٕہ کاو

ترجمہ:۔ کیسے سُست رفتار اور لاغر گھوڑا چلانے والا آدمی تیز رفتار گھوڑے کی سواری پر مامور کیا جائے؟ کیسے دریا پار کرنے والی کشتی اور لکڑی کی او کھلی کو ایک ہی مقام دیا جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ چاندی کے زیورات اور پیتل کے برتن کی قیمت ایک ہی ہو گی؟ اور عقاب کے پہلو میں کوے کو کیسے کھڑا کرنا زیب دیگا؟

سوال: کلام حضرتِ محمد ہمدانی رحؒ

زالوی پنٛش دِلو اوزاتو
خیسنہٕ گوٗر گوٗپُن تہٕ گاو
سوٗ سلہٕ شاہس شیرہ واتو
سوٗ اوزاتو درینٹ کتہٕ آو
آسہٕ چھیس ٹینٹ برتس گوبر
آسہِ طوطہ کلوتہٕ کاوس کانٹ
آسہٕ سنہال تہنزر نہٕ فلچ کوبر
آسہِ پاٛزوتَن تہٕ پاتھلِ گانٹ

ترجمہ:۔ کیچڑ کے دلدل میں تری دار جگہ پر خود ہی اُگنے والی گھاس حیوان بھی نہیں کھاتے ہیں لیکن بزرگ لوگ اسی گھاس کی رسی بنا کر اپنی ٹوپی (پگڑی) پر باندھکے اِس ٹوپی کو سر پر رکھتے ہیں، اُنکو ایسا کرنا کیسے جی میں آتا ہے۔ اے نورالدینؒ، بے شک خالی برتن آواز دیتا ہے لیکن بھرے ہوئے برتن آواز نہیں دیتے ہیں بے شک علم جاننے والے لوگ خاموشی ہی پسند فرماتے ہیں اور بے خبر (بے علم لوگ) شور مچاتے ہیں؟ بیشک خالی گھاس کافی لمبی ہوگئی مگر پھل دار درخت کی ٹہنی نیچے ہی ہوگئی۔ اور یہ نشانی بھی صحیح ہے کہ سب سے زیادہ اونچائی پر پرواز کرنے والا جانور عقاب (یا عبادت گذار) جنگلوں کا راستہ اختیار کرکے خاموش رہے گا جبکہ بے خبر اور بے عمل لوگوں کا چرچا بستی میں ہوگا۔

جوابِ: حضرتِ شیخ العالمؒ

سدِ وُندِ گار زکت
خدائیتہٕ رسولؐ زی کای
پزہ کر یاہ کرم نستہٕ
الٰلہ گنڈت زی کیای
پزہ گوراہ رٹنت
وزِ واتوک ژی کیای

ترجمہ:۔ بات تو سیدھی ہے کہ مسلمان حضرتِ نبی اکرمؐ اور خداوند کریم کے ہر حکم کی پیروی کریں اور انہیں سچے دِل سے جاننے کی کوشش کریں؟ دِن رات خداوند کریم کی عبادت کریں اور مسلمان ہر روز نماز پنجگانہ کا بندوبست کرتا رہے پھر مسلمانوں کو اجازت ہے کہ دین کے معاملے میں (راہِ حق کی تلاش میں) کسی رہبر کامل گر ڈھونڈ کر اپنا منزل طے کریں۔

سوال حضرت میر محمد ہمدانیؒ :

شیخہ جُو وونُس ہنزم ؛ چانی کرتوت براوم کیتی
بَتہٕ وُوتُک شتہٕ بوٗزم ؛ جنتس ہنزم پانس ستی

ترجمہ :۔ اے نورالدینؒ مجھے یاد رکھنا ؛ کیونکہ آپ کے کرامات اور کرتوت دیکھ کر میں نے کچھ اور ہی پایا۔ اب جبکہ میں نے آپ کو اِس دنیا میں تلاش کیا آپ مجھے وہاں جنت میں اپنے پاس ہی بلانا اور دُعا کرنا۔

جواب شیخ العالمؒ :

ژے ہوس سیت کُس کرہ مانہٕ
چھک پیرَن ہُندی دانا
ژے پت کرزہ قلبہٕ قُربانہٕ
چھک ژی امیرِ ہمدانا

ترجمہ :۔ اے میرے پیر ؛ کون ہے جو آپ کے ساتھ مقابلہ کرے گا ؛ آپ ہیں تو بزرگوں کا ساتھ ہے تم پر میں قربان ہو جاؤں کیونکہ آپ شہر ہمدان کے مُفتی (علمی بادشاہ) ہو ؛

لہ تلاش کیا

سوال میر محمد ہمدانیؒ :

گری درامتی ژے شیخہ گاژیت
بڑا نشر چانے آمتی چھ ساری
چھِ منگان ژے ہلم داریت
ژے شوٗبی عَلَم داری

ترجمہ :۔ آخر پر حضرت میر محمد ہمدانیؒ حضرت شیخ نورالدینؒ سے فرماتے ہیں: کہ اے شاہ نورالدینؒ جب ہم گھر سے نکلے تو آپ ہی کی ذاتِ گرامی نے ہمیں یہاں بُلایا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے گھروں سے ہی اِس اہم ملاقات کے شرف کے لئے نکلے اور دیکھا ہے یہاں ہم نے کہ سب لوگ مشتاق ہیں آپ کی رہبری کے لئے لہٰذا علمداری کا خلعت آپ کو مبارک ہو۔ کیونکہ آپ کے سوا (علمداری کا حق دار) کوئی دوسرا نہیں ہے۔ آپ ہی علمدارِ کشمیر مقرر ہیں۔

•

نماز پرِتھ پانہٕ وسِے
نماز وُدِس کھسَے تَر
نمازِہ اَلک تہٕ پَلک بسِے
نماز جَنتَس وَسے بَر

ترجمہ :۔ جب نماز پڑھی تو بہترین نتائج کی امید رکھو۔ نماز کے لئے بے قرار اور ہوشیار رہنے والا آدمی ہی کچھ حاصل کرسکا۔ باقاعدہ نماز گذاری سے ہی دین و ایمان قایم رہے گا۔ نماز ہی جنت کی کنجی ہے اسے قائم رکھو۔

(القرآن/الحدیث)

علم چھُ صندوُقس سوٚن ٹھاوُن
ساٗدِس سوداہ چھُ پکَن پوَے
سوداہس مَنز پوٚز پوٚز باوُن
ایمان چھُ ژونگ تہٕ رَچھُن واوَے
کلہٕ نزراوِتھ آس مالہٕ بَندہٕ
اَتھہٕ نوہ یِہی سہٕ اَکہٕ کتھے
تتہٕ تتہِ آسکھ کوت شر صندہٕ
صاحب چھُ اَکُے یتہٕ کیاوُ تتہٕ

ترجمہ :۔ علم کی دولت ایسی ہے کہ گویا صندوق کے اندر سونے کی ٹکیاں ہیں۔ جس سے صاحب علم کسی بھی وقت زیادہ سے زیادہ نفع کما سکتا ہے۔ لیکن سوداگری میں اسے سچ ثابت کرنا ہی ہوگا ایسے کہ ایمان کے چراغ کو ہوا کے جھونکوں اور بجھنے سے بچانا ہوگا۔ سر جھکا کر اور انکساری سے بندہ بن کر رہو۔ ایسا کرنے سے ہی اسکا دیدار کرو گے نہیں تو وہاں اسکے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ جان لو کہ خداوند کریم یہاں بھی وحدہ اور لاشریک ہے۔ (مولانا رومیؒ)

ہوٗن چھُ گوٗمُت کھوٗہَس
پاک کَتہٕ سَپدی پانٕ
دوٗگ چھُک دِوان توٗہَس
کیشاہ چھُک چھانٕز نادانٕ
گژمُت چھُک ہِلہٕ وان دوٗدَس
کھینَس یَژی نہٕ وانٕ

ع۱ کنواں۔

ترجمہ:۔ جیسے کنوئیں میں کُتّا گِر گیا ہو۔
وہ پانی ــــــ کہاں سے صاف ہو گا۔
چاول کے بدلے، تو چھلکوں کو کوٹتا ہے۔
کِس قدر تم کم عقل ہو۔
گندی چیز بدبودار چیز دودھ میں مِلاتے ہو، کیسے
کوئی یہ دودھ خریدے گا۔؛

پلناہ کرٕم ڈیوٕہ کُن وَلتے
یِمہ دُنیاہَن کرُوم راتہٕ موغل
کاوَ تہٕ گانٹہٕ کرٕہ ہم بَلتے
شیٕمتھ گیہٕ راچھوَ کوٗر ہم غَل
شاہَ پَر تھکِم زَزرٕ نہٕ کھوٗتہٕ
سوٗنَس روٗدُم نہٕ کاژُن موٗلَ

ترجمہ:۔
میں نے بہت کوشش کی تاکہ میں اس دنیا کی زندگی کچھ حاصل کرسکوں مگر یہ مجھے بے وفائی کر گیا اور مجھے ایسا کرنے کُ م.ق. نہیں ملا۔ کوے اور چیل مجھے کھا گئے انہوں نے مجھے بوٹے اٹھائے اور گرا دئے مجھے شور شرابے پریشان کر گئے میرے شاہی پر کمزور ہو کر تھک گئے اور سونا ہو کر مجھے کانچ کی قیمت بھی نہ ہوئی۔

لۆبہٕ[1] تہٕ مۄہہٕ[2] مَدٕ[3] ہیۆن کارَس
گُنگم ڈارَس وَیم نہٕ پأنی
دنیار سوریم سودا گارَس
چھۆن بازارَس کیاہ بہٕ وأنی

۱ دُنیا پرستی ۲ حرص وطمع ۳ غرور۔ نخوت

ترجمہ:۔ دنیا میں آکر دنیا پرستی کرنے والے لوگ طمع نے اپنی گرفت میں بند کرکے مغرور بنا دیئے۔ اب لوگوں کے زعفرانی کھیتوں کو پانی کا اثر نہ ہوگا۔ لیکن دُنیاوی شخصیتوں نے خواہ مخواہ اپنی جان و مال تباہ کرکے حاصل کچھ نہیں کیا، اب جبکہ وقت آگیا تو یہاں اِن کا بازار خالی پڑا ہے جس کے لئے دوکاندار کی ضرورت ہی نہیں رہی یعنی وقت گذر کر پھر آنے کا اِنتظار کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

زَزٕرِی تھَپ گیٚم عمرِہ سَبزارَس
یاوَن یارَس کِتی کرٕ وأنی
آخر ژٕمہٕ وو سأری مَزارَس
نارَس وو نی کَتہِ سارَس پأنی

ترجمہ:۔ حضرت شیخؒ کہتے ہیں کہ میری سرسبز عمر کو خزان کی ہوا لگ گئی۔ اب اُس شفیق جوانی کو کیسے پھر پاؤں۔ آخر سب کو قبرستان میں جانا ہے کیوں نہ آج ہی عمل سے اپنا بچاؤ کروں۔ وہاں آگ کے شعلوں کو پھر کیسا پانی لگا کر بجھا دونگا۔

•

ژُور ژامَو لالہٕ انبارَس
موختہٕ رِیونم بوکہٕ کیہو دوٚژھے
مُہِتھ ژوٗلُم وونی کتو لارَس
یارَس دِزِہم اَند مزارس وۄنی

۱ مٹھی ۲ بھری مٹھی

ترجمہ: لاشیٔ آگئی مجھ میں کہ عبادت کو ایسا لوٹا
مجھے ایسا بودہ کر گیا کہ کچھ نہ بن سکا یقین کرنے
کے لیئے قبرستان کو دیکھو کون کون ہے اس میں۔

نصر بابہٕ زُو چھُم شمع زَن تارَس
نصر بابہٕ زُو چھُم دماہ پینچہٕ پوٚژھی
زُوس پژھ کرِی زِنہٕ مَکارَس
یارَس دِزِہم اَند مزارَس وونی

ترجمہ: نصر بابا زندگی ہے کہ جیسے جلنے والی شمع۔
نصر بابا جان ہے کہ آیا ہوا مہمان۔
جان ہمیشہ رہنے والی نہیں۔ کہ ہمیشہ رہے گا کھلا جھوٹ۔
اللہ سے لو لگا کے مرے ہوئے جانوں کو دیکھو
کہ جو مر کے قبرستان پہنچ گئے۔

وأنی چھِم بہِتھ مثر بازارس
دُکاندارس کیثاسنابوٚہ
دَرِہ گوٚم اَپارِ رَز ژھینِم تارَس
یارَس دِزِہم اَندمزارس ووٚتی

ترجمہ :- اگر اِنسان کا ذہن دنیا میں لگ گیا تو ایسا ہوا کہ دوکان کے سامنے ایک بیڑی والا اور لگ گیا۔ جان کنی ہوئی یعنے دھڑکا لگا اور جان نکل گئی یقین نہ ہووے تو قبرستان کو دیکھ کر یقین آئے گا۔

صُبح وَقتَن فرِشتہٕ وَسَن
آدمَن دَپَن ژھِوٕ شیٚیہٕ
زَل ہِم چھاوَن کَل ہِم کاسَن
تِم ییٚتہِ کھوتہٕ نتہِ آسَن شیٚیہ

(نورنامہ بابا نصیب الدین غازیؒ)

ترجمہ :- صُبح کے نازک اور نادر اوقات اوقات ہیں فرشتے اُتریں گے، وہ نیک بندوں سے کہہ دینگے کہ امیدیں قائم رکھو۔ پس جو لوگ گناہوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو صاف کردیں گے تو وہی لوگ اُس دُنیا میں، اِس دُنیا کے نسبت اعلیٰ مقام حاصل کریں گے۔

فوٗل ہے ووٚک دہ فٔلی بوٚیئے
دوٚلت برتل وٚبرِہ نہٕ زاہ
خوداے دِژ خرچِنس کِتیٚ
نیکی کرکھ راوِی نہ زاہ

(ریشی نامہ باباکمالؒ)

ترجمہ:۔ اگر ایک دانہ بوؤ گے تو دس دانے نکل آئیں گے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے جاؤ۔ تو پھر دولت ختم نہ ہوگی۔ آخر اللہ پاک نے خرچ کرنے کے لئے ہی عطا کیا ہے۔ یاد رکھو نیکی کبھی رائیگان اور ضائع نہ ہوگی۔

(القرآن/الحدیث)

سوٗ نٔدرِ میٔہ کامہٕ دِیوٗن چھاوگوم
یا وُن یام گوم پوٚشن موٚتیٚ
ساگرٕک شیٖن تہٕ وٚولرٕگ واوگوم
مُہنِتھ ٹھگ گوم واٚژرٕس کوٚتی
دوٚ لگہٕ بُہتھ کٔنہِ تہٕ توٚہ گوم
غرٖیبس دوٚہ گوم وہرٔسؔ اوٚتی

(ریشی نامہ باباکمالؒ)

؎[1] ایک سال کا

ترجمہ:۔ میرے اِس خوبصورت وجود کو دھوکہ لگ گیا کہ جب میری جوانی دُنیا پرستی کی طرف مائل ہونے لگی۔ بیابانوں پر پڑنے والی برف اور دریائی طوفان نے مجھے تب پریشان کر دیا۔ جب میں جعلسازوں کے بہکاوے میں آکر اپنے راستے سے بھٹک گیا، جس سے میری تمام عمل رائگان ہوگئی۔ مجھے کوئی کام حاصل نہ ہوا ہوگا، جب مجھ غریب کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگیا۔

مالِ چھُ دُنی باہ ڈیشتھ اَشنِہ

تہِ کُس زانی زیئے نُوندکُس یوے

غُریبی چھے کھُٹتھ پَکان سَنزِ

یُس نہٕ کانٛچھی زہن سُوکَس بوے

ترجمہ:۔ مال و دولت آدمی کو اندھا بنا دیتی ہے۔ اور اِس سے نیکی کی پہچان مُشکل بن جاتی ہے اگرچہ دولت سے کوئی عزت پاتا ہے لیکن کوئی بے عزتی بھی اس سے پاتا ہے۔ غریبی کی مثال قناعت داری ہے۔ یعنی کم کھاؤ غم بھی کم پاؤ۔ جس سے دینے اور لینے کی فکر نہیں رہتی ہے۔ جس نے دُنیا میں خداوندکریم کے احکامات کی اطاعت نہ کی اس کے لئے دُنیا اور عقبیٰ؛ قدر نہیں۔ (القرآن / الحدیث)

کرِی توَ کرٛیہ نہٕ بہتو پینٛزِ جے

مۄرکھُو بوزی توَ سَنجہِ وَتھ

عاشقو پلَتو پوُ نہٕ کُنجے

یاوِنی مَدس ژُلی رَجہِ دِتھ

ع۱ ذِکرِ حق ع۲ غم

ترجمہ:۔ عبادت کرنے کے لئے تنہائی ضروری ہے۔ پس اگر تم اِس کام میں ناخواندہ بھی ہونگے تو کوئی فکر نہ کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔ لیکن یہ تب ہی مُمکن ہے کہ جب تم مستی اور جوانی کے دنوں میں تنہا ذِکرِ حق کے دوران سختیاں برداشت کروگے۔

ذَ زُر ژام ہنگری
وَیُس نہٕ کھَنڈ نابَد تہٕ شَکرِ ی

سُی رَنگرُ ہَبا وُچھان پرٛتھ گرٛی
یُس کرٕ ہینٛ نِس تھانَس چھوٚٹ کرٛی

۱؎ سفید

ترجمہ :- جب میری عُمر بڑھاپے
میں پہنچی تو میں کمزور ہوگیا۔ پھر
کسی چیز میں شکر ڈال کر بھی لذت
نہ پائی لیکن میں اسی رنگ ساز کو
ہر وقت چاہتا رہا جو کالے کو سفید
بنانے میں ماہر ہے۔ یعنی خُدا کی عبادت
کرتا رہا کرتا رہا۔

آے تہٕ بیوٚنٕ گژھو تہٕ بیوٚنٕ
بُنِس کھوتہٕ تہٕ یوٚنٕ جان

یہ دوَے آسہٕ ووٚندس کُنہٕ
نَتہٕ زہنہٕ کھوتہٕ نہٕ زیوٚنٕ جان

(ریشی نامہ)

۱؎ زمین ۲؎ زمین ۳؎ پیدا ہی نہ ہونا

ترجمہ :- زمین سے پیدا کیا گیا اور ہمیں زمین کے
اندر ہی جانا ہوگا۔ اس زمین سے بہتر ہے
(عجز و انکساری) کیونکہ دُنیا میں آکر خُدا کی قدرت
کا خیال کرو کہ ہم کہاں سے آئے اور کدھر جانا
ہے اور کرنا کیا ہے۔ اگر ایسا نہ کروگے تو جان لو
کہ ایک دن تم یہ کہدوگے کہ ہم پیدا ہی کیوں ہوئے
(القرآن / الحدیث / حضرت نظام الدین اولیاؒ)

بٔنِس سِتی نہٕ کم بوٚہ[1] نٔس
بٕوہ نٔس کرٕنس گرٕشِھتھ باو[2]
موٗل ییلِہ چھُوٗ[3] ہنس مُہرِ سو نٔس
اَدہ کٕم بٕوہ نٔس تہٕ کھُٔتھ باو

[1] پیداوار [2] قیمت [3] کم ہونا

ترجمہ:۔ جب خُدا کی یاد کروگے تو قیمت بھی پاؤ گے یعنی جب 'عمل' جمع کی جائے گی۔ تو اس کا فائدہ بھی اچھا ہوگا۔ اگر عمل اتنی ہوگی کہ کچھ خرچہ کرنے سے اس میں وزن کم ہوگا تو پھر اس کا قیمت بھی کم ہی ملے گا لیکن جب عمل اتنی زیادہ ہوگی کہ کچھ کم کرنے کے بعد بھی موجود ہی رہے تو یقیناً اسکی قیمت بھی دوگنی ہوگی۔ (القرآن)

رٔود میوٗکھ فلٕس تہٕ جہٕٹس[1]
ماز میوٗ کھٹہٕ چھُتِہ کٔٹس[2] آسی
رٔس میوٗکھ بٹس بیتھ سٔس[3] میوٗکھ کٹس
نِٔندر میٹھ درالدٕ[4] کٹس آسی

[1] زمیندار [2] صحت مند بھیڑ [3] سوکھا ہوا گھاس [4] بدبخت

ترجمہ:۔ بے شک وقت کی بارش زراعت فصل اور زمیندار کے لئے رحمت ہی ہوتی ہے۔ جیسے میٹھا گوشت صحت مند بھیڑے کا ہوتا ہے، جس طرح پنڈت لوگ تری دار غذا پسند کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح خشک گھاس بھیڑے کو میٹھا لگتا ہے اور غافل لوگوں کو نیند سے محبت ہوتی ہے۔

نصب العین زٕنٛس دٕوٚر پیٚنکھ انجام

مُلہٕ چھِ خوشحال دٔعوَتہٕ سالَس
شیٚخ گٔیہٕ مالَس تہٕ مانٛچھس مِتی
صوٗفی ژھٔرِ قرہٕ روٗٹ لَنٛز دِتھ آلَس[1]
کھیوٗن کالَس پانٛژوٗ مازٕ کنہٕو بتی
اکھ تہٕ گیٚنٛثان کوٗرٕ لگٕ ژھکھ کالَس
کاٗسرِ تہٕ نفس ہیوٗک نہٕ رٕٹتھ بِتھٕ

۱ محنت چھوڑ کر ۲ غور و فکر کرنا۔

ترجمہ:۔ دُنیاوی دولت، جاہ و حشمت حاصل کرنے والے مُلّا لذید کھانے، دعوتوں اور ہدیوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ بوڑھے لوگ جو دُنیا پرست ہوتے ہیں وہ مال و دولت اور شہد جیسی میٹھی غذاؤں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ صوفی، خدا دوست اُنہوں نے نفسانی خواہشات پر قابو پایا اور خدا کی راہ کو پکڑ لیا۔ دُنیا پرستوں نے گوشت اور میٹھی غذا سے پیٹ بھرنے کو عبادت سمجھا۔ بہت کم لوگوں نے دین محمد رسول اللہؐ کی طرف دھیان دیا۔ اور کسی نے بھی دُنیا پرستوں میں سے نفس کو قابو نہ کیا۔ کیونکہ نفس کا گھوڑا بہت ہی مست ہے اور اس کو قابو کرنا آسان کام نہیں ہے۔

مُلہٕ چھِ مشیدَن اَچھ دٕروٗ
بِہِتھ بَٹہٕ پٔچھ پوتلَن پٔتھ
ساسہٕ منٛزٕ اکھاہ دٕروٗ
نتہٕ سارِنی شیطان گوہتھ

ترجمہ:۔ مُلّا لوگ مسجدوں میں ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ جس طرح پنڈت لوگ مورتی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں میں سے ایک نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور باقی سب کے سب شیطان سے ہار گئے۔

مَلہٕ ڈیٹھِم مۄشی کھوان
ہاکَس دَپان یہٕ چھُ کُچھ
باکر کھوان ڈاکر ترٛاوان
مُشیدِ دَپان بیتہٕ چھُ یُچھ

ترجمہ:

حضرت شیخ العالمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اِن مُلّا لوگوں کو بھینس کا موٹا گوشت کھاتے دیکھا۔ اور یہ ساگ کو گھاس پھوس کا نام دیتے تھے۔ اور روزمرہ لذایذ پرلُطف نعمتیں کھاکر یہ لوگ نہ بدنظمی کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ہی خداوندِ کریم کا شُکر یہ بجالاتے ہیں۔ اِس کے برعکس یہ لوگ مسجد کی طرف نہ خود رُخ کرتے ہیں نہ دوسروں کو دین کی خدمت کرنے کا درس دیتے ہیں بلکہ یہ لوگ مسجد کی جگہ کو بھوت کی جگہ پر ہی ترجیح دیتے ہیں۔

مَلو چھلکتہٕ مَلو چھوکک
مَلو ڈیوٗ ٹھ مے نہٕ علمُک ناو
مَلو تَتہِ یوٚ نہٕ بر تَل ڈوکک
مَلو لَزراوٗ تھ مَلہٕ ناو

ترجمہ:

دراصل زُہدگر لوگ نِت نئے کپڑے پہن کر اپنی تشہیرِ عام کراتے ہیں۔ جبکہ میں نے اِن مُلّا لوگوں کو حقیقی علم سے بہت دُور ہی پایا۔ یہی زہدہ گری کے متوالے کبھی بھی اصلی علم و عمل پر سے پردہ نہیں اُٹھاتے؛ بلکہ اِس کے برعکس اِن لوگوں نے اپنے نام و کام کو داغدار ہی بنادیا ہے۔

مُلہٕ ڈیشِتھم کنہٕ کبأرِ
ریشن ہیتھ دأری کانٹ
مُلن ہِشَرن کَتھن پأری
چھِ اَپزی یارِ کیشاہ ٹھٔوی زِ بڑانت

ترجمہ:

ان زُہد گروں کو میں نے سب سے زیادہ باتونی
پایا اور یہ لوگ خدا پرستوں کو ستانے کے
پیچھے پڑے ہیں۔ واہ رے مُلا تیری بے اثر
بکواس پر قربان ہوجائیے۔ تم تو جھُوٹے ہو
تمہاری باتوں پر کون بھروسہ کرے گا؟

•

عِلم چھُی بوڈ تہٕ مُلہٕ چھُک دانا
جبرٔ یے یتھ شنا کیہُو
عارہٕ روس وُچھمک تورِ روس چھانا
وَرہٕ ہوُل اَرخِلی گَنٛنا ہیُو
اَسہِ ییتہِ دَ یے سُنٛد رچھو پناہ
فقیر کوہٕ گوُی کانا ہیُو

ترجمہ:۔ اے مُلا آپ عقلمند بھی ہیں اور باعلم بھی۔ لیکن
جو علم حاصل کیا ہے، اِس میں سے توکسی بات پر عمل
بھی کیا کرو۔ ورنہ آپ کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ
تم بے انصاف ایسے کاریگر ہو جو دوسروں کے امانتوں
کی قدر و قیمت نہیں جانتا ہے۔ جیسے کہ تمہاری مِثال
جنگل کی اُسی ٹیڑھی لکڑی سے ملتی جلتی ہے؟
ہم لوگ اِس مسجد میں خُدا کی عبادت کرنے آئے تھے۔ لیکن
آپ کو ہمارا یہاں آنا برداشت نہ ہوا، ایسے کہ جیسے
آپ کے جسم میں تیر جیسا لگا ایسا کیوں ہوا آپ کو؟!

•

شداد فِرعون لاگتھ روٗدی
اَپُز دِوان درویش ناو
یِم سوٗرے تژاُوِتھ رَس بَتَس پَتھ موٗدی
یِم داروٗک سوٗن ناژ دڑاو
مَلہٕ ہے ڈیٖزی مولوی رومیؒ
نتہٕ مَلہٕ ڈیشتھ پَرِی زِہ استغفار
صَندرَس تار دِتےٗ تِمَی
پانَے پانَس سپُن یار

ترجمہ:۔ یہ لوگ شداد اور فرعون بن کر یہاں رہے اور خوامخواہ اِن لوگوں نے اپنے کو خُدا دوستوں کا نام دیا۔ دراصل اِن لوگوں نے احکامِ الٰہی کو چھوڑ کر لذیذ غذاؤں کو ہی بہتر (غنیمت) سمجھا ہے۔ ورنہ یہ لوگ کم سے کم شرم تو محسوس کر سکتے تھے جو کہ اُنہوں نے سرے ہی سے ہی چھوڑ دی ہے۔ ہاں اگر حقیقت میں مُلا (عالمِ دین) ہو سکتا ہے تو وہ ہے مولوی رومیؒ، ورنہ اِن زہدگروں کو دیکھ کر فوراً کلمہ استغفار (شر سے پناہ) پڑھنا چاہیئے کیونکہ مولینا رومی نے خود معرفت کے سمندر کو پار کیا اور دوسروں کو بھی یہ صاف راستہ دکھایا۔

علم پَران معاشکہٕ ہوسہٕ ٭ ژھلس زاگان اُکس اَکھ
چھوی تِم آسان مالکِہ سہٕ ٭ مہمان ڈیشتھ بِوان ژکھ
اَدہٕ چھک گُمان اُسی چھ خاصہٕ ٭ تتہٕ مو موکلن ساسہٕ منزہ اَکھ

ترجمہ:۔ تم علم پڑھتے ہو اِس لالچ میں کہ تم اپنے نفسانی خواہشات کو پورا کر سکوگے۔ اس کے حصول میں ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ہو۔ اپنے آرام و آسایش کی فکر میں ہو اور مہمان کو دیکھ کر غصہ کا اظہار کرتے ہو کیا تمہیں پتہ ہے کہ ایسا کرنے سے تم اچھا کرتے ہو اور خدا کے ہاں تمہاری کوئی پکڑ دھکڑ نہیں ہوگی۔ یاد رکھو وہاں تم جیسے ہزاروں میں سے ایک کو بھی نجات نہیں ملے گا (بابا کمالؒ)

کوٗر دوٗ رسولؐ خدائیں زائے ٭ سو کوٗر زیٖنہٕ آیہ عالمس شوٗب
حضرت شاہسٕ باگتہٕ آئے ٭ تس اکھ زائے زٕہ آب روب
ناو تَس حضرت فاطمہؓ آئے ٭ وَندَس زوجان تی چھم لوٗب
(نورنامہ بابا کمال)

ترجمہ:۔ ہمارے پیغمبر صاحب صلعم کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی اور اس بیٹی کے پیدا ہونے سے دنیا میں بول بالا ہوا۔ وہی لڑکی حضرت شاہ ولایتؓ کے ساتھ بیاہی گئی اور اس کے ہاں دو شہزادے پیدا ہوئے اسی بیٹی کا نام حضرت فاطمہؓ ہے۔ کاش میری جان اس پر نچھاور ہو جائے اور میری یہی تمنا ہے

سنہٕ ویلو ویلو وولو ٭ نیٖمی دوپے ژٕہ تو
الحمد، قل ہو اللہ التحیاتو واہ زوو پایس پیتو

ترجمہ:۔ ذرا سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے زندگی گزارو، ہوشمندی سے کام لو، الحمد، قل ھو اللہ اور التحیات، ارے میری جان۔ دُنیا میں رہتے ہو اِن پر دھیان دو اور غور و فکر میں رہو۔

وۄ نَدٕس کلمہٕ چھُی دٔے رُٹٕھ پَناہ
میوٕہ رٔوس ڈیوٕنٹھٕکٕ دَتاہ ہیٖو
صاحب پانٔے اَسی سوزی خانا
پانٕہ کھوتہٕ بیٚٲکھ زان داناہ ہیٖو

ترجمہ:۔ اگرچہ دل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلمہ دکھایا ہے لیکن آپ بے پھل لکڑی کی ٹہنی ہی مجھے نظر آتے ہو۔ ہم جنکی عبادت و اطاعت کرتے ہیں وہی ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کرے گا، لیکن آپ کو چاہئے تھا کہ اپنے آپ سے دوسرے کو ہی بہتر سمجھے؟

خانَن
ہِشدِہن روبہٕ خانَن
جانَن
دٔپان ییپارِ گرٕژھ
سۄندرٕہ ڈینٛچھمَ ہُرِ دِہٕ ناوَن
ژٕمرٕ یوٚ رِتیٚن ڈُوان لَژھ
نَتہٕ از ڈینٛھِمٕ کیٚٛ وۄہ ناوَن
نصرہؒ بابہٕ سٕئے وُچھٕہٕ وُچھیٚہ گژھ

نورنامہ نصیب الدین غازیؒ
نورنامہ باباکمالؒ)

ع۱ کھال۔ چمڑا۔ ع۲ رُوائی

یہ کلام بہ ظاہر ایک کرامات ہی بابا قطب الدین (کٕرت پنڈت) نے فریر کیا ہے، جیسے حضرت شیخ العالمؒ بابا نصرالدین کو مخاطب فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ میں نے دیکھا کہ کل ایک رنگین و دلکش محل خانے میں جانے والے ایک نیک بخت انسان کو اندر آنے سے روکا گیا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ اِس محل خانے کے صحن کی صفائی چمڑے سے کرنے والی خوبصورت لڑکیاں کوئی گیت گن گنا کر گا رہی تھیں۔ لیکن آج (چلہ کشی کے بعد) دیکھتا ہوں کہ ٹھیک اُسی محل خانے کی بنجر زمین پر کچھ لوگ (رُوائی) کی کاشت کرتے ہیں، اے بابا نصرالدینؒ میں نے دیکھا اب تم جا کے دیکھ لو۔

وَسِتھ عِزرائیل دیاوِہ پیز نگتو،
کَڈِتھ نِنیَم ٹاٹھ زُوا ہی
ہَر دَم صاحِبَس مِہراہ مَنگتو،
شوبَنگِہ پَر تو رَحَم یا الٰہی

ترجمہ:۔ ملک الموت آئے گا اور مجھے لڑکھڑائیگا۔ اور میری جان جسم سے چلی جائیگی۔ ہر وقت خدا کی رحمت کے طلب گار رہو۔ صبح سویرے خدا کی رحمت کے لئے پکارو۔

نیِن ہیلِہ پَتہٕ لُکھ رَنگَن تو،
کینہہ رِونتہٕ کینہہ کَرَن داد خاہی
تژ آیِتھ پَن تَتہٕ جاے یِتہٕ تنگتو،
شوبَنگِہ پَر تو رَحَم یا الٰہی

ترجمہ:۔ موت کے بعد لوگ تبصرہ کرینگے، کچھ لوگ کہینگے اچھا تھا اور کچھ لوگ کہینگے بُرا تھا۔ تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ کے آئینگے خدا سے رحم مانگو۔

نٔکیر تہٕ مُنکر وَسَن کنگتو
ناڑو دۄ بُوسہٕ دِزَم فرآہی
خرخش بۄل کرَن وۄلنگتو
شۄبنگہِ پرَتوَ رحَم یا الآہی

ترجمہ :- نکیر اور مُنکر کھڑا ہونگے
اور مجھ پر آگ کے ڈنڈے
برسا ئینگے۔ میرے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے بنا دینگے۔
تو خدُا سے رحم کی اُمید رکھو۔

•

وَسَن جوابَس راُٹزلَہٕ نتو
کیاہ کرَہ گوناہ گار چھُس رۄسیاہی
کُنیٕ ہی پیٹرُن دِزَم دڑ نگتو
شۄبنگہِ پرَتوٗ رحَم یا اِلاٰہی

ترجمہ :- جواب دینے کے لئے زبان کو
طاقت نہیں ہوگی۔ گناہ کار کی
صورت اُس کے کئے ہوئے گناہوں
کے سبب کالی پڑ گئی ہوگی۔ اپنی کرتوت کا
بدلہ اکیلے کو لینا ہوگا۔ زور زور سے
خدا کا نام لیکر اُسے رحم کی درخواست کرو

•

پاپ تۂ پُن تولَن پار سنگتوٗ
کِتھۂ زانہٕ کوٚر کُن گژھِ ہُرہ راہی
دِ نَم جنّت کِنہٕ نارہ زالنَم کنگتو
شوٚ بنگہٕ پَرتو رَحَم یا اِلاٰہی

ترجمہ :- میرے گناہوں کا پلڑا
نیکو کاروں کی نسبت بھاری
ہو گا، کیا کروں وہاں کس طرح
اِس کمی کو پورا کیا جائے۔
نہ معلوم میری کرتوت مجھے
جنت میں لے جائیگی یا مجھے
جہنم کی دھکتی آگ میں جلنا
ہو گا۔ خدا سے چیخ وپُکار کے
ساتھ رحم مانگو۔

رَن پُلِ صراطَس روز نَم نہ زَنگتو
کیاہ تَرِہ اوٚن، روٚن، لنگاہی
تَنَنہٕ کوٚرُم نہٕ تلاش دَر نگتو
شوٚ بنگِہ پَرتوَ رَحَم یاَ اِلاٰہی

ترجمہ :- پُل صراط پر چلتے چلتے میرے
پاؤں کانپ اُٹھینگے اندھا لنگڑا
یا معذور اِنسان پُلِ صراط پر نہیں چل
سکے گا۔ میں نے دُنیا میں رہتے ہوئے
اِس سفر کا سامان نہیں بنایا۔ اب صرف
خدا سے رحم وکرم کی فریاد کے بغیر کوئی
چارہ نہیں۔

ہاوِ ییلِہ دیدار کاسِہ زَنگتو
کلمہِ تمجِید دِیِہ تَتہِ گواہی
نوندؒ عرض تھوٗو اَز شبرِنگ نو
شوٗ بنگہِ پَرتو رَحم یا اِلاہی

ترجمہ: جب وہ اپنا دیدار دکھائے گا
تو سب دھول مٹ جائے گی وہاں
اِس بات کی گواہی کلمۂ تمجید دے گا
ارے نندہ ریشی رات دن زبان پر
یہی التجا رکھو اور کوئی چالاکی نہیں
چلے گی صرف خدا کی رحمت کے لیے
پُکارتے رہو۔

کوٗنگ چھُی گاسہِ زِمین سوٗناہ
بندہ جَنَت ہے گژھی کرِیہِ کر
سوٗرگس بَرِ پٹھ ورزِتھ توبا
سُہ ہیَا سوٗرگہ کُی گاشُر
بُرگَن سارِنی لیکھتھ کُلماہ
لَنجہِ چھِس سوٗمہِ گوڈَس زَر

ترجمہ:- ارے اِنسان زعفران کیا چیز ہے قیمت اگر ہے تو زمین کی جس میں یہ سب چیزیں آگئی ہیں، (اگر تم جنت پانا چاہتے ہو تو عمل کرو۔) جنت کے دروازہ پر ایک درخت لگا ہوا ہے جو جنّت کے نوُر سے چمک رہا ہے۔ اس درخت کے تمام پتوں پر کلمہ لکھا ہوا ہے اِس کی ٹہنیاں بیانہ قد اور اس کا تنا سونے میں ڈوبا ہوا ہے۔

کلمہٕ گژھہِ شعوٗرِی طور پرٛن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صُیٖح کوٚرُم
وُجی کوٚرُم پَنُنٕ پان
وجوٗد ترٛاوِتھ موجوٗد سوٗرُم
ہُرِ موکھٕہِ دُچھُم پَنُنٕ پان

ترجمہ:۔ میں نے ذاتی تجربہ کرکے خُدا کو لاشریک پایا۔ لیکن یہ مقام مجھے تب مِلا جب میں نے اپنے آپ کو جلاکر راکھ بنایا۔ ظاہری دنیا کو چھوڑکر اصلی دنیا تلاش کرنے کا راستہ پایا۔ تبھی میں وہاں پہنچا جہاں زماں و مکاں کی بندش نہ تھی۔ (القرآن، الحدیث)۔

موٗلَن تَل چھُس ناگرا داہ
صاد تَنِتھ نابَد قند شکر
بند یوٚد کرٛ بہٕ ہُندچھُ مُرا داہ
دوہ کھوتہٕ دوہ ریاضت کر
لال یاقوت زمرد کِناراہ
تَنتہِ چھُ کَنہٕ کَنہٕ گوٗہر

ترجمہ:۔ اُسکے جڑوں کے نیچے پانی کا چشمہ ہے۔ وہ پانی نبات اور شکر کی مٹھاس رکھتا ہے۔ ارے بندہ اگر تم نیک کام اور یادِ خدا کرنا چاہتے ہو تو دن بہ دِن خدا کی عبادت کرنے میں اضافہ کرو۔ وہاں لعل یاقوت اور زمرُد کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور پتھر کا بدلہ وہاں جواہر ہیں۔

پنہٕ ناوِ بنٛدَن گوٗ ناہ گوٗناہ
کراو بکھ لَعلَن ہنٛدی اَنبٔر
گرٕی شَن وُگی آسَن داناہ
دَرشَن ہاوِتھ کاسِنکھ زَر

ترجمہ:۔ خدا اپنے نیک بندوں کو قطار در قطار بٹھائے گا اور جواہرات کے انبار اِن پر نچھاور کریگا۔ دانا لوگ تڑپتے ہونگے اور خداوند کریم اُن کو اپنا جلوہ دکھا کر تسکین دیگا۔

وُچھنہٕ روٗستی مَنن گوٗرتے
ژٔ یہٕ پژر آرِتھ گوٗر چھے
یہٕ گوٗر وینٛزِتھ کزِہ سلسے
موٗلُل لال کاژس کُنتھ

ترجمہ:۔ دیکھے بغیر لحد کا دھیان رکھو، یاد رکھو قبر تمہارا اِنتظار کر رہی ہے۔ قبر کی منزل بہت طویل ہے۔ تم نے دُنیا میں نیک اعمال کی طرف دھیان نہ دیکر قیمتی لعل کانچ کے بدلے بیچ ڈالا۔

آہن پَنُن پرَتوِ حق پیوم
ہیُوی وہندُم گٹہٕ تہٕ گاش
کُنُے حرف اکُی سبق گوم
وَنہٕ ہا نوّن تہٕ کتھ گژھہِ فاش

ترجمہ :- ابتداء میں مجھے خداوند کریم کی
مہربانی نصیب ہوئی، مجھ پر ہر ایک
کیفیت عیاں ہوئی اور مجھ سے کچھ بھی
پوشیدہ نہ رہا۔ ایک ہی حرف پڑھنے
سے مجھ پر علم کے دفاتر عیاں ہو گئے جو
کچھ علم پڑھنے سے ملتے ہیں مجھے مل گئے
میں اب بتانا مگر کہنے کی گنجائش
نہیں ہے۔ راز فاش ہو جائے گا۔

اَلموٗت یاتی بوٗزتھ نہٕ زٕرہ یٔے
والقبرَ صندوق العمل چھُے گواہ
گُل گیٚم بَرہ یِتھ یاوٕنہٕ ہِٹر یٔے
تُل کھوٗ تُم تزکرٕہ تہٕ ژیٚونُم نہٕ زاہ

ترجمہ :- موت لازمی عمل ہے
مجھے کیا برداشت ہوگا قبر کو
کیفیت اس کے لئے شاہد ہے۔
میری عمر کے دن اب گزر گئے
میری موت بالکل قریب آچکی
ہے۔ مگر مجھے اس کا کوئی احساس
نہیں ہوا۔

بُل گیُم پا ثشر وَکھ نَفسہٕ با ثبرِ ے
نوٗل چھِم پڑاران کر واتہِ کیٛاہ
اِذاجَآءَ اَجَلھُمْ یِلہٕ آشکار کرَیٖ
نہ رَوزَن خیمہٕ کُنہٕ نَہ خرگاہ

ترجمہ:۔ میرے نماز ادا کرنے کے
اوقات ضائع ہو گئے میرے من
میں "نول" اِنتظار کر رہے ہیں کہ
کب کیا ملے گا۔ موت جب آشکار
ہوگی تو دُنیا کی جاہ وحشمت مٹ
جائے گی اور دولت اور ثروت
کچھ کام نہیں آئیگی۔

ساَری ژَمہٕ وُوٚ اَنْد مزارَن
کاٚلی یارَن صحبت راوِ نے
سنگ چھے واٚلنج دُنیا دارَن
مازان دارَن تہٕ پَلک راوِ نے

ترجمہ:۔ جس نے بھی جنم لیا ان سب کو
مرنا ہے۔ کل تمہارے دوست تم سے
جُدا ہونگے۔ امیر لوگوں کے دِل
سیاہ ہیں وہ صرف دولت جمع کرنے
کے پیچھے ہیں اور اس ہی ایک
لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے۔

زُو تہٕ موٗر گژھہِ پانَس پانَس
کیٛاہ لارِہ نا دانَس مےٚ
سَنٛز ہیٛلِہ کرِن کفنَس تہٕ سٔرانَس
دَہٕ باٗژ وُچھن میٛہمانَس مےٚ

ترجمہ:- روح اور جسم ایک دوسرے سے الگ ہونگے تو مجھ نادان کو کیا حاصل ہوگا۔ جب غسل کرنے اور کفن باندھنے کا تلاش ہوگا تو سب گھر والے مجھ مہمان کو آخری بار دیکھینگے۔

•

ترٲیتھ یِنہٕ مو اَند مٲدانَس
لُکھ گژھن پانَس پانَس مےٚ
اُژدر وَسہٕ ہم کُنٛزہے جانَس
سوٗر کرِن پژھتہٕ استخوانَس مےٚ

ترجمہ:- مجھے الگ تھلگ قبرستان میں چھوڑ کر آئیں گے تو سب لوگ اپنا اپنا راستہ لیکر گھروں کو لوٹینگے۔ تو سانپ مجھ اکیلے پر کود پڑینگے اور میرے استخوانوں کو پیس کر رکھینگے۔

•

بارِٕ نز آے اَکی کژبٕشزی

أکِس راز دأنٔز بیٚنِس نہٕ نَن زٕی

بوٚے ہوان بأیِس پَرزَنہٕ گژشزی

صَاحَب پہٕ نیٚاسے کَتہٕ اُشزٕی

ترجمہ:۔ دو بھائی ایک ہی ماں
کے بطن سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک
بڑا برگزیدہ اور دوسرا خوار وذلیل
ہے۔ بھائی بھائی کو پرایا سمجھتا ہے
اے خداوندِ کریم یہ نفرت اور
دوری کا سلسلہ کب بند ہوگا۔

•

دَے ہےَ دِی تہٕ اَکی گرٕسےٚ

ہوٚ چھہٕ ہژرہ ہَرے پھولَن پوش

سِی مُرغ روزأو لأنِس گرٕبےٚ

شرمندہٕ پَتھ وَن ژٕٹِن گوش

ٹگروٹُ بیٚلہٕ دےٚ گرٕ ذِکرٕ پَرٕہ ییٚ

بنداہ ژٕیہٕ کوٚہ گوٚے فراموش

؎ مینڈک

ترجمہ:۔ اگر خدا کی مہربانی ہوگی تو یکدم مقدر
کے پھول کھلتے ہیں تو سوکھے درخت میں پھول
کھلینگے۔ آسمان پر اُڑنے والا جانور پالتو
بن کر تمہارے جال میں آئے گا۔ خرگوش
شرمندہ ہوکر جنگلوں کی راہ لینگے۔ جب
تم ندامت میں پڑوگے تو تمہاری عل بھی
پھل لائے گی۔ ارے انسان تم ہی اصل اصلیت
سے دور پڑے ہو۔

پانٛژَن شیٚن تہٕ کہَن
کہَن دِتھ بنٛبَر دژاو
یوٚدوے اَکِی وَتہِ مَحکَم آسہٕ ہَن
اَدِہ ما راوِ ہا کہَن گاو

ع۱ کسوٹی۔ بُنیاد

ترجمہ:۔ پانچ، چھ اور گیارہ تمام کو کسوٹی پر لاکر خود باہر آگیا۔ اگر سب لوگوں میں اتفاق ہوتا کہ تو اِس طرح ایک دوسرے کے پیچھے نہ پڑے ہوتے۔

•

سوٚن تھاو تھاجہِ سوٚر کرٕ پھوٚکَس
لو لکہِ نارٕ کرُس وِژار
سَرتلِہ سُوٗرَس واوَتھ تزاوتَس
سوٚن اَدٕہ نیرِہ کُندَن تہٕ کار

ترجمہ:۔ سونے کو محفوظ رکھ کر سوا پھونک دو اور محبت کی آگ سے اس کا اِستقبال کرو۔ پیتل اور سہاگہ اِس پر لگا کر اس پر لگاؤ تاکہ سونا کارآمد نِکل آئے۔

•

کُس بَب تےَ کوسہٕ ماٗجی
کمیٔ لاٗجی باٗج وَٹ
کاٗلی گژھک کاشہ بَب نہ ماٗجی
زاٗنِتھ کوٗہ لاٗجِتھ باوجِوٹ

ترجمہ:۔ کون ہے آپ کا باپ اور کون ماں۔ کس نے آپ کے ساتھ اتفاق کیا۔ دیکھو! کہ آخری وقت پر کوئی آپ کا ماں یا باپ نہیں ہوگا۔ افسوس کہ سب کچھ خبر ہوتے ہوئے بھی آپ دنیا اور دنیا کے لوگوں کے ساتھ یارانہ جوڑتے ہو (یا) سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود آپ دنیا پروری کرتے ہو۔

مناجات

بوقتِ نزع آپؒ نے بیان فرمایا ہے:۔

بار خدایا پاپ ہنوار ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
کولی کور نیرکھ پنھتاٗنی ؛ ترٛاوِتھ شُری مُرِتھ گھربار
اِم کٔس بار لدکھ پاپاٗنی ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
تَتہِ پنتھانَس سکلی پکی ؛ نوم دو تھکم دِتھَ یار
اُبِم لانِل گنڈ منڈوکی ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
تُتہِ شَنَ سیکلی کادٕٹھن ؛ نوند ڈیوٹھ تہٕ گنہگار
پوگ ییلہِ واین زہین فتَن ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
تیلہِ منے اوشُم یاونٔ چھو ؛ ونتہ لہ گیاس نابکار
سوچِم ژِ تن مژدو دو ؛ بار خدایا پاپ ہنوار

کھتہٕ پژ دژت رچھنزے ؛ کھتہٕ صدرس درے نار
ژٕ نے نیتہٕ بیٛیہٕ کس و نتھ کرٕزے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
گلہٕ وَنہٕ زن گیٛسمَ گٹہٕ ؛ نبتھ بیٛپُے موٗ ٹھم تار
ژٕ وٗ چھکھ اندٕ اتھ کومہ رٹے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
روز نہٕ یار نیٛتھم ژھٹے ؛ بھتے ولنم کھج دم تہٕ مار
تیل زَن تیلبم پیٛٹھ پھمبہٕ پٹے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
ژٕونیرِ بڑونٹھ تہٕ لوب یٛز پیتے ؛ گرٹھن دون زٕ وتہٕ بیٛیہٕ شکار
یہٕ دِکھ بڑونٹھ تی لگہٕ پیتے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
تھوگہٕ ژلہٕ نیٛرتھ پنزر متھم ؛ لونہٕ لونہٕ ادسم کلہٕ وان
درِ لوٹ ڈلہٕ پوشس زن بتم ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
سازس کتہٕ اژ نہٕ رونی ؛ چونی کرٕ تو سوز نَن
ژلہٕ پونپرٕ نیٛرتھ چھونی بنٹنے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار

سہزس کم دمہ نہٕ کژے ؛ یژھے پردوم موخبتو دار
سلرس نوٚن نیتھ میلتھ گژھے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
درَم شل تہٕ گیٛہہ آدسو ؛ تراوتھ اتھ دِشو سمار
دوٗیمِ نیتھ نہٕ فرہم ابلیسو ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
توت نہٕ موٚے صروی لوگم ؛ کندہ ہونی گورم مردار
گیٛہہ تراوِتھ پروطن زدگم ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
مارم نہٕ کھلگ بچھنہ دجی ؛ نتہٕ لوبی یز ہیم پوجی ناو
کل تہٕ منڈی مارم ہنڈی ؛ سیٛٹھین منینڈین کورُم آبار
دِمس سیٛچھر زمس کندے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
زوٗ تہٕ اوژھے پوٚن اوژھے ؛ اژھے ژکھتہٕ اژھے سار
یمِن پدن مہ وہزار گژھوٚی ؛ بار خدایا پاپ ہنوار
ڈیٛٹھس کیلک کاٗس منزی ؛ ہزی یاٗ ٹھن بمس تار
دِژ دنتھ نندہ سنزے ؛ بار خدایا پاپ ہنوار

•

ترجمہ:۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ اے خدا میرے گناہ معاف کر۔ اے اکیلے آدمی تم کہاں اپنے بال بچے اور گھر چھوڑ کر راستے سے نکل جاؤ گے اپنے گناہوں کا بوجھ کس پر لادو گے۔ ای خدا میرے گناہوں کو معاف کر۔ اِس راستے میں ایک ایک کرکے چلنا ہوگا۔ میرے جسم کے اعضاء جو میرے یار تھے تھک گئے۔ قبر میں میرے پاس نکیر و منکر خوفناک صورت میں آئیں گے۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ وہاں سارے لوگ اِس ویران میں جذب ہو جائیں گے، چاہے وہ نیک ہوں یا بدکار اور گناہ گار ہوں گے۔ جب قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا۔ اور زمینیں پھٹ جائیں گی۔ اِس موقعہ پر ہی ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ اِبتدا میں مجھے جوانی کا شباب تھا۔ اب میں آخری موقعہ پر نابکار بنا کسی عمل کے لایق نہ رہا۔ خندق میں گرا اب خدا کی عبادت کا احساس کرتے کرتے ہمارا جسم گھٹ جائیگا۔ وہاں کیسے چشم پوشی کی جائے۔ اور کس طرح سمندر کو پار کیا جائیگا (یعنی پل صراط)۔ ای خدا تیرے بغیر کس کی خدمت میں عرض کرینگے۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ مجھے گھنے جنگل میں اندھیرا ہوگیا اور اسی اندھے جنگل میں سیلاب میں پار جانے کا راستہ بھول گیا۔ اگر تم مجھے ٹیڑھی نظرے دیکھے گا۔ تو میری دستگیری کون کرے گا۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ قبر میں مجھے عذاب کے فرشتے آئیں گے جو میری گردن میں سانپ اور بچھو لٹکائیں گے۔ اس میں میرے جسم میں وہی حالت ہوگی۔ جو روئی کے گالی پر تیل پھیلنے

سے ہوتی ہے۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ روح پہلے نکلے گا۔ اور طمع اس کے بعد نکلے گا۔ ان دونوں کو دو راستے ہو جائیں گے اور ویرانی ہوگی۔ جو پہلے دوگے وہی بعد میں درکار آئیگا۔ اے خدا میرے گناہ معاف کر۔ روح نکل جائے گا اور جسم کا ڈھانچہ سکڑیگا۔ اور آہستہ آہستہ میرے اوپر نوحہ خوانی ہوگی۔ میرے نہنگ جیسے جسم کو ڈل پھول کے مانند سڑنا ہوگا۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ خدا کے احکامات بدل نہیں سکتے اچھے آدمیوں کو مرحبا کہا جانا چاہیئے۔ جب پروانہ (روح) نکلے گا تو تنہا جسم مٹی کے ساتھ مل جائے گا۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ خدا کو رشوت نہیں دی جاتی ہے۔ میں نے اپنے یقین سے ایک موتی کا گھر بسایا۔ جس طرح نمک پانی میں مل جائے۔ ای خدا میرے گناہ معاف کر۔ میں نے اپنے جسم کو پالا اور گھر نے مجھے فریفتہ کیا۔ اب میں نے عالم کو ہاتھ سے پچھوڑا۔ مجھے خیال تھا کہ مبادا ابلیس مجھے گمراہ کرے۔ (مذکور) میں دیوانہ خود غرض بنا میں نے کتے کے مانند مردار کی تلاش کی۔ گھر چھوڑ کر پرائے گھروں کو لوٹنے کی نیت کی (مذکور) میں نے جانوروں کو نہیں مارا۔ ورنہ مجھے لالچی نام نکلتا۔ جس طرح قصاب لالچی ہوتا ہے۔ میں نے قدرتی بات دھیان دیکر اور سب کچھ چھوڑ کر نہیں کی۔ (مذکور) میں نے مرغن غذائیں کھانے کے لئے مینڈھے اور بھیڑوں کو

مارا اور میٹھے لُقمے کھاتا رہا۔ میں اپنے قبیلے والوں اور اپنے جسم کو کیوں میٹھے لقمے کھلاتا ہوں۔ (مذکور) جان بھی نازک اور میری سانس بھی نازک ہے۔ میرا غصہ بھی نازک اور میرا سب کچھ نازک ہے، میں ان عذر خواہیوں کی اجابت چاہتا ہوں۔ (مذکور) مجھ گناہ گار کی تقدیر نے بے خبر طور پر نجات پائی۔ نورالدین نے نصیحت کی ای خدا میرے گناہ معاف کر۔

•

کینژن قبرٕ چھے پوشہٕ زَن شیرے
کینژن قبرٕ چھے سیاہ چاہ
کینہہ گئیہٕ صاحبو چانے ویرے
کینہہ گئیہٕ زیرے اکہٕ گمراہ

دوسری مناجات

بوے ژٕ ہتس مہربانہٕ ؛ چھہم ژٕ ہتس مہربانہٕ
ژٕ چھُکھ سکلن کارن میہ ؛ سےٚ ژٕ تیٚن دِتم نزانہٕ
بوز پانژن وقتن نمیہ ؛ چھہم ژٕ ہتس مہربانہٕ
حضرت رسولس کاست زاجی ؛ ژٕ ہیس سوزتھ سبز قرآنہٕ
بگیہ سوئی ریاضت مہ پاجی ؛ چھہم ژٕ ہتس مہربانہٕ
سو چھو سکلن بڈو پیغمبر ؛ ژٕ ہیس باوتھ سراو دانہٕ
رُ ژٕ بے سیدِ منز بنووتھ ؛ چھہم ژٕ ہتس مہربانہٕ
تمن ژٕ دن یارَن نمنہٕ ہا ؛ بِیوَ آ دے اون ایمانہٕ
تم چھی ڈکھر ژور عالمہ (مذکور) نیرکت
چھہَس بہٕ چون ناوسَرانے ؛ بگیہ کیلاس کھارِتھ پنم ردِلتھ ردیمَ
چھمُ چونُے مےٚ آدرتے ؛ میے ژٕ تیہ دن تجنم مانہٕ
میے ژٕ بخشش کارن کرتہٕ (مذکورہ) بہُہ مُنز بہ یوم دخوس
توے گوزرم دن آدانہٕ ؛ الٰہی پر کھتم سلہ رٹس
پرَتھ ڈیتن سنگاٹن ؛ ژٕ بے چھی سکلی نمانہٕ
میے کن مدد کرتم ژاٹن ؛ چھہم ژٕ ہتس مہربانہٕ

بنده ونِنے پر ہاریے ؛ تِمَن دہ چھِپن ینن سوانہ
یہِ ژھے نیزه ښیرکری پاریہ ؛ چھُہم ژہتس مہربانہ
دُش در گرزتھ ایم ؛ اِد کَمل ژہلِم سندانہ
بگیہِ شدَ منہ کف کاڑگبم ؛ چھِہم ژہنس مہربانہ
یہِ دُکس پلگ تزیے ؛ توه سَرُن ہیون آدانہ
ونی و ونِتھ نُنده سنزیے
چھِہم ژہنسَ مہربانہ

•

ترجمہ مناجات نمبر ۲ : اے مہربان خدا کاش میں تجھے یاد کرتا۔ اے مہربان خدا تو مجھے یاد ہے۔ تو سب کاموں کا سرمایہ ہے۔ تو مجھے تقوی کی سبب سے طاقت دو۔ میں پنجگانہ نماز تیری طرف ادا کرتا ہوں۔ اے خدا تو نے رسول اللہؐ سے پردہ اُٹھایا۔ تو نے اِس کی سچائی کے لئے اس کو قرآن بھیجا۔ ای خدا میں اسی طرح کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ یعنی اطاعتِ رسول کرتا ہوں۔ وہ سب سے بڑا پیغمبر ہے۔ یعنی سید المرسلین ہے۔ تو نے اس کو معراج کے روز اُدنُ مِنی کا سِر بتایا۔ اس کے دِل کو صاف کر کے (شق صدر) اپنے پاس بُلایا۔ میں اُن چار یاروں کی تعظیم کروں، جنہوں نے سب سے پہلے (سابقون الاولون) ایمان لایا۔ وہ تمام عالم کے چار ستون ہیں۔

مجھے صدق و اخلاق سے خدا طاقت دے گا۔ میں تیرا نام یاد کرتا ہوں خدا مجھے عرشِ مجید تک اُٹھا کرلے جائیگا۔ (مذکورہ) مجھے تجھ ہی سے طاقت اور قدرت ہے۔ مجھے تو پرہیزگاری کی طاقت دو۔ میرے بخت کو تو کارگذار بناؤ یعنی مجھے عمل کرنے کی توفیق دیدو۔ میں گہرے سے گہرے سمندر میں پھنسا ہوا

ہول جس کا مجھے خوف ہے۔ اسی وجہ سے میں نے جنگلوں
اور صحراؤں کو اختیار کیا، ای خدا مجھ ریشی کو دیدار دکھاؤ۔
(مذکورہ) تمام ممالک، شہر اور بندے تیری طرف سجدہ کرتے ہیں۔
میرے شاگردوں یعنی مریدوں کو بھی مدد کرو۔ (مذکورہ)
بندہ سر نیچے کئے ہوئے شرمندہ ہوگا۔ اسکی شرمندگی
ان ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کی بدکاری کی وجہ سے ہوگی۔ میں
تمہارے اوپر سر اور آنکھیں قربان کروں۔ (مذکورہ)
عزرائیل خشم اور غضب کے ساتھ آئے گا۔ اور میرا دل
میری حالت سے بھاگے گا۔ ای خدا صاف دل ہوتے ہوئے
بھی کہاں تک مجھے معتوب کرتا رہوگے۔ (مذکورہ)
اگر کسی کو آخرت کے راستے میں اچھا انجام ہوگا۔ تو
اس کے لیے اس کی یاد جوانی کے ابتدائی زمانے سے ہی کرنا
چاہیئے تھی۔ اس لئے نورالدین نے اپنے حالات عرض کئے جو
سنز خاندان سے تھا۔ اے مہربان خدا تو مجھے یاد ہے۔ اے
مہربان خدا تو مجھے یاد ہے۔

وُصیت

وَعدٕہ یہِ کوٚرُتھ تہِ کرٕباہ
ژٕ یٕہ کرٕ با ژٕہتَس پیٚیٕے
اَتھٕ کھور ژٕھِنتھ یِنہٕ باہ
وَوَکھ کو نگہٕ وارِ سوٚ یٕے
تَتہٕ کٕس دارِی نفَرباہ
ییٚتہٕ ضرباہ کرٕتلِ پیٚیٕے
مَرَنَس برٕوٚنہٕی مَرباہ
اَدٕہ مُرِتھ مَرتبہٕ پیٚیٕے

ترجمہ:- جو وعدہ تم نے ازل میں کیا تھا اسی وعدہ کو
پورا کرو پھر تمہیں کب یاد آئے گا۔ ایسا نہ ہو جب
تمہارے ہاتھ پاؤں جواب دینگے تمہاری عمر کے
آخری دن آئینگے پھر تمہارا یہ بوجھ کون اُٹھائے گا۔
ایسا نہ ہو تم پچھتاؤ گے موت آنے سے پہلے مرجاؤ،
ندامت میں پڑجاؤ گے تو تمہارا پھر اونچا مقام ہوگا۔

لل دید۔ للہ عارفہ

حضرت بابا نصیب الدین غازی نے آپ کو "مجذوبۂ حق" اور "بی بی رابعہ ثانی" کے القاب سے نوازا ہے۔ عام روایت یہ ہے کہ واصل بحق ہونے سے پہلے آپ نے مٹی کے دو طبق منگائے۔ ایک سر پر رکھا اور دوسرا اپنے پاؤں کے نیچے رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ دونوں ایک دوسرے سے اِس طرح مل گئے کہ جس طرح ڈھکن برتن سے ملتا ہے۔ پھر اِن دونوں کے بیچ میں کچھ سیماب کے قطرے موجود پائے گئے۔ آپ کی کہیں پر نہ قبر کا نشان موجود ہے نہ آپ کی کہیں پر سمادھی موجود ہے۔ آپ ۶۰ سال کی زِندگی پاکر ۱۳۹۰ء میں، وفات پاگئیں۔

بابا قطب الدینؒ سے لیکر بابا محمد خلیل تک تمام تذکرہ نویسان نے (شیخ العالمؒ سے متعلق) ریشی ناموں میں الگ باب وضع کرکے اِن کے واکھوں کو محفوظ کیا[1]۔

حاشیہ ۱؎ صحیفۂ نور از غلام نبی گوہر صفحہ نمبر ۹۳

(کلام لل دید)

لا اِلٰہ اِلا اللہ ضحی کوٗرم
فہی کوٗرم پننہٕ نے پان
وجوٗد تراٲو تھ سہٕ موجوٗد سوٗرم
اَد لل واٲژس لامکان

ترجمہ: جب میں نے لا اِلٰہ اِلا اللہ کو اول تا آخر موجود پایا۔ تو میں نے اپنے وجوٗد کو نابود کیا۔ میں نے اُسی کی اطاعت کی جسے میرے دِل کا میل مقصد معلوم ہوا پھر میں پہنچ ہی گئی آخری منزل پر لیکن بے عمل لوگوں کو یہ کہنا فضول ہے۔

آیَس گُنٛز تہٕ سَپنِس
نزَدیکھ اَستھ گیُس سیٹھاہ دوٗر
أندرٕ نیٚبرٕ کیٚنٛہہ ڈیوٗٹھُم
گام کھٕتھ چٕتھ ژٕ ونراہ ژوٗر
اورٕ تہٕ پانے یورٕ تہٕ پانے
پَپھ دانے روزِ نہٕ زانٕہہ
پانے گیٚٹ تہٕ پانے گیانہٕ
پانے پانَس موٗد نہٕ زانٕہہ

ترجمہ:۔ میں اکیلی تھی مگر گہرائی میں جاکر نزدیک ہوتے ہوئے بھی بہت دور ہوگئی کیونکہ مجھے وہ کبھی اندر سے باہر اور باہر کبھی اندر نظر آیا۔ لیکن میرا خدا ایک ہے یہ جان کر بھی میرا نفس چلتا ہی رہتا ہے۔ خداوند لاشریک ہر طرف موجود ہے وہ کبھی پیچھے نہ رہا نہ کسی سے وہ پوشیدہ ہے اور نہ ہی وہ مرنے والا ہے نہ وہ مرا کبھی کیونکہ وہ ظاہر خود ہے اور نہ ہی وہ مرے گا۔

•

کُس مَرِہ کسو مارَن
مارِ کُس تہٕ مارَن کَس
یُس ہَرِہ تزٲوِتھ گھرٕ گھرٕ
سُے مَرِ تہٕ مارَن تَس

ترجمہ:۔ وہ خدا دیکھتا ہے سب کو کہ کون زندہ ہے اور کون مردہ ہے کہ جیسے مردہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو دن اور رات کو دُنیا کی پیروی لگے رہتے ہیں اور اُن کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا ہے وہ صرف اپنے لئے گھر گھر کرتے ہیں، اِس کے برعکس جو لوگ خدا کی یاد کرتے ہیں وہ کبھی نہ مرگئے اور نہ ہی ان کو مار دیا جائے گا۔

•

آیَس وَتے گیُس وَتے
مےٚ مَنٛزَ سوتھَے لوٗسُم دوہ
چَنٛدَس وُچھِم ہار نہٕ اَتے
اَتھ ناوِ تارَس کیاہ دِمہٕ بہٕ

ترجمہ:۔ میں نیک راستے سے آئی ہوں اور
ابھی اُسی نیک راستے میں چل رہی
تھی کہ دِن ختم ہونے لگا۔ اور
مجھے خیال آگیا کہ جس راستے سے
میں چل رہی ہوں اِس راستے سے
میں نے آخرت کے لئے کیا حاصِل
کیا۔

•

گوٗرَن دوٗپنَم اَکُوی وَژُن
تَتھ مےٚ ہیوٚ تمَس وعدِہ وَژُن
نیٚبرٕ دوٚپ نَم اندَر اَژُن
لَلہِ مےٚ ہوٚ تمَس نَنگے نَژُن

کلامِ للہ دید صاحبہ

ترجمہ:۔ مجھے ایک ہی حرف پڑھنے کو کہا گیا۔ میں
وہی پڑھتی ہوں لیکن وہ پڑھنے کے لئے میں نے
سب سے پہلے وعدہ کیا۔
مجھے جب اجازت ملی، اندر آنے کو کہا، تو جوں ہی میں
اندر آگئی تو وہاں سب معلوم ہوا اور میں وہاں سے
ننگے بدن ہی واپَس نِکلی۔

•

شِو چھُی تھَلہِ تھَلہِ روزانؔ
مو زان ہیوٚند تہٕ مُسلمان
ترُکےٚ چھُکھ پنن پان پرٛزان
سوے چھےٚ صاحبَس سِتی زانٛی زان

۱؎ آفتاب ۲؎ عقلمند۔ دانا

ترجمہ:۔ خُدا ہر جگہ موجود ہے جدھر بھی دیکھو خدا کی کارسازی عیاں ہے۔ ہندو اور مسلمان میں کوئی فرق مت کرو۔ اگر عقلمند ہو تو اپنے آپ کو ہی راستہ سے بھٹکا ہوا سمجھ لو، غرور اور تکبر کو چھوڑ دو تو خدا سے مل جاؤ گے۔

زالیَس مالی ماجہِ اَگنَس لاۓ جس
لگنَس میانِس الیشر بیوٚ ٹھو
عقَس پننِس استنہٕ بوٚ لجس
تنہٕ ہُند ابنز پیوٚم ز یوٚ ٹھو

ترجمہ:۔ دُنیا میں پیدا ہوتے ہی میں دُنیائی معاملات میں جھکڑ گئی۔ میری مقدر میں یہ سب کچھ خدا کی طرف سے لکھا ہوا ہے۔ میں نے خدا کیلئے اپنا سب کچھ لٹا دیا مگر زندگی بھر یہ جسم لے کر مجھے بھٹکتے رہنا پڑا۔

•

ماخوذ از مراۃ الحق از غلام نبی شاہ صاحب

یا گوٚژھُم گوٚبراہ صُدرِ مَنٛز لعلہِ
نَتہٕ شالاہ ہیوٚ زَن وۄنگاۓ نی
یا گژھِم کوٚراہ مِثلِ حضرت فاطمۃ الزُہرا
نتہٕ نارِ کھرا ہیوٚن کلَس بیٹھ

•

ترجمہ:۔ کاش مجھے بیٹا ہوتا بالکل صدر دیدی کا لعل جیسا حضرت شیخ العالم کے مانند ورنہ دوسرے بیٹے گیدڑ جیسے ہوتے ہیں۔

سوال گرُوٚجی (سدہ شرکنٹ)

سارِوے گاشو کھوتہٕ کُس گاشس جان
سارِوے تیرتھو کھوتہٕ کُس تیرتھ جان
سارِوے رفیقو کھوتہٕ کُس رفیق جان
سارِوے چیزو مَنٛزہ کُتھ چیزَس مَنٛز چھُ آرام

ترجمہ:۔ تمام روشنیوں میں سے کونسی روشنی زیادہ بہتر ہے۔ اور تمام مقدس مقامات سے کونسا مقدس مقام زیادہ بہتر ہے۔ تمام دوستوں میں سے کونسا دوست زیادہ بہتر ہے اور تمام آرام کی چیزوں میں سے زیادہ آرام دینے والی چیز کونسی ہے۔

جوابِ خاوند:۔ چندرس ہیُو نہٕ پرکاشا کاشہٕ
گنگا یہٕ ہیُوٚہ نہٕ تیٖرتھ کاشہٕ
باندوَن ہیُوٚہ نہٕ باندو کاشہٕ
زنانہٕ ہیُوٚہ نہٕ سوکھا کاشہٕ

جوابِ گروٗجی:۔ اَچھن ہیُوٚہ نہٕ پرکاش کاشہٕ
کوٹھن ہیُوٚہ نہٕ تیٖرتھ کاشہٕ
چَنڈَس ہیُوٚہ نہٕ باندَو کاشہٕ
اَرِس زُوٚس ہیُوٚہ نہٕ سوکھ کاشہٕ

جوابِ للہ دید:۔ بیعس ہیُوٚہ نہٕ پرکاش کاشہٕ
پٮ۪یَس ہیُوٚہ نہٕ تیٖرتھ کاشہٕ
دِیَس ہیُوٚہ نہٕ باندو کاشہٕ
بٮ۪یَس ہیُوٚہ نہٕ سوکھاہ کاشہٕ

جوابِ خاوند:۔ سورج کی روشنی کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ گنگا سے بہتر کوئی مقدس مقام نہیں۔ اپنی ہستی اور سرمایہ کے برابر دوسری کوئی کام آنے والی چیز نہیں ہے۔ عورت کے برابر کوئی آرام دہ نہیں۔

جوابِ گوروجی:۔ اپنی آنکھوں سے زیادہ بہتر کوئی روشنی نہیں ہے اور اپنی ٹانگوں سے زیادہ کوئی مقدس مقام نہیں۔ خدا کے بغیر کوئی ہمدرد ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اسی کے دئے ہوئے آرام کے برابر کچھ نہیں ہے۔

جوابِ للہ دید:۔ یادِ خدا کے برابر دوسری کوئی روشنی نہیں ہے اور عبادت گذاری سے جو رتبہ حاصل ہو جائے اس جیسا کوئی مقام نہیں ہے۔ خدا کے بغیر کوئی ہمدرد ہو ہی نہیں سکتا اور اسی کے دئے ہوئے آرام کے برابر کچھ نہیں ہے۔

کلامِ للہ دید صاحبہ

ہُنڈی مارِت کھَر مارِت
للہِ نلہٕ وَٹ ژَلِنہٕ زاہ

ترجمہ:۔ تم کوئی بھی نعمت پکاؤ گے تو مجھے حاصل کیا ہو گا۔ للہ دید کو تو اپنے کھانے میں سے پتھر ہی نکلے گا۔

کلام: بحوالہ صبحی گونڈ

کیٚنہہ چھِ نیٚندرِ ہٕتۍ وُدِی
کیٚنژَن وُدِہن نِسر پیٚیہ یِی
کیٚنہہ چھِ مَنسان کرت اپوٗنی
کیٚنہہ چھِ گَرہ بندت مکُری

ترجمہ :- کچھ لوگ نیند میں ہوتے ہوئے بھی بیدار ہوتے ہیں، کچھ لوگ بیدار ہوتے ہوئے گہری نیند میں لگتے ہیں، کچھ لوگ خاموشی کے اندر یادِ خدا کرتے ہیں اور کچھ لوگ بے کار (بے عمل) بیٹھے ہیں۔

نَہ لَل زایَس نَہ لَل پیٚایَس
نَہ لَل سَنے یَس لوٗکہٕ ہنٛدِس نیٚایَس
نَہ لَلِ کھیوٚم سیٚوٗنُے ہَندِ وٕ پَل ہاک
نَہ لَل سینے یَس لوٗکہٕ ہنٛدِس حقَس
نَہ لَلِ دیُت مَس جامَن تہٕ چاک
نَہ لَلِ دیُت مَس جامَن نہ چاک

ترجمہ :- لَلہ عارفہ کہتی ہے کہ میں کسی کے ہاں پیدا ہوئی۔ نہ میں نے کسی کو جنم دیا نہ میں نے کسی کو ایسی حالات میں ان کی خیر خیریت جاننے کیلئے مجبوری سمجھی۔ میں نے جنگلی سبزیاں اور میدانی ساگ کھایا اور نہ ہی لل نے کبھی لوگوں کے ذاتی معاملوں میں دخل دیا۔ اور نہ ہی لَل نے کبھی اپنی پوشاک پھاڑ دی۔

•

ٲمکرِس مَل زَن ژوٚلُم مَنس
اَدِہ میٚنے لُبم مَنَس زان
سوٚی سیٖلِہ ڈیوٗ ٹھُم نِشہِ پانَس
سورُے ٲسے تَے بوٚ نو کینہہ
لَل بہٕ لوٗسِس ژھاران گاران
حل میٚنے کوٚر مَس رسنے شتی

ترجمہ:۔ جب میرے دِل کی ناصافی دور ہوگئی تو میری جان پہچان ہونے لگی۔ تب میں نے پایا، اُسے اپنے قریب کیا کہا اُس نے سب کچھ ہے لیکن تو نہیں۔ میں لَل دُشوار سفر کرتے کرتے اُس پاک ذات کو ڈھونڈتی رہی۔ اُس کو ڈھونڈ نکالنے کی فکر میں جب میں کوشش کرتی تھی اور اس کے تاک میں رہ کر ہی میں نے اس کو پایا۔

سوٗہا میٖونُے بہٕ تَس نِشے
میٚنے تَس نِشے قَرار آو
ناحقہ رندوو میٚنے پر ویشے
پننے دیشے یار ہو آو
تَس تے میٚنے اُس مِلی میشے
اِنسان دیشے بیر نگ آو

ترجمہ:۔ خدا میرا ہے اور وہ مجھے ہر چیز سے نزدیک ہے اور مجھے اسکے نزدیک رہتے ہوئے آرام ملتا ہے۔ میں نے فضولیات میں اپنا وقت ضائع کیا اور اِدھر اُدھر بھٹک گیا مگر میں نے اپنے دوست کو اپنے قریب پایا۔ اُسکو میرے ساتھ حد سے زیادہ قربت تھی کیونکہ اِنسان اِبتداء میں کوئی ذات پات مذہب پاک ہوتا ہے۔

پنے سیٖلِہ ہیوٚ تمس قرآن نِشے
بوٗزی نو کینہہ تے بوٚزے تس ناد
سوٚ سیٖلِہ بوٗزی تے بہٕ سیٖلِہ سوٚی
کس لوٗژھ ہے کُس ژھاران
لِلہِ تتہ گامَس وآتِھ بیٚئے
یُسوی شہر ڈیوٗ ٹھُم سُے اَکھ دار الاماں

ترجمہ۔ جب میں نے قرآن کی مدد سے اِسکے پاس جانے کی ٹھان لی تو پھر میں سمجھ گئی میں کچھ بھی نہیں ہوں اور میں اسی کے نور سے قائم ہوں۔ اگر وہ مجھ میں ہے اور میں اسی کی قدرت سے قائم ہوں تو پھر کون کس کو ڈھونڈتا ہے۔ للہ دید وہ مقام حاصل کرکے ہی دم لے گی۔ جہاں پل صراط قائم کیا گیا ہے۔

لوٗلکہِ ووکھلہٕ واٗلنج پشٕم
سوٗ کٔل تتراٗوِتھ روٗزٕس رسی
طبیٖب عاٗرِف عاشق گٔژھ پشٕم
جٔبیب دوٚپنم یوٚہ دِ س مسٔی
بُژُم پُشُم پانٔس ژوٗشُم
کوٗ زانہٕ بَیہِ چھُم مرِہ کیٛا لیٛے

ترجمہ:۔ میں نے اُس کی عشق کی چکّی میں اپنا دِل پیس لیا۔ اور
چھوڑ دیا میں نے اپنی سب فکریں اور گرمی اور جب
میں نے طبیبوں، عارفوں اور عاشقوں سے یہ سوال
کیا تو ان میں سے کسی نے مجھے تسلی بخش
جواب نہ دیا۔ جب میری جُرأت کو دیکھا گیا، تو مجھ میں معرفت پیدا ہوگئی
اور وہی معرفت پی کر مجھے اپنے یار کا ٹھکانہ معلوم ہوا۔ میں نے خود ہی
اپنے دِل کو چکی میں پیس کر گھونٹ گھونٹ کر پی لیا پھر مجھ سے مرنا اور
جینا چلا گیا تجھے اب کیا؟

تھَپ بوٗ کرٕس آنسرِ وَرٕس
بوٗ نی کرٕس مہٕ کیٛشاہ کرِ
ژ ہا نجام دوٚن بوٚنَن تہٕ ہیٚبہِ ژوٚن دِشَن
نیٚب نِشانہٕ لوٚ ہمَس نہٕ کٔنی

کلام لل دید صاحبہ

ترجمہ:۔ لَل دید فرماتی ہے کہ میں نے زمین اور آسمانوں
میں ڈھونڈا لیکن نہ پایا میں نے ظاہری طور پر اپنے یار کا
پتہ یا نِشان؟ میں نے چاروں دِشوں اور ناسوت و ملکوت
میں ڈھونڈا۔ میں چاہتی ہوں کہ آنحضرتؐ سردارِ دو عالم کا
دامن پکڑوں۔ پس اسی دامن کو ایسے پکڑوں کہ میرے سب دُکھ
دور ہو جائیں۔ میں ابلیسِ ملعون دیوِ بدبخت سے مجبر۔
تو وہ میرا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔

دَ مادَم کرٕمس دَ من ہائے
پزٕ زیشوم دُپ سنٛنے یَم ذات
اَندریُم پرکاشس نیبر ژہوٗٹُم
گَٹہٕ رٔٹُم کرٕ مَس تھپ

ترجمہ :- میں نے آہستہ آہستہ اپنی سانس کو بند کیا ایسا کرنے سے ہی میرا چراغ روشن ہوا۔ اور بے شک اسی وجہ سے میری خصلت اور اصلیت ظاہر ہوئی۔ پھر میں نے اپنے اندر چھپی ہوئی روشنی کی چمک باہر دکھائی کہ جس سے میں نے اس کو پا کر زور سے اس کا دامن پکڑا اور اس طرح میں دامن پکڑا کر رہ گئی۔

ژھاران لوٗسُس پانٕ پانَس
ژھوٗپِ گیانَس ووت نہ کانٛہہ
ئے کرٕمَس وآژس میخانَس
بھرٕ بھرٕ بانٕہ چیوان نہ کانٛہہ

ترجمہ :- میں خود اپنے ضمیر کی تلاش میں ختم ہونے لگی لیکن اُس چھپے ہوئے کو کوئی حاصل نہ کر سکا۔ نہ ہی علم کے بغیر کوئی اُس کو پا سکا۔ جب میں نے ہمت کی تو میں میخانے کے اندر پہنچ گئی تو میں نے دیکھا کہ وہاں بھرے پڑے جام تھے لیکن کوئی پینے کی جرأت نہ کر سکا۔

پرژھام سدن تہٕ سادن بیٚیہِ تیٚہ ریشن
تمہ بوزی بوزی لگم وَدنہٕ تہٕ رونے
دَب ییلہِ دیُت مَس فکرن تہٕ بیٚیہِ اَندیشن
سُہ مالہِ وُچھم ژوپور بو لَا نہٕ کنے

ترجمہ:۔ میں نے سیدھے سادے اور قناعت کرنے والے
رشیوں سے اُس کا ٹھکانہ پوچھا لیکن اُنھوں نے میری
بات سُن کر ہی رونا دونا شروع کیا۔
تب میں نے غموں، لمحوں اور فکروں کو نیچے گرا دیا۔ پس
جب میں نے چاروں طرف نظر ڈالی تو وہ صاف نظر
آنے لگا وہ موجود تھا لیکن میں لَل نہ رہی۔

اَندرے آیس ژندرم گاران
ژھاران آیس ہوِس ہی
ژٕے شاہ تہٕ ژٕے اَکھہٕ داران
ژٕے نارائن یم کم وِہ
پانےٚ وُچھمکھ پانس ماران
ننہٕ لَل چھ ژھاران چھنم مایہ تری

ترجمہ:۔ میں اندر ہی سے چاند کی تلاش میں اُس کو ڈھونڈتی
آئی۔ اور میں اسی تلاش میں رہی۔ یہاں تک کہ وہ
مجھے خود مِل جائے البتہ تم ہی خدا ہو اور تم ہی گدا ہو کر
کئی بھیس میں سامنے آتے ہو تم ہی مارتے اور بچاتے
ہو۔ لیکن تم یہ تماشہ اور رنگ کیوں دکھاتے ہو۔

لَل بُو ڈرایَس گاران شِوَس
وُچھُم شیطان شون شِئے
فیران ڈیُوٹھُم بیٹھ مِنبرَس
حاران گیُس بو تمہِ بوائے

ترجمہ: میں لَل نکلی ہوں ڈھونڈنے اُس
پاک ذات کو پر دیکھا کہ اُس راستے میں
تھا ابلیسِ لعون۔ دیکھ لیا میں نے منبرو
محراب پر اس کو اور دیکھتے ہی حیران ہوگئی
ہوں تو میرے جسم میں حرارت بڑھ گئی۔

نگرَس مَل زَن ژۆلُم مَنَس
اَدہ زاۓنم زانۍ زان
سُہ بیٚلِہ ڈیُوٹھُم نِشہِ پانَس
سورُے سُے تہٕ کُنہِ نہٕ میُون پان

ترجمہ: تب ہی مجھے اپنے دِل کے
شیشے کا زنگ دُور ہوا۔ جوں
ہی مجھے اپنے دِل کا مقصد پورا
حاصل ہوا۔ پھر میں نے پایا
اپنے ساتھ ہی وہ یارِ دِلدار
بَس وہی تھا میرا وجود
نظر نہ آیا۔

اچھان آے گژھن گژھے
پکن گژھے دہن کیو رات
اُسی اٗسی تہٕ اُسی آسو
اَسی دوٗرہ کوٗر پتہٕ وَتھ
شیوس سورِ نہٕ زیوٗن نہٕ مرُن
رٗوچھس سورِ نہٕ اتہٕ گتھ
بٔ تس اٗسس اگر وینزِی
ویٔدِس تہٕ ویٔندِس کرہم کیاہ

ترجمہ:- ہم ہی پہلے تھے اب کے بعد بھی ہم ہی ہونگے۔ ہم نے پہلے ہی دورہ کیا۔ خدا کے لئے مرنا یا پیدا ہونا ایک ہی بات ہے جس طرح آفتاب (سورج) کا طلوع ہونا اور غروب ہونا وہ جانتا ہے خاص اُسی طرح وہ دُنیا کو بنانا یا مٹانا بھول نہ سکے گا۔ اسلئے کبھی بند نہ ہوگا مرنا اور پیدا ہونا وہ جانتا ہے میں لل دید جیسے راستے سے یہاں آئی اور واپس بھی سیدھے ہی جاؤنگی مجھ سچی کو جھوٹا کیا کریگا یعنی میں پہلے ہی سے اُس کی نگاہوں میں جمی ہوئی تھی میں اُسکی رفیق تھی اور مجھے کچھ نہ کرے گا

پان گلہ سپر گاشا مژی
ژٔندرم گلہ تہٕ موژی ژہتھ
ژہتھ سیلہ گلہ تہٕ کیشہ نو موژی
گوٗ شنیاہ شنیاس میلتھ کتھ

ترجمہ:- جب اِنسان کا ڈھانچہ ختم ہوتا ہے تو پھر جان ہی رہ جاتی ہے وہ جان نیک بنا کے چھوڑ دو۔ لیکن جب جان کی باری آتی ہے تو جان بھی چلی جاتی ہے پھر اُسی جان کا نُور پیچھے رہ جاتا ہے، پھر وہی نوُر، نوُر سے مِل جاتا ہے۔

گوڑی ماتا گوڑی پِتا
گوڑی اَنی ہنترن گاش

کلام للہ عارفہ

ترجمہ:

یاد رکھو کہ ایک اندھے کو کوئی
رہبر ہی راستہ دِکھا سکتا ہے
وہی رہبر اپنے ماں اور باپ سے بہتر
ہے مرشد۔ (رہبر) کی بدولت ہی
مُشکل حل ہوتی ہے اور اُسی کے
بدولت دُنیا اور عُقبیٰ مِل جاتی ہے۔

•

آیَس کمہِ دیشہِ تہٕ کَمہِ وَتے
گژھہٕ کَمہِ وَتے کوٗ زانہٕ وَتھ
نَتہٕ وائے لگہٕ ییے تَتَے
چھم چھوٚنس پھوکَس کوس سنہٕ یتھ

ترجمہ:- میں کس جگہ سے آئی اور
میں کہاں جا رہی ہوں۔ جاؤں
تو جاؤں کس ڈگر سے مجھے کس
بہانے سے راستہ ملے گا۔ آخر میں
وہاں پہنچ کر ہی آرام کرونگی۔
یہاں تو مجھے خالی سانس لینا بھی
موجود رہنے والا نہیں ہے۔

•

دیوتا دیو رٗتا
پَتہٕ بڑوشٹھ چھِ وتہٕ وات
برم کنِد برت ہی من دتا
مَنَس تہٕ پوَنَس کرسنگات

ترجمہ:۔ دیوی دیوتا نے اپنے ہاتھوں سے پتھر کو مورتی بنا کے
اُسی کا نام خُدا رکھا کیونکہ پتھر ہی بیاباں اور پہاڑوں
میں بکھرے پڑے تھے اور پتھروں سے ہی ہمارا دِل
پریشان ہوگیا ہے لیکن پتھروں کو دیوٗوں اور جنوں
نے اپنی گرفت میں لیا ہے۔ اِن سے کسی کو
کچھ حاصل نہ ہوگا۔

•

بہٕ پارٕ پرشس پرشنن کھَن۔ ستَن تہٕ اکِس دِژنم اَت
لَتن ہُشِد مازلار پوم وتَن۔ کُنی ہاوُنم کُنِرچ وَتھ
یِم یِہ بوزَن تِم کونہٕ متَن۔ لَلِہ لُب ستَن اَکی وَتھ

ترجمہ:۔ میں خدا پر قربان ہو جاوں اور اسکی قدرت کے کرشمہ پر
مِٹ جاؤں، اُس نے مجھے ایک سلسلہ میں باندھ دیا۔
اُس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ وہ
اکیلا ہے اور مجھے بھی اپنے اکیلے ہونے کا راستہ دکھایا جو یہ سُنیں گے وہ کیوں نہ
دیوانہ ہونگے کہ للہ دیدی نے ساتوں سلسلہ داروں سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔

لوٗب مارُن، سَہَز وشرارُن
دژوگ زانُن کلپن تژاو
نِشہٕ چھُے تہٕ دور مو گارُن
شوٗنس شُنیاہ میلتھ گو

ترجمہ:۔ دکھاوا اور ظاہری سجاوٹ سے اجتناب کرو اور ہمیشہ ندامت
میں رہو گھمنڈ، غرور اور تکبر سے دور رہو۔ خدا تمہارے بالکل نزدیک
ہے اور اُسے اِدھر اُدھر مت ڈھونڈو وہ زمین اور آسمان کی طرح جُڑا
ہوا ہے۔

•

وأرِو بأژو أنٛدی ڈٲجس
کینٛشرِ و دۄہیم لوٚ در کسٕرٕو میو ٹھو
عشقنہٕ نارہ مئے وأرٕج زأجس
ژٕ پأری تیزٕس کرٕ مئے ڈیو نٕھو

ترجمہ:۔ رشتہ داروں اور اہل وعیال نے مجھے گھیر لیا اور مختلف لوگ مجھے مختلف ناموں سے پُکارنے لگے کچھ مجھ سے خوش اور کچھ ناخوش ہوئے۔

گوٗرٕے ماتا گوٗرٕے پیتا
گوٗرٕی متے اوٚزٕنٛترن گاش
گورٕی مرٕس میأنِس شوٗب لأجی
گورٕی چھُم پنٕس بأج تہٕ پأنٕس ناش

ترجمہ:۔ میرا گرُوٗ، میری ماں اور میرا باپ ہے اور میرے گرُوٗ جی نے میری آنکھوں میں روشنی لادی۔ میرے گرُوٗ جی نے میرے جان وجسم کو پُر رونق بنادیا۔ گرو جی میری نکوکاری میں میرا ساتھی اور میرے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں۔

نوٹ:۔ للہ دید اور اُنس کے کلام میں جو کوتاہیاں

وقت کے مورخوں نے بھردی ہیں۔ وہ قابلِ افسوس ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ للہ دید ایک فنا فی اللہ خاتون تھی لیکن اس کے نام اور کلام کے ساتھ جو دیواریں استادہ کی گئیں، اُن کا ذِکر ریشی نامہ میں بہت کم ملتا ہے۔ کسی نے شیخ العالمؒ کا کلام ان سے منسوب کیا تو دوسرے نے بابا نصر کے کلام کے ساتھ للہ دید کا کلام جوڑ دیا اور بیشتر محققوں نے بالکل کم وقت میں بہت بڑی بات کہی ہے۔ —— (مرتب)

مہُتھ مأرِ تھ دِژوم ہوٗنس
نِکرٕہ کرٕی کرٕی چھٕس وہ نٕی وداتو
وہ نٕی چھُم پیٚتہٕ زن گنہٕ سی ژٕنس
وَتھ راوٕ م نِس ژینتہٕ میانہٕ پانو

آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں؟

روایات میں سے حقیقت کو پانا ایک ایسا کام ہے جیسا کہ بھولے بسرے مواد میں سے ریڈیم پانا ہے جبکہ عام طور پر عالم حضرات منقولات اور معقولات سے کام لیتے ہوئے اپنا کام آسان بنا دیتے ہیں۔ اس طرح سے علمی تضادات کا کبھی بھی تشفی بخش حل نہیں ملتا۔ دراصل معرفت اور حق الیقین کا ملکہ ہی اس سلسلہ میں ایک قلمکار کی مدد کر سکتا ہے اور سائینسی تحقیق کا خامہ بھی یہی ہے کہ حقیقت کو روایات میں سے منکشف کیا جائے ایسا سکہ بچ بچ ہمارے نوجوان قلمکار اور غیر سند یافتہ محقق ابو نعیم کو حاصل ہے جبکہ اُس نے علمدار" کے بارے میں بہت سارے عالمانہ تضادات کا حل اس طرح سے پیش کیا ہے کہ کشمیر کی اس جلیل القدر ہستی کو اعتقاد و یقین کی ایک زندہ جاوید حیثیت میں پیش کیا ہے اُمید ہے کہ شیخ العالم" کے بارے میں ابو نعیم کی ترتیب دی ہوئی کتاب ایک بہتر سے بہتر کوشش ہوگی۔

نیاز کیش

۱۹ فروری ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک

علی احسن چرار شریف

ایک اطلاع؟

میں اہل اعتقاد پڑھنے والے دوستوں کے لئے لکھتا ہوں جو کتابیں ابو نعیم چرار شریف نے بحق حضرت شیخ نور الدین نورانی و زین دین ولی اور بابا بام دین" کے مطلق از روئے تواریخ اُس نے شائع کئے ہیں میں نے مطالعہ کیا پڑھ کر اطمینان قلب آیا۔ کہ

ابو نعیم مذکورہ نے سابقہ تواریخ کے مطابق بہت محنت کر کے یہ کام اچھی طرح انجام دیا۔ پڑھ کر ثابت ہوا کہ ابو نعیم کے لکھنے میں تقریباً کسی قسم کی خامی نظر نہیں آئی۔ نہ کوئی غلط بات سامنے آئی۔ مذکورہ نے شیخ العالم" اور زین دین ولی" کے مطلق جو کراماتیں کتابوں میں لکھی ہیں وہ صحیح ہیں مگر یہ باتیں بینا داروں کے لئے ہیں جو خود بامرشد ہو گئے انہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے نہ قیامت تک پڑے گا۔

۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء

صوفی شاعر رسول صاحب بیلو پلوہ

☆☆☆

قدمن مدد

ابو نعیم چھُ اکھ بہترین قلمکار۔ یُتھ یہ ادبی کارنامہ وچھتھ چھِ مرکز ادب وثقافت چرار شریف أمنہِ حوصلہ افزأیی خاطر تحریری طور وُٹھ وأنچھِ مبارک باد دوان تہ برونٹھہ کن ادبچ خدمت کرنک استداکران

شکریہ

محمد یاسین مدہوش مرکز ادب وثقافت چرار شریف کشمیر

☆☆☆

کلام شیخ العالمؒ

کتاب مرتبہ ابونعیم چرار شریف خوش نویس ولی محمد میر ٹیکنگن پانپور تعداد صفحات ۵۳۸، قیمت فی جلد ۸۰ روپیہ پبلشر شیخ محمد عثمان تاجران کتب گاؤکدل سرینگر

روف الرحیم کے وہی بندے اچھے ہیں جو زمین پر چلتے وقت خود زمین جیسی نرمی ظاہر کریں اور جو کچھ بھی خود علم کے معاملے میں انہوں نے حاصل کیا ہو اس کو مجبوروں اور ضرورتمندوں پر خرچ کریں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے ۴۸ برس قبل سرینگر اور بارہمولہ کے دو معروف بک سیلروں نے کلام حضرت شیخ نورالدین نورانی ولی ریشیؒ گیارہ مختلف حصوں میں فارسی رسم الخط میں شایع کر کے اس وقت کشمیری عوام کا دل جیت لیا حالانکہ اس سے صرف چند سال قبل مرحوم مولوی صدرالدین صاحب کا تحریر کردہ کلام شیخ العالمؒ بھی منظر عام پر آچکا تھا جو میں نے نہیں پایا لیکن درج بالا کلام شیخ العالمؒ کے تمام حصے آج بھی تبرکا میرے گھر میں واحد اور مخصوص الماری میں محفوظ ہیں اس کے بعد اس سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی گی۔ لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی خامی نظر آتی رہی خاص کر پچھلے بیس پچیس سالوں کے دوران یکے بعد دیگرے کئی کتابیں قارین کے نذر کیے گئے جن میں سے ماسوائے چند ایک کے باقی تمام نسخوں میں سینکڑوں خامیاں نظر آئیں۔ یہاں تک کہ کشمیر کے تہذیب وتمدن پر قوس قزاح کی طرح چھائے جانے والے اس بلند پایہ صوفی بزرگ کی زمانہ کے اصل کشمیری الفاظ بھی کم دکھائی دینے لگے۔ سہواً اگر کسی سے کلام کو نقل کرتے ہوئے کوئی لغزش ہوئی تھی تو دوسرے نے اسی بھول میں ذاتی مقاصد کیلئے

جیسے چاہا اس سرمایہ حیات کو جان بوجھ کر مسخ کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ موقع پرستوں نے حضرت علمدار کے مقدس اور عظیم مشن کی روشن حیات اور انکی زندگی کے اہم واقعوں کو بھی تتر بتر کر کے چھوڑا۔ بہر حال اس عاشق شمس العارفین کو آج برسوں بعد جس چیز نے کچھ لکھنے پر مجبور کیا وہ حضرت شیخ کا ہی تذکرہ ہے یعنی حضرت شیخ العالمؒ کی وہ کتاب جو میں نے حضرت بل میں خریدی اور مسلسل اکیس دنوں تک اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اسمیں پایا کہ یہ کتاب چرار شریف کے ابونعیم نے آسان اردو میں ترتیب دی ہے اور عام فہم اردو میں اس کا ترجمہ کیا۔ گیٹ اپ اچھا ہے آفیسٹ میں چھاپی گی ہے سرورق، خاکِ رحمت چرار، پہلی بات، عرض خاکسار اور صدیوں پرانے شیخ العالمؒ کے زمانے کے چند اہم واقعات کے آگے لکھے گئے instruction اردو عبارت بار بار پڑھنے کو دل کرتا ہے کُل ملا کر 538 صفوں والی کتاب میں حضرت شیخ نورالدین کے 354 شلوکوں (شیخہ شرکی) گیارہ مناجات، چار نظمیں اور حضرت کی والدہ ماجدہ صدرہ خاتون کے چوبیس سوالات اُن کی اہلیہ زی خاتون کے بارہ سوالات بم سادھو (بابابام الدینؒ) کے پندرہ سوالات بابا نصر الدینؒ خلیفہ چہارم کے سات سوالات حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ کی خاتون خلیفہ شام بی بی کے پانچ سوالوں اور حضرت میر محمد ہمدانیؒ کے پانچ نایاب ونادر سوالات کے علاوہ لل عارفہ کے بتالیس واکھوں کا مختصر آسان اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو ایک مشکل کام تھا اپنی نوعیت کی اس پہلی کوشش میں مُرتب نے جن اہم اور تاریخی لحاظ سے مستند واقعوں کی اس کتاب میں نشاندہی کی ہے واقعی قابل ستایش ہے ساری کتاب ابوالفقراء نصیب الدین غازیؒ، بابا کمال اور بابا خلیلؒ کے قلمی نسخوں پر درج عبارت سے ترتیب دی گی ہے حضرت شیخ العالمؒ کے زمانہ کی رائج زبان اور الفاظ روز روشن کی طرح عیاں ہیں حالانکہ یہ سب

کرنے کے لئے جن وسیلوں کی ضرورت پڑتی ہے وہ سب مولف کے اختیار سے باہر تھے۔ اس ترجمہ کار کو مختلف اصحاب کے پاس اور بیشتر جگہوں پر جا کر ریشی ناموں کا بنظر غائر، مشاہدہ کرنا پڑا اور منت سماجت کر کے اُن سے یہ نادر و نایاب قلمی سرمایہ حاصل کرنا پڑا جس کا کتاب میں خود مولف نے اعتراف کیا ہے۔ کتاب کے لئے درکار کلام جمع کرنا اسے سمجھنا ترتیب دیکر اس کا پھر ترجمہ کرنے کے دوران شدید قسم کی مشکلات سے دوچار ہو کر بلا آخر اسے قارین کے سامنے کتابی صورت میں پیش کرنا قابل تحسین بھی ہے اور قابل انعام بھی۔ اپنے پیرو مرشد الحاج میر عبدالغفار کے باقاعدہ تحریری اجازت کے بعد ہی یہ کام در دست لیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پبلشر نے کھلے دل سے کتاب بنانے میں دلچسپی لی ہے لیکن چند جگہوں پر ترجمہ کار کامیاب نہیں ہوا ہے جب کہ کچھ شلوکوں کا مکمل کر واضح ترجمہ نہیں ہوا ہے بابا بام الدین کے واقعے سے منسوب ایک اہم سوال کا معذرت کے ساتھ ترجمہ کرنا انسان کو جھونکنے پر مجبور کر دیتا ہے کتاب کا کلام پڑھنے اور سمجھنے کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے اگر مولف کی سچے دل سے پزیرائی اور رہنمائی کی جائے تو کل کے لئے آج ہی سے ایک زندہ جاوید مثال قائم ہوگی میری ہر قلم کار سے گذارش ہے کہ وہ ابونعیم جیسے بےلوس نوجوان قلم کار کو اپنی مفید آرا اور رہنمائی سے نواز کر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

ڈاکٹر شفقت عاصم

بشکریہ روزنامہ ''الصفانیوز'' ۲۳ر اگست ۱۹۹۹ء